جو کوئی پاسکی طرف اوسکی راہ اور جو کافر ہوا پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہی عالمون سے

صحیح مسلم مین

ابوہریرہ سی روایت ہے کہ خطبہ مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ای لوگو فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو عرض کیا اقرع بن حابس
صحابی نے ایا ہر سال فرض ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ
یہانتک کہ اونہون نے وہی تین بار کہا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ اگر کہتا مین ہان بیشک واجب ہوجاتا اور البتہ طاقت
نرکہتے تم ادا کرنیکی —

مسند احمد اور نسائی و سنن دارقطنی مین عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے
اسقدر زیادہ ہی کہ حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے جو زیادہ کری
وہ نفل ہی شافعی اور جمہور علما کے نزدیک حج اور عمرہ واجب
نہین ہوتے مین ساتھ شرع کے عمر بھر مین مگر ایکبار اور بعض الناس کے
نزدیک ہر سال فرض ہے المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ
حج فرض ہوا سنہ ۵ ہجری مین یا سنہ ۶ یا سنہ ۹ مین پہر حضرت نے
بسبب مشغول ہونے کے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب

سفر حج کے تاخیر کی اور نویں سال میں حضرت ابو بکر کو امیر حاجیوں کا کر کر مکہ کو بہیجا تا لوگوں کو حج کروا دیں پہر دسویں سال حضرت حج کو تشریف لے گئے ملا علی قاری ۔

ایکبار سی زاید بہی کسی عارضہ کے سبب سے حج فرض ہوتا ہے

روضہ نووی میں ہے کہ نہیں واجب ہوتا ہے حج ساتھہ اصل شرع کی مگر ایکبار اور کبہی واجب ہوتا ہے زیادہ ایکبار سے بسبب کسی عارضہ کے مانند نذر یا قضا کے یا بسبب قول یکہ کی اوپر ایک قول کے ۔

حج

حج مرکب ہی عبادات مالی اور بدنی سے اور حج بفتح حا اور کسرہ کے لغت عرب میں عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کو کہتے ہیں نہ مطلق ہر قصد کو چنانچہ بعضی علما نے گمان کیا ہے یہہ تحقیق ہے صاحب فتح القدیر کے لیکن قاموس غیرہ کتب لغت سے معلوم ہوتا ہے کہ حج عبارت ہے مطلق قصد سے اور قصد خاص سے بہی یعنی مکہ معظمہ کا قصد کرنا واسطے ادا اسی عبادت کے اور اصطلاح شرع میں حج عبارت ہی زیارت سی مکان خاص میں زمانہ مخصوص میں

مخصوص فعل سے زیارت سی مراد طواف اور وقوف ہی اور مکان خاص سے کعبہ معظمہ اور عرفات مراد ہے یعنی بیت اللہ کے گرد گہومنا عید قربانی کی فجر سے آخر عمر تک اور عرفات مین ٹہیرنا عرفہ کے دن دوپہر ڈہلی سے عید قربانی کی فجر تک حج کی نیت سے احرام باندہکر طواف اور وقوف سے پہلی خلاصہ یہہ ہے کہ حج کی نیت سی اول احرام باندہ کر طواف اور وقوف کو اوقات مخصوصہ مین ادا کرنا اسکا نام حج ہے - از غایت الاوطار

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کری اپنی عورت سے اور فسق کرے پہرتا ہے ما نند اوس دن کے کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے -

فقہ کی کتابون مین لکہا ہے کہ جب دس شرطین پائی جاوین تو حج مردون پر اور دو شرطین اور جو دس کے بعد بیان ہونگی وہ خاص عورتون کے لئی ہین کل بارہ شرطین عورتونکے لئے پائی جاوین تب حج فرض ہوتا ہے کسلئے کہ شرائط حج کی تین ہین شرائط وجوب حج

شرائط وجوب ادای حج اور شرائط صحت حج چنانچہ شرائط صحت حج
یہہ ہین احرام حج زمانہ خاص مکان خاص اسلام کذا فی
منح الغفار اور شرائط وجوب حج اور شرائط وجوب ادای حج مفصلہ ذیل ہین

پہلی شرط وجوب حج

اسلام

جو کافر دولتمند ہو پھر اسلام لاوے بعد محتاج ہونیکے نہ واجب ہوگا
اوسپر حج ساتھ اوس دولتمندی کے جو حالت کفر مین تہی بخلاف
مسلمان کے کہ دولتمند تہا اور حج نکیا یہانتک کہ محتاج ہوگیا تو دین
وجوب حج کا اوسکے ذمہ قایم رہے گا۔

دوسری شرط وجوب حج

حریت یعنی آزادی

ردالمحتار اور حاشیہ طحطاوی مین ہے کہ غلام یا لونڈی پر فرض نہین ہے
خواہ مدبر ہو خواہ مکاتب خواہ مبعض خواہ ماذون بالحج خواہ ام ولد
مدبر وہ غلام ہی کہ جسے اوسکی مالک نی کہا کہ تو آزاد ہے میرے
مرنے کے بعد۔ مکاتب وہ غلام ہے جسکو میاں نے لکہدیا

کہ اُنمارو پہیوںکاوی تو تو آزاد ہے — مبعض وہ جو غلام مشترک ہو وی — ماذون بالحج وہ غلام ہے جسکو مالک نے حج کا اذن دیا ہو اصم ولد وہ باندی جو میاں سے اولاد جنی اور فتح القدیر مین ہے کہ اجماع ہی شرط ہونے حریت پر دلیل یہہ ہے کہ عبد کی لیئے مالک نہین ہے پس نہ قادر ہوگا اور ملکیت زاد و راحلہ کی اُسکی نہین واجب ہی حج اہل مکہ کی غلام پر بہی اور تخریج زیلعی صغیر مین سنن ابی داؤدسی نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لڑکا کہ اوسکو اوسکی اہل حج کروا دین پہر وہ مر جاوے تو ثواب ہے گا اوسکے اہل کو اور اگر بالغ ہو تو اوسپر پہر حج فرض ہوگا اور جو غلام کہ حج کرا دی اوسکو مالک اوسکا پس مر جاوے وہ غلام تو ثواب ہوگا مالک کو اور اگر آزاد کری مالک تو حج غلام کو کرنا واجب ہوگا —

تیسری شرط وجوب حج

عقل

مجنون پر فرض نہین ہے نہ اسمین اختلاف ہے اور ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کر اوٹھائی گئی قلم تین سے سونیوالے سے یہانتک کہ جاگی اور لڑکی سے یہان تک کہ بالغ ہوا ور دیوانہ سے یہانتک کہ دیوانگی سی اچھا ہو صاحب عقل ہووسے اور رد المحتار مین ہے کہ معتوہ جسکو ہندی مین بورہ کہتے ہین اور کم عقل ایسا جو نفع و نقصان نہ سمجھے اوسکے لئے اختلاف ہی ابوزید دبوسی علمار حنفیہ سے احتیاطاً معتوہ پر وجوب فرض کے قایل ہین اور فخرالاسلام بزدوی قایل عیر وجوب کے ہین

چوتہی شرط وجوب حج

بلوغ

نابالغ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی اوسپر حج فرض نہین ہی فتح القدیر مین اور تخریج زیلعی صغیر مین یہہ حدیث ہے مستدرک حاکم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لڑکا حج کرے پھر بالغ ہو تو واجب ہے اوسپر حج کرے وہ دوبارہ اور روایت کی مسلم نے کہ ایک عورت نے وکہلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چھوٹا لڑکا اور سوال کیا اوسکے واسطے حج ہے فرمایا ہان اسکے حج کا ثواب تجکو ملیگا

فائدہ

روحاء نام ایک جگہہ کا ہے چھتیس کوس ہے مدینہ سے وہان قافلہ
مین سے ایک عورت نے کجاوہ مین سے لڑکے کو ہاتہہ مین اونچا
کرکے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہلایا تہا — اور اگر احرام حج کا
باندہا اور قبل وقوف عرفات کے وہ بالغ ہوگیا اگر اوسنے اوسی
احرام سے حج ادا کیا تو وہ حج نفل ہوگا فرض ادا نہوگا اور اگر قبل
وقوف عرفات کی اوسنے تجدید احرام بہ نیت حج فرض کرلیا تب
فرض ادا ہوجاویگا اور اوس نفل حج کی قضا جکے لئے پہلے احرام
باندہا تہا لازم نہ آویگی سراج وہاج شرح قدوری سے

پانچوین شرط وجوب حج

وقت

وقت سے مراد مہینے حج کے ہین اور بخاری مین ہے کہ وہ مہینے
حج کے شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے ہین فتح القدیر
مین ہے کہ مستطیع ہو یعنی دولتمند ہو امہینون حج سے پہلے
تو جائز ہوگا اوسکو صرف کرنا اسی مال کا غیر حج کے کام مین
اور اس سے یہہ بہی نکلا کہ مسلمان جو دولتمند ہو کر محتاج ہوگیا اور

حج نہ کیا اوسنے تو حج کا دین اوسکے حق مین جب ہوگا جب وہ
دولتمند رہا ہو حج کے مہینو نمین اور صاحب فتح القدیر لکھتے ہین
کہ اولے یہہ ہے کہ اعتبار قدرت کا وقت جانے اون شہر
والونکا ہے حج کے لئے کہ جسمین یہہ رہتا ہے اگر وہ جاتے ہون
حج کے مہینون سے پہلے اور اگر وہ جاتے ہون حج کے مہینو
مین تو اعتبار استطاعت کا مہینون حج مین ہے اور بنایہ سے
نقل کیا ہے کہ اوسمین اعتبار استطاعت کا وقت جانے اہل شہر
کا لکہا ہے پس اگر استطاعت اوسکے قبل جانے اہل شہر کے ہو تو
جائز ہے اوسکو صرف کرنا اپنے مال کا غیر حج کے کامونمین
اور حج ابھی اوسپر فرض نہین صاحب فتح القدیر لکہتے ہین کہ یہہ جاننا چاہیے
اس بات کو کہ اگر استطاعت ہوا بتدا سے مہینون حج مین اور
شہر والے جائین آخر مہینے مین تو جائز ہوا اوسکے لئے خرچ کرنا
مال کا غیر حج کے کامونمین اور نہ واجب ہوا اوسپر حج اسواسطے
اولی وہی ہے کہ جو ہمنے اوپر ذکر کیا ہے اور مبسوط مین جو ہے
اوس سے نکلتا ہی کہ وقت شرط ادا کی ہے نزدیک ابی یوسف کے

اور شرط وجوب کی ہے نزدیک زفر کے صاحب فتح القدیر لکھتے ہین
کہ شرط ادا ہونی مین نظر ہے کلام ابی یوسف مین بلکہ شرط وجوب
کی ہے اور قول زفر کا راجح ہے
اور جس شخص مین جمع ہووین سب شرطین حج کی واجب ہے
اوسپر باتفاق ایمہ اربعہ کے ایک حج مگر نزدیک حنفیون
اور حنبلیونکے واجب علی الفور ہے اور موافق اسکے
روایت کی عراقیون نے مالک سے اور نزدیک شافعیونکے
واجب علی التراخی ہے اور یہہ ہے مذہب مالک کا
از مناسک صغیر ابن جماعۃ مگر جلدی کرنا چاہیے ایسا نہو کہ
مرجاوے
روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ
ابوداؤد و دارمی نے فی امام ابی یوسف کے نزدیک جب قدرت
قدرت ہو فی الفور فرض ہوویگا اور امام محمد کے نزدیک فی الفور
نہین اگر ادا نکیا اور مرگیا تو سب کے نزدیک گنہگار ہوگا روایت ابی امامہ

سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ منع کیا
اسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ ہونا توشہ اور سواری کا ہے
یا بادشاہ ظالم نے یا مرض منع کرنیوالے نے پس مر گیا اور حج کیا
پس چاہیئے کہ مرے اگر چاہی یہودی ہوکر اگر چاہے نصرانی ہوکر
نقل کی یہہ دارمی نے —
نزدیک شافعی اور اوزاعی اور ثوری اور محمد بن الحسن
اور نزدیک ہاشم کے زیدیہ مین سے مستحب ہے اگر واجب ہے
اوسپر حج جلدی کرنا طرف ادا کرنے حج کے پھر اگر تاخیر کی
حج کی ادا کرنے مین جایز ہے —
اور نزدیک ابی یوسف اور مزنی اور مالک اور احمد
اور اکثر علما کے اور نزدیک ناصر اور ہادی اور زید بن علی اور مؤید
کے زیدیہ مین سے واجب ہی ادا کرنا حج کا علی الفور اور یہی
ابو الحسن الکرخی کہتے ہین کہ ہوگا ادا کرنا تاخیر سے قضا —
اور نزدیک بعض علما کے کافی ہوتا ہے تاخیر کرنے حج سے
اسلیئے کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

یعنی اور جو کافر ہوا پس تحقیق اللہ بے پروا ہے جہان والون سے

چہٹی شرط وجوب حج

دنیا نفقہ عیال اور امور ضروری کا لوٹنی تک

روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے -

فائدہ

کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتے آتے اوسکو اور اوسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اوسپر سوار ہو کر جاوے ملا علی قاری و شیخ عبد الحق —

لغت مین نفقہ اوسکو کہتے ہین جو انسان اپنی عیال پر خرچ کرے اور شرع مین نفقہ شامل ہے کہانے اور کپڑے اور رہنے کے گہر کو اگرچہ عرف مین خاص کہانے ہی کو کہتے ہین اور عیال سے مراد وہ ہین کہ جسکا نفقہ اوسکے ذمہ ہے نفقہ دوسرے شخص کا انسان

واجب ہوتا ہے تین سبب سے — زوجیت — ملک اور قرابت — پس واجب ہے نفقہ زوجہ کا اسکے شوہر پر بقدر حال زوجہ کے اور ساتھ اسی کے فتویٰ دیا جاتا ہے جیسا کہ درمختار وہدایہ مین ہے اور یہی ہے قول خصاف کا اور نواجیہ مین ہی یہی صحیح ہے اور اسی پر متون وشروح مین اور ظاہر الروایت مین اعتبار حال شوہر کا ہے نہ زوجہ کا اور اسی کے قائل ہین جماعت کثیر مشایخ کے اور نص امام محمد کے بہی اسی پر ہے اور تحفہ اور بدایعہ مین ہے کہ یہی صحیح ہے بحرالرائق مین ہے کہ اختلاف صرف اسمین ہے کہ زوجہ اور شوہر مین سے ایک تونگر ہو اور ایک فقیر تو رعایت نفقہ مین کسکی حال کی کرنی چاہیے پس ظاہر الروایت مین اعتبار حال شوہر کا ہے اگر شوہر تونگر ہے اور عورت فقیر تو نفقہ تونگری کا شوہر پر واجب ہے اور اگر شوہر فقیر ہے اور عورت تونگر تو نفقہ فقیری کا واجب ہے نہ تونگری کا اور قول مفتی بہ پر دونون صورت مین شوہر پر نفقہ اوسط واجب ہے اور اوسط نفقہ وہ ہے کہ بڑہکر ہووے نفقہ فقیری سے اور گہٹ کر

ہو وہی نفقہ تونگری سے اور زوجہ تونگر کے لئی ایک خادم مملوک کا بہی نفقہ واجب ہے اگر اسکیلیے ہی اور اگر اولاد والی ہے اوسی شوہر سے تو موافق حاجت کے دو خادم یا زیادہ کا بہی نفقہ واجب ہے اور واجب ہے نفقہ لونڈی اور غلام کا اور باپ پر چہوٹی بیٹی محتاج کا اور اسیطرح بڑے بیٹی کا اگر کسب سے عاجز ہے بسبب بیماری وغیرہ کے اور دختر فقیر پر چہوٹی ہو یا بڑی جب تک کہ اسکا نکاح نہین ہوا ہے نفقہ واجب ہے باپ پر اور بعد نکاح کے نفقہ اوسکا اوسکی شوہر پر ہے اور نفقہ دوسری بیٹی کا جو اوسکی مان حقیقی نہین ہے اور باپ مرگیا ہے تو ذخیرہ سے معلوم ہوتا ہے مذہب عدم وجوب نفقہ کا ہے اور ابی یوسف سی روایت کیا گیا ہے وجوب نفقہ کا اور ماں باپ اگر محتاج ہون تو نفقہ اونکا بیٹی پر واجب ہے اور ماں اگر نکاح کرلے کسی سے تو نفقہ اوسکا اوسکے شوہر پر ہے اور اسیطرح نفقہ دادا اور دادی اور نانا اور نانی کا اگر محتاج ہون تو پوتی اور نواسی پر ہی اور بہی واجب ہے نفقہ ذی رحم محرم مرد فقیر کا اگر چہوٹے ہون یا عاجز ہون کسب سے بسبب لولی یا اندہی یا مفلوج یا معتوہ یعنی

کم عقل ہونیکی اور ذی رحم محرم عورت کا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی اور
فقیر ہو بقدر ارث کی ہے یعنی بحساب اوس مقدار کے کہ میراث
اس ذی رحم محرم کی کا اوسکو بعد مرنے ذی رحم محرم کے پہونچے
مثلاً آدہا مال ذی رحم محرم کا اوسکو میراث مین ملتا اور نفقہ اوسکا
دو روپیہ ماہواری مین ہوتا ہے اور دو روپیہ کا آدہا ایک روپیہ
ہوا تو بقدر ایکروپیہ کے نفقہ دینا چاہیے اور ان سب صورتون مین
جو اوپر بیان ہوئین انسان پر نفقہ جب واجب ہوتا ہے جب صاحب
یسار ہووے یعنی غنی ہووی اور اگر فقیر ہے تو اوسپر نفقہ جورو اور
چھوٹے بیٹے صغیر سن کا واجب ہے اور کسیکا نہین ہے اس مسئلہ کو
کافی سے رد المحتار نے نقل کیا ہے اور یہ سب مسائل در مختار اور رد المحتار
سے لکھی گئی ہین مکروہ ہی جانا حج کے لئی کہ جب مکروہ رکھے کوئے
ماباپ اوسکے جانیکو اور وہ محتاج ہون اوسکی خدمت کرنیکو اور نہین مکروہ ہے
اگر نہون محتاج اوسکی خدمت کرنیکی اور دادی اور دادا مانند ماں
و باپ کی ہین جبکہ نہون ما اور باپ یہ فتح القدیر مین ہے ـــ

فائدہ

یہہ حج نفل کے بابت ہے —
ملتقط مین ہے کہ حج فرض اولی ہے طاعت والدین سے اور
طاعت والدین کی اولی ہے حج نفل سے عالمگیری —

ساتوین شرط وجوب حج

زاد و راحلہ

حج کے لئے مال حلال چاہئے کسلیے کہ ثابت ہوا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق اللہ نہین
قبول کرتا ہے مگر طیب کو یعنی پاک چیز کو
ابن عدی نے کامل مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ کہا
اونہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کرتا ہے
کوی شخص ساتھہ مال غیر حلال کے پھر کہتا ہے لبیک اللہم لبیک
فرماتا ہے اللہ تعالے لالبیک ولاسعدیک ہذا مردود علیک
یعنی لبیک پکارنا تیرا مقبول نہین اور حج تیرا رد کیا گیا ہے
تجھپر فتح القدیر مین ہے کہ کوشش کرے نفقہ حلال کے لئی

اسواسطے کہ نہین مقبول ہی حج ساتہہ نفقہ حرام کے باوجود اس
بات کی کہ ساقط ہوجاتا ہے فرض ساتہہ نفقہ حرام کے اگرچہ غصب
سے حاصل ہوا ہو مجالس الابرارین ہے کہ فقہانے اختلاف
کیا ہے کہ جو شخص حرام مال خرچ کرکے حج کرے آیا اوسکا حج
ادا ہوجاتا ہے یا نہین امام احمد کے نزدیک ایسا حج صحیح نہین ہوتا
اوسپر واجب ہی کہ حج دوبارہ مال حلال سے کری اور تینون امامین
امام مالک امام شافعی امام ابوحنیفہ کے نزدیک اوسکا حج تو صحیح ہے
اور اوسکی ذمہ سے فرض ادا ہوگیا اور اوسپر حج دوبارہ بہی
واجب نہین مگر اوسکا حج مبرور نہین — حج فرض بہی ہوتا ہے
اور واجب اور نفل اور حرام و مکروہ بہی اور ظاہرا حج مباح نہین
ہوسکتا اسواسطے کہ اصل عبادت ہے کذا فی حاشیہ الطحطاوی
از غایۃ الاوطار —

حج مبرور

حج مبرور وہ حج ہے کہ جسمین کوی گناہ نفی صحیح بہی سے ہے —
کبہی حج حرام کہلاتا ہے

چنانچہ مال حرام سے حج کرنا جیسے رشوت یا چوری یا غصب یا سود
لینے کے مال سے حج کرنا اسطرحکا حج کرنا حرام ہوتا ہے حج کا شوق ہووے
جسکو اوسکو حلال مال پیدا کرنا لازم ہے طبرانی نے معجم اوسط مین
ابوہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب حاجی حج کو نکلتا ہے مال حلال سے لیکر اور رکاب مین پاؤن
رکہکر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے منادی ندا کرتا ہے لبیک وسعدیک
یعنی ہم تیری خبرگیری اور مدد کو حاضر ہین تیرازاد حلال ہے حج تیرا
مقبول ہی اور جب نفقہ خبیثہ لیکر نکلتا ہے اور رکاب مین پاؤن
ڈال کر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے لالبیک
ولاسعدیک تیرا نفقہ حرام ہے اور تیرا حج مقبول نہین ہے کذا فی الترغیب
والترہیب لاس حج از غایۃ الاوطار—

کبہی حج مکروہ کہلاتا ہی

یعنی حج کرنا بلا اجازت اوس شخص کے جسے اذن لینا واجب ہے چنانچہ
بلا اجازت محتاج والدین کے جانا اور اسیطرح زوجہ اور جمیع اقارب
جسکا نفقہ اوس شخص پر فرض ہے کذا فی حاشیۃ الطحطاوی از غایۃ الاوطار

مال مشتبہ جسکی پاس ہووے وہ قرض لیکر حج ادا کرے بعد اپنے
مال مشتبہ سی قرض ادا کرے نزدیک شافعی اور اکثر علما کے
جبکہ غصب کیا ہو مال کو حج کے لئے یا سواری کو پس سوار ہوا ہو تو
اور حج کیا ہو گنہگار ہوگا بسبب اسکے اور لازم آئیگا اوسپر تاوان دینا
غصب کا اور کافی ہو جائیگا اوسکے لئے حج اور نزدیک امام احمد
کے نہ کافی ہوگا اوسکے لئے یہہ حج اور نہ ساقط ہوگا اوسی فرض حج
زاد سی مراد وہ کہانا ہے کہ صحیح رہے اوس سے بدن اسکا پس جسکی
عادت گوشت کہانیکی ہو تو اوسکی قدرت سے اوپر روٹی اور پنیر
یعنی پنیر کے قادر زاد نہ شمار کیجاویگی درمختار میں ہے زاد اوسط
درجہ کا بدون اسراف و تقصیر کے ہو یہ فتح القدیر میں ہے زاد و
معتبر ہے کہ زاید ہو رہنے کے گہر اور لابدی چیزوں سے مانند خادم
واثاث البیت اور کپڑے پہننے کے اور زاید ہو نفقہ عیال سے
لوٹنے تک یہہ ہدایہ میں ہے اور لابدی چیزوں کو فتح القدیر میں
بیان ہوا ہے کہ جیسے گہوڑا سواری کا اور ہتیار اور غلام خدمت
کرنیوالا اور قضای دین اور مسکن بہی داخل ہے لابدی میں اور

رد المحتار میں لکھا ہے لا بدی چیزیں کتب شرعیہ والیہ میں مانند کتب عربیت کی فتح القدیر میں لکھا ہے کہ جسکے دو گھر ہوں ایک فاضل ہو سکونت سے تو اوسکو بیچ کر حج کرے اور جسکا گھر ایسا بڑا ہو کہ سکونت سی باقی بچار ہتا ہوا اور وہ بچا ہوا ایک سکتا ہوا اور جو قیمت ملی گی اوس سے بیچے ہوئی کی اوس سے حج بھی ہو سکتا ہو تو نہیں واجب بیچنا جو بچار ہتا ہو جیسا کہ اکتفا کرایہ کے مکان پر کرکے اپنی سکن کو بیچنا واجب نہیں ہے اتفاقاً اور اگر بڑے گھر کو بیچ ڈالا اور بقدر اپنی حاجت کے ایک مکان خرید لیا اور جو رہ گیا اوسمیں سے بچا اوسمیں حج کیا تو افضل ہے ایسا کرنا اور جو غلام جسے خدمت نہ لی جاتی ہو اور جو اسباب گھر کا کہ جو کام میں نہ آتا ہو یعنی جو زیادہ ہو کام سے مانند اوس گھر کی ہے کہ جو سوائے سکونت کے گھر کے ہی واجب ہے بیچنا اوسکا اور حج کرنا اوسکی قیمت سے اور قاضی خان سے فتح القدیر میں مذکور ہے —

کہا ہے بعض علمانے کہ اگر تاجر مالک ہوا اسقدر مال کا کہ اگر لیا جاوے

اوسمین زاد و راحلہ جانے آنیکا اور نفقہ اوسکی اولاد اور عیال کا
نکلنے کے وقت سے لوٹنی کے وقت تک اور باقی رہی اوسکے
لئی بعد لوٹنی کے اصل مال تجارت کا کہ تجارت کرے ساتھہ اوسکے
تو فرض ہوگا اوس حج اور جو نہین ہے ایسا تو فرض نہین ہوگا اگر
ہو کاشتکار تو شرط یہ ہے کہ باقی رہین اوسکے پاس آلہ کھیت اور اونکے
مانند بیل وغیرہ کے بعد لوٹ آنیکی
الہ حرفہ سے مراد یہہ ہے کہ کسب کے لئے کافی ہون بقدر ضرورت کے
اوسکی اور اوسکی عیال کے نہ زیادہ ضرورت سے
اسواسطے کہ نہین ہی نہایت زیادہ کی یہ رد المحتار مین ہے
فتح القدیر مین منقول ہے کہ مستور یعنی راجح ہمارے نزدیک
یہہ ہے کہ نہین معتبر ہے نفقہ کا باقی رہنا بعد لوٹنی کے ظاہر الروایت
مین اور بعض نے کہا ہے کہ ایکدن کا خرچ باقی رہنا شرط ہے
اور ابی یوسف سے روایت ہی کہ ایک مہینہ کا نفقہ لوٹنے کے
بعد باقی رہنا شرط ہے اور اشباہ مین ہی کہ ایک شخص کے پاس
ہزار روپیہ ہین اور خوف کرتا ہے بی نکاح رہنی کا اور ہو یہہ پہلی

والونکی جاتی رہنے سے تو جائز ہے اوسکو نکاح کر لینا اور اگر یہ موقت جانے
شہوۃ الونکی تو لازم ہے اوسپر حج کرنا یہ درمختار مین ہے اور اس
تفصیل کو جواہر زادہ نے ذکر کیا ہے صاحب ہدایہ نے تجنیس
مین اور ابی حنیفہ سے منقول تقدیم حج کی ہے نکاح کرنے پر
بدون تفصیل کے اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہی صاحب ہدایہ نے
اپنے اس قول مین کہ حج واجب ہے علی الفور نزدیک ابی یوسف کے
اور ابی حنیفہ سے وہ منقول ہی کہ دلالت کرتا ہی وجوب علی الفور
پر ہدایہ اور مقتضائی اسکا تقدیم حج کے ہے نکاح کرنے پر
اگرچہ نکاح کرنا واجب ہوتا ہے وقت غالب ہونے خواہش
عورت کے اور یہ صریح ہے عنایہ مین باوجود اسکی تزوج اس وقت
مین حوائج اصلیہ یعنی امور لابدیہ سے ہی اور اسی لئے اعتراض
کیا ہے اسپر ابن کمال باشانی ہدایہ کی شرح مین اسطرح و قت
توقان یعنی وقت عورت کی خواہش غالب ہونیکی مقدم ہے حج پر
نکاح کرنا اتفاقاً — اسلئے کہ ترک تزوج سے اوس حالت مین
دو قباحت لازم آتی ہین ایک ترک فرض کا اور دوسرا پڑ جانا زنا مین

اور جواب ابوحنیفہ کا غیر حالت تو تان مین ہے یعنی غیر حالت تحقیق زنا مین اسلئی کہ اگر تحقیق ہوگا زنا فرض ہوجاویگا نکاح کرنا اور اگر خوف ہو زنا مین پڑنیکا تو نکاح کرنا واجب ہے نہ فرض پس مقدم ہوگا حج فرض او سپر رد المحتار مین یہ سب ہے اور فتح القدیر مین ہے کہ مکروہ ہے جانا حج کے لیئے قرضدار کے لئے اگر نہو اوسکی پاس اتنا مال کہ ادا کرسے اوس سی قرض کو مگر یہ کہ اذن لے جسکا قرض آتا ہے اور اگر قرض کے لئی کوئی ضامن ہو حسب خواہش قرضدار کے تو نہ نکلی مگر ساتہہ اذن اوسکے جسکا قرض آتا ہے اور ضامن کی ۔ اور اگر ضامن ہو بغیر خواہش اسکی اجازت صرف قرض خواہ کی چاہیئے نزدیک شافعی کے اگر حج کیا پہر مستطیع ہو کافی ہوگا یہہ حج اسلام سے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زیدیہ سے اور نزدیک دوسری جماعت کے زیدیہ مین سے نہ کافی ہوگا یہہ حج اسلام نہ سے ۔ نزدیک امام ابی حنیفہ اور اسحاق بن راہویہ اور امام شافعی اور امام احمد اور ابن عباس اور ابن عمر اور اکثر علماء اور زیدیہ کے نزدیک استطاعت زاد و راحلہ ہے ۔

اور نزدیک ابن زبیر اور عکرمہ اور عطا اور ضحاک اور
امام مالک کے استطاعت صحت بدن ہے اور نزدیک ایک
جماعت زیدیہ مین سے کہ انہین مین سے ناصر اور موسی
بن جعفر اور محمد بن یحیی اور محمد بن القاسم ہی استطاعت
زاد ہی اور قدرت چلنی کی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کے
جیسا کہ ہو اوسکے لئی گہر کہ محتاج ہو رہنی سے اوس گہر کا یا اوسکے
لئے خادم کہ محتاج ہو اوسکی خدمت کا نہ لازم ہوگا اوسپر حج ساتہ
اوس گہر یا خادم کے اور نہ لازم ہوگا اوسکو بیچنا اوس گہر یا خادم کا
اور نہ صرف کرنا اون دونوں کی سول کا حج مین -
اور نزدیک ابی حنیفہ کے لازم ہوگا اوسکو حج اور بیچنا اوس
گہر یا اوس خادم کا اور صرف کرنا اون دونون کے سول کا حج مین
اور یہی مختار ہے ابو حامد کا شافعیہ مین المعانی البدیعہ نزدیک
امام شافعی کے جبکہ نہو گہر رہنے کا کہ رہی اوسمین اور ہو اسقدر
مال کہ کافی ہو حج کے لئی ابتدا کرے ساتہ خریدنے گہر کے
رہنی کے لئے اور جو بچی بعد خریدنے گہر کے اگر کافی ہو حج کی لئے

واجب ہی اوسپر حج اور جو نہ کافی ہو حج کے لئی نہین واجب ہے اوسپر حج ۔ اور نزدیک ابی حنیفہ کے نہ ابتدا کرلی ساتھہ خریدنے مسکن کے بلکہ واجب ہے اوسپر اور اسیکو اختیار کیا ہے شیخ ابو حامد غزالی نے شافعیہ مین سے اور نزدیک ابی یوسف کے نہین واجب ہی اوسپر بیچنا رہنے کے گھر کا اور نہ خریدنی رہنی کے گھر کو جبکہ ہو رہنی کا گھر بلکہ صرف کری مال کو حج مین ۔ نزدیک شافعی کے جبکہ ہوا وسکے پاس مال کہ محتاج ہوا وسکا بضاعت تجارت مین تاکہ حاصل ہوا وسی صورت معاش کی یا اسباب اور آلات ہون کہ اوسکی آمدنی اور پیداوار سے گذارا وسکا بقدر کفایت ہوتا ہو نہ لازم ہو گی بیچ اوس مال یا اسباب کیو اسطے حج کے ۔

اور نزدیک ابی حنیفہ کے لازم ہوگا بیچنا اوس مال اور اسباب اور آلات کا حج کی لئے اور یہی قول ہی اکثر اصحاب شافعی کا ۔ اگر مقدور والے نے حج نکیا یہانتک کہ اوسکا مال تلف ہو گیا تو اوسکو جایز ہے کہ قرض لے اور حج کرے اگرچہ اوسکو قدرت نہو

ادا ہی قرض کی اور امید ہی کہ حق تعالی اوسکا مواخذہ نکریگا اگر بدون ادا کے مریگا بشرطیکہ اوسکے ادا کرنیکی نیت ہو درصورت قدرت چنانچہ یہی قید لگائی ہے عدم مواخذہ کی ظہیریہ مین طحطاوی نے کہا کہ تمرتاشی مین ابویوسف سے منقول ہے کہ ایسی صورت مین قرض لینا حج کیواسطے لازم ہے از غایۃ الاوطار

راحلہ

راحلہ کو مقتب کہتے ہین یعنی چھوٹی کاٹھی والا اونٹ سواری کیواسطے کافی ہی اگر اوسپر سوار ہوسکے اور اگر کاٹھی پر سوار نہو سکی بسبب مرفہ الحالی کے اور نازکی مزاج کی تو فرضیت حج کی شرط یہہ ہی کہ محمل پر قادر ہو اسواسطے کہ مرفہ الحال سے کاٹھی پر سفر نہین ہوسکتا بلکہ اسطرح اوسکی ہلاکی کا خوف ہی تو ہر شخص کے واسطے وہ راحلہ معتبر ہی جسپر پہونچ جاوے کذا فی النہر —

راحلہ

اوس اونٹنی کو کہتے ہین جو کجاوہ باندھنی کی لایق ہو اور بعض مطلق مرکب شتر کو راحلہ بولتے ہین نر ہو یا مادہ کذا فی الصراح —

اور اشتراط راحلہ سے مصنف نے اشارہ کیا کہ اگر راحلہ کے
سوا اور سواری پر قادر ہو جیسے خچر یا گدہے پر توحج واجب نہوگا
بحرالرائق مین کہا کہ مین نے اس مسئلہ کو کتب فقہ مین مصرح نہین دیکہا
اور فقہا نے تو گدہے اور خچر کی سواری کی کراہت حج کیواسطے
صاف بیان کی ہی یعنی کراہت تنزیہی کذا فی حاشیہ الطحطاوی
حاشیہ تحفۃ الاخیار مین حلبی نے کہا کہ سوای اونٹ کے اور سواری
سے حج کو نہ واجب کہنا مسلم نہین اسواسطے کہ ہرچند اصل لغت مین
راحلہ اونٹ کو کہتے ہین لیکن راحلہ سے مراد وہ ہے جسپر سواری
ہووے قہستانی نے تصریح کی ہے کہ راحلہ سے مراد وہ ہے
جسپر انسان سوار ہوا اور ضروریات سفر مثل کہانے اور پینے اور
لباس وغیرہ کے اور لادی جاتے اور آتے انتہی اور شرح منسک
متوسط مین ہے کہ شرط وجوب حج یہہ ہے کہ مسلمان قادر ہو
اونٹ پر یا گہوڑی پر یا خچر پر لیکن گدہی کی سواری مسافت بعیدہ
مین مکروہ ہے تکلیف کشی کے سبب سے غائت الاوطار
سواری کی قدرت عام ہے خواہ ملک کے راہ سی ہو یا کرایہ کی راہ سے

لیکن عاریت کی راہ سے قدرت ثابت نہین ہوتی ہے فتح القدیر مین
ہے کہ سواری اپنی ہو خواہ کرایہ کی ہو تانگی کی سواری ہی یا کسینے
مباح کیا ہو جو جانے لیجاوے تو واجب نہین ہے ایسی سواری سے
حج اور راحلہ کی شرط ہونا یہ افاقی کے لئے ہی نہ مکی اور نزدیک اہل
میقات کے باشندون کے لئے اونکی لئی راحلہ شرط نہین ہے
زاد شرط ہے فتح القدیر مین ہے۔
اور قبل کرکے نقل کیا ہے رد المحتار نے عطا سے کہ شرط ہی راحلہ
واسطے افاقی اور مکی دونون کے لئے اور صاحب لباب نے منسک
کبیر مین افاقی کے لئے شرط راحلہ کے ہونیکی لئے تصحیح کی ہے اور
کلام کیا ہے اوسکی صحت مین ملا علی قاری نے شرح لباب مین
اور فتح القدیر نے لکھا ہے نہایہ والی نے جو لکھا ہے کہ اگرچہ مکی
اور باشندگان میقات کی محتاج ہون فقیر ہون مالک نا دراحلہ کے
نہون جب بھی اونکو حج فرض ہے تو اسمین کلام ہے مگر یہ کہ فقیر
ایسا ہو کہ راستے مین کسب کرسکتا ہو اور ینابیع سے نقل کیا ہے
کہ زاد فقیر کی لئی بھی شرط ہی سراج وہاج مین بھی ایسا ہی لکھا ہے

نزدیک امام ابی حنیفہ اونکی اصحاب ور امام شافعی اور
ابن عمر اور ابن عباس اور سفیان ثوری کی جبکہ نہ پایا
راحلہ کو یا پایا اسکو زائد ثمن مثل سے یا پایا اس سواری کو کہ اسکی
امثال کے مناسب نہیں ہے مثلاً بوڑہا ہے یا جوان ہی پرورده نازو نعمت
کا قادر نہیں ہے سواری پر مگر ساتھہ محمل یا عماری کے اور نہ پای
سواری ساتھہ محمل یا عماری کے نہ واجب ہوگا اوسپر حج
اور نزدیک امام مالک کے شرط نہیں ہے پس جبکہ ہو قادر پانوں
چلنی پر یا عادت اوسکی پانون چلنی کی ہو واجب ہوگا اوسپر حج
نزدیک شافعی کے جبکہ قادر ہو پانون چلنی پر اور عادت اوسکی
ہو سوال کرنا لوگون سے نہیں لازم ہے اوسپر حج ساتھہ اسکے
اور نزدیک مالک کی لازم ہوگا اوسپر حج ساتھہ اسکی

المعانی البارعہ

بی خرچ لئی سفر حج کرنیکو الله تعالی نی منع فرمایا ہے
اور اگر فقیر میقات پر پہونچگیا تو نیت فرضکی کری نہ نفل حج
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہاتہی یمن والی حج کرتی اور نہ توشہ

لیتی اور کہتی کہ ہم توکل کرنیوالی ہین پس جب آتی مکہ مین مانگتی اور
پس نازل کی اللہ تعالے نی یہ آیت - وتزودوا فان خیر الزاد التقوی
اور خرچ راہ لیاکرو پس تحقیق فائدہ خرچ کا بچنا ہی سوال گناہ
سے نقل کی بہخاری سے -
اور فرمایا اللہ تعالی نے - واتقون یا اولی الالباب اور ڈرو مجھسے
صاحب عقل کے اور رد المحتار مین لباب اور اوسکی شرح سے
نقل کیا ہے کہ فقیر افاقی جب پہونچ جاتا ہے میقات پر وہ مانند
مکی کی ہے اوسکو چاہیی کہ نیت حج کی کری نہ نیت نفل کی لمعانی اوسکے

آٹھوین شرط وجوب حج

علم ہے فرضیت حج کا اور تفصیل اس علم کی فتاوی عالمگیری مین ہے
کہ باشندہ دار اسلام کا اگرچہ فرضیت حج نہ جانے مگر رہنا اوسکا
دار اسلام مین قائم مقام علم فرضیت حج کا ہے اور اس علم کو
علم حکمی کہتے ہین اور باشندہ دار حرب کا علم از روی شرع
اوسوقت متحقق ہوتا ہے کہ اوسکو دو مرد یا ایک مرد دو عورت
مستور الحال یا ایک مرد عادل خبر دیوی کہ حج فرض ہے -

ذکر شرط ادای وجوب حج

صحت بدن

صحیح البدن سے مراد وہ ہے کہ جسکا بدن سلامت ہو اون افات
اور بیماریون سے کہ جنکی سبب سے مشقت سفر نہ اوٹھا سکے۔
اور رد المحتار مین ہے پس نہین واجب ہی اوپر اپاہج اور مفلوج
اور بہت بڈہی کی جو کہ نہین ٹہر سکتا ہے سواری پر اپنی آپ
اور اندہی پر اگرچہ پاوی لیچلنے والا اور رفیدی اور بادشاہ سے
ڈرنیوالی پر حج کرنا خود یا نیابتًا دوسری سے کروانا ظاہر ہے
مین امام ابو حنیفہ سے اور اوسکی موافق ایک روایت ہے
صاحبین سی اور ظاہر الروایت صاحبین سی یہہ ہے کہ حج
کروائین یہ لوگ اور سی اور کافی ہو جاویگا یہ حج کروانا اونسی
اگر ہمیشہ ایسی ہی رہین اور اگر دور ہو جاوی عجز اور معذوری اونکی
توپہر خود کرین حج حاصل اوسکا یہہ ہے نزدیک ابی حنیفہ کے
یعنی کہ صحت بدن شرایط وجوب سی ہے اور نزدیک صاحبین
کے شرایط وجوب ادا سی ہے اور اختلاف سی یہہ بات ظاہر ہوتی

ہے نزدیک صاحبین کے حج کرانا یا وصیت کرنا حج کرانے
کے لئی واجب ہی اور نزدیک ابی حنیفہ کے واجب نہین ہے
اور تحفہ سی ظاہر ہے کہ قول صاحبین مختار ہے اور ایسا ہی
اسبیجابی سے ظاہر ہے اور اسی کو قوی کیا فتح القدیر نے
اور گیا ہی صاحب فتح القدیر اسپر کہ صحت شرایط وجوب
اداسی ہے اور یہہ مذکور ہی بحر الرایق و نہر الفائق مین اور حکایت
کیا گیا ہے لباب مین کہ بعضی نے امام کی قول کو صحیح کہا ہے
اور بعضون نے صاحبین کے قول کو صحیح کہا ہے اور شرح لباب
مین ہی کہ صاحب نہایہ چلا ہے اوپر قول امام کے اور بحر عمیق
مین ہے کہ یہی مذہب صحیح ہے امام کا اور قول صاحبین کے تصحیح
کی ہے قاضی خان نے شرح جامع صغیر مین اور اختیار کیا ہے
اوسکو بہت ساری مشایخون نے سوا نہین مین سے ابن ہمام
ہے اور سراج وہاج مین مرقوم ہے کہ نہین واجب ہے حج اوپر
بیمار اور اپاہج اور قیدی اور مفلوج اور لولی پر جو کہ نہین
طاقت رکہتا ہی ٹہرنیکی سواری پر اپنی آپ اور روایت کی

حسن ابن زیاد نے ابی حنیفہ سے کہا یا حج اور لولی پر حج
اور کہا محمد نے کہ جسکا ہاتھہ یا پاؤن کٹا ہو جبکہ وہ طاقت رکھی
چلنی کی حج مین تو حج اوسسے ساقط ہی اور اختلاف
ہی اندھی مین پس نزدیک ابی حنیفہ کے نہین ہی حج
اوسپر اگرچہ پائی لیچلنے والا اور واجب ہے اوسکی مال
مین اسلیئے کہ نہین ہی قدرت اوسکو اوترنے اور سوار ہونیکی
مگر ساتھہ غیر کے پس نہین لازم ہے اوسکو حج خود کرنا مانند
اوس شخص کی کہ جسکے دونون ہاتھہ اور دونون پاؤن کٹی ہون
اور کہا ابی یوسف اور محمد نے کہ واجب ہی حج اندھی پر جبکہ
پای لیچلنے والا اور زاد و راحلہ اور اوس شخص کو کہ کافی ہو
اوسکو مشقت سفر مین اور اوسکی خدمتمین نہین کافی ہی اوسکو
حج کرانا غیر اپنی سی فتح القدیر مین ہی کہ جائز ہی حج فرض
کرانا لوگون مذکورہ بالا کا ایسی شخص سے کہ اپنی حج نکیا ہو
لیکن مکروہ ہے اور اولی اور افضل ہے حج کرانا ایسی شخص
سے کہ آزاد ہو عالم ہو حج کر چکا ہو اپنی طرف سے اور ردمحتار

مین ہی کہ اختلاف ہی آئمین کہ اوس شخص پر جو دوسرے کے لئے حج کرتا ہے داخل ہونی مکہ سے باوجود فقیر ہونیکی فرض ہوجاتا ہے یا نہین ابن حمر انی بہج النجاۃ مین لکہا ہے کہ ظاہر کلام بحر الرائق کا مفید اسکا ہے کہ نہین واجب ہوتا ہے حج اوسپر اور ظاہر کلام بدایع کا یہہ ہے کہ فرض ہوجاتا ہے اوسپر اور فتوی دیا ہی واجب ہوجانیکا ابو سعود نے اور اپنا بر ابو سعود نے کہا ہے صاحب سکب الانہر نے اور فرض ہونیکا فتوی دیا ہے سید احمد بادشاہ نے اور تالیف کیا ہے اوسمین ایک رسالہ اور عبد الغنی نابلسی نے برخلاف اسکی فتوی دیا ہی یعنی یہ کہ نہین فرض ہوتا ہی اور تالیف کیا ہے اسمین ایک رسالہ اور تاویل کی ہے اوس رسالہ مین کلام صاحب بدایع کے —

نائب

نزدیک ابی یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد کی اندہا اور رہاتہہ پاؤن کتا ہوا جب پائی زاد اور راحلہ اور لیجلنی والا کہ لیجلے اوسکو کہ سوار کرا دی اوسکو اور اوتار لے اوسکو اور قدرت

ثابت رہنی کی سواری پر بدون بہت مشقت کی واجب ہوگا حج
اور نہ جائز ہوگا نائب کرنا حج کے لئے —
نزدیک ابی حنیفہ اور اصحاب ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد
اور ثوری اور اسحاق اور اکثر علما کی جب نہ ممکن ہو سوار ہونا
سواری پر مگر ساتھہ مشقت بہت کے مانند لولی اور بہت بوڑہی
نحیف الخلقت ضعیف البنیان کی اور ہوا اوسکی پاس مال
اوبہای ایسی شخص کو کہ اجرت دیکر اوسی حج کرا ای لازم ہے
اوسپر حج اور واجب ہے اوسپر کہ اجرت دیکر ایسے شخص کو
مقرر کری کہ اوسکی طرف سی وہ حج کرے — المعانی الجدید
نزدیک مالک اور داؤد کی نہین واجب ہی اوسپر حج اور
نہین لازم اوسپر اجرت مین مقرر کرنا ایسے شخص کا کہ حج کرے
اوسکی طرف سی اور نہین واجب اوسپر حج نزدیک مالک اور
داؤد کی مگر جبکہ ہو آپ بنفسہ استطاعت رکہنی والا —
نزدیک شافعی کے جبکہ نہو ہاتہہ پاؤن کٹی ہوئی کے پاس
مال لیکن ہوا اوسکی لئے ایسا شخص کہ اطاعت اوسکی کری حج مین

پس لازم ہے اوسپر حج اور جاہی کہ اذن دے اوس مطیع کو اسکا کہ حج کرے اوسکی طرف سے

نزدیک ابی حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کے نہین واجب ہے اوسپر حج ساتھہ غیر کے

دسوین شرط ادای وجوب حج

راہ کا امن

امن طریق وہ ہی جسمین غالب ہو سلامتی یہ مختار فقیہ ابو اللیث کا ہے اسی پر اعتماد ہے یہ رد المحتار مین منقول ہے امن طریق معتبر وقت نکلنی اہل شہر کے ہی اگرچہ امن طریق نہو غیر اسوقت مین اور امن طریق مین معتبر یہ ہی ہے کہ غلبہ خوف بہی نہو یہان تک کہ جس وقت غالب ہو خوف دلون پر لڑنیوالونسے بسبب واقع ہونی غارتگری کے اور غلبہ اونکی کئی مرتبہ یا سنا ہو کوئی گروہ تعرض کرتا ہو رستی مین اور اوس گروہ کے لئی شوکت ہے اور یہ لوگ ضعیف ہین تو نہین واجب ہے حج اور اختلاف ہی سقوط حج مین جبکہ ضرور ہو سواری دریا کی بعض نے کہا ہے دریا کا سوار ہونا

منع کرتا ہے وجوب سے کرمانی نے کہا کہ اگر دریا میں غالب ہو سلامتی
او سجگہ سی کہ سوار ہونیکی عادت جاری ہے واجب ہی حج اور جو
ایسا نہین ہے واجب نہین ہی اور یہی اصح ہی اور سیحون و جیحون
اور فرات اور نیل یہ دریا نہین ہین نہرین ہین یہ فتح القدیر مین ہے
اور رد المحتار مین بحر الرائق سے بہی ایسا ہی نقل کیا ہی در مختار
مین ہی کہ غلبہ سلامت اگرچہ ساتہہ رشوت دینی کی ہو تب بہی اوس
اس طریق نہین جاتا ہے رد المحتار مین منہاج سے منقول ہے
یعنی وہ محصول بطور عشر ناجائز لیا جاتا ہے اور اجرت نگہبانی
بطور ناجائز جو عرب لیتی ہین وہ داخل رشوت ہی یہہ مانع وجوب
حج کا نہین ہے اس سے اس طریق نہین جاتا ہے اس پر فتوی ہے
شرح لباب مین منہاج سے نقل کیا ہے
نزدیک امام شافعی کے جبکہ نہ ہو راہ مگر دریا کی پس نہ واجب
ہوگا اوسپر سوار ہونا دریا کا اور برایسے خلاف کے نزدیک امام شافعی
کے اور بعضی اصحاب شافعی سے یہی جو قایل ہے اسکا کہ اگر
غالب ہو سلامت دریا لازم ہوگا اوسپر حج اور اگر نہ غالب ہو سلامت

نہ لازم ہوگا اوسپر حج اور یہی قول ہے ابو حنیفہ واحمد واکثر علما کا
نزدیک شافعی اور زیدیہ کی تخلیۃ الطریق وامکان المسیر یعنی ہونا
اسقدر زمانہ کا کہ اوسمین جانا حج کے لئے ہوسکے شرط ہے ۔
اور نزدیک احمد کی تخلیۃ الطریق اور امکان المسیر شرط نہین ہے
وجوب حج مین بلکہ شرط ہے حج کی ادا مین و اختلاف ہے
اصحاب ابی حنیفہ کا امن طریق کہ آیا وہ شرط وجوب مین سی ہے
یا شرایط ادا مین ہے ۔ المعانی البدیعہ
یہہ دس شرطین جو اوپر بیان ہوئین مردون اور عورتون مین مشترک
ہین انکی سوا دو شرطین خاص عورتون کی لئی اور ہین کہ جب یہہ سب
شرطین پای جاوین تب عورتون پر حج فرض ہوتا ہے ورنہ نہین

اول شرط ادای وجوب حج
خالی ہونا عدت سی

فتح القدیر مین ہے کہ شرط ہی عورت کے لئی عدت کا نہونا اور اگر
عدت سفر مین لازم ہوئی ہو تو اگر ہو عدت طلاق رجعی کی کہ نہ
الگ کیا ہوا وسکو اوسکی زوج سے یا ہو عدت طلاق باین کی پس

اگر مرد اسجگہ مین جسمین عدت لازم ہوئی اور اوسکی شہر مین جہانسی آئی ہے اور جگہ کے بیچ مین مسافت کمتر مدت سفر سے تو اختیار ہے اوسکو کہ جاوی مکہ مین چاہے اپنی شہر مین یا مکہ کیطرف ہو مدت سفر کی اور اپنی شہر کیطرف مدت کمتر سفر سے تو اپنی شہر کو جاوے اور اگر اپنا شہر جہان سے آئی ہی وہ مدت سفر پر ہے اور مکہ کمتر مدت سفر سے ہی تو مکہ کو جاوے اور اگر اوس جگہ سے جہان عدت لازم ہوی شہر اوسکا جہان سے آئی ہے اور مکہ کی مسافت برابر ہے مدت سفر مین اگر عدت لازم ہوی ہی شہر مین تو ٹھیری رہی وہین یہانتک کہ گذر جاوے عدت اگرچہ پاوے محرم کو جب تک کہ عدت ہے نزدیک ابی حنیفہ کے اسمین خلاف صاحبین کا ہے ابی حنیفہ سے اور اگر گانو مین یا جنگل مین عدت لازم ہوئی اور امن نفس کا نہین ہے اوس گانون یا جنگل مین تو اوسکو چاہئی کہ چلی جاوی ایسی جگہ مین جہان امن ہو وے پھر وہانسے نہ نکلی کہ جب تک عدت گذری اگرچہ پاوے محرم کو نزدیک ابی حنیفہ کے اوسمین بھی خلاف صاحبین کا

ہے اور در مختار مین ہے کہ کوئی عدت ہو رد المحتار مین تصریح ہے عدت وفات کی ہو خواہ طلاق باین کی خواہ رجعی کی موہب المعانی البدیعہ

اور اعتبار اوس عدت کے واجب ہونی کا جو عورت کو سفر سے مانع ہے اوسکی شہر والونکی نکلنی کے وقت کا ہے یعنی جب اہل شہر حج کیواسطے نکلین اگر عورت عدت مین ہوگی تو سفر حج نکریگی کیونکہ عدت مین سفر کرنا جائز نہین — از غایت الاوطار

دوسری شرط ادای وجوب حج
ہونا یا محرم کا ساتھہ ہونا

محرم وہ شخص ہے کہ جسکی ساتہہ نکاح حرام ہے محرم عام ہے غلام ہو یا ذمی یا دودہ کے رشتہ یا سسرال کے رشتہ سے طحطاوی مین ابن السعود نے نقل کیا ہے کہ اونہی بزازیہ سے نقل کیا ہے کہ نہ سفر کری عورت ساتہہ اپنی دودہ کے بہائی کی ہماری زمانہ مین رد المحتار مین لکہا ہے بسبب غلبہ فساد کے اس زمانہ مین اور مکروہ ہونا خلوت کا ساتہہ دودہ کے

تنہائی کی اسکی پابند کرنا ہے جیسا کہ مکروہ ہی خلوت ساتھ
ساس جوانکی داماد کے سولایق ہے مستثنا داماد کا ساتھ
ساس جوان کی محرم سے درمختار میں ہے کہ اگر حج کیا عورت
نے بلا محرم کے جائز ہی ساتھ کراہت کے طحطاوی اور
رد المحتار مین لکہا ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے بسبب اسکی
کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ نہ سفر کری عورت تین دن مگر
اوس حال مین کہ اوسکے ساتہہ اوسکا محرم ہو یا شوہر اور
فتح القدیر مین ہے کہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نزدیک
مکروہ ہے سفر ایکدن کا بہی بلا محرم کے امام شافعی کے نزدیک
عورت کے لئی بی محرم کے حج جائز ہے جبکہ ایک قافلہ ہووی
اور اوسکی ساتہہ معتبر عورتین ہون اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
جائز نہین ہے دلیل امام شافعی کی عموم آیہ کا ہے وللہ علی الناس
الخ اور قول آنحضرت کا حج کرو مطلق فرمایا ذکر نکیا مرد و عورت کا
دلیل حنفیہ کی یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج کرے عورت مگر اوسکی ساتہہ محرم ہو سو کہا ایک شخص نے

کہا ای نبی اللہ کے بین لکہا گیا ہون فلانی غزوہ مین اور عورت
میری حج کرنیوالی ہے کہا ابہی لوٹ جا حج کر ساتہہ اوسکی
روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور احتیاط اسی مین ہی کہ کسی
جا کا ارادہ عورت بے محرم نکری اگرچہ مدت سفر سے کم ہو
اسواسطے کہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کری عورت دو دن مگر ساتہہ اوسکے
خاوند ہو یا اور کوئی محرم اور ایک روایت مین ابو ہریرہ سے
ہے کہ نہین حلال ہے جو ایمان لای ہی ساتہہ اللہ کے اور
دن قیامت پر یہ کہ سفر کری ایک رات بغیر محرم کے اور ایک
روایت مین طبرانی کی ہے کہ نہ سفر کری تین میل بہی بغیر محرم
کے مجالس الابرار مین لکہا ہے کہ عورت جوان ہو یا بوڑہی جب
اسمین اور مکہ مین مسافت سفر کی ہووے تو عورت کو استطاعت
حاصل نہین ہے جس سے حج فرض ہوتا ہے بدون محرم کے
اور وہ خاوند ہوتا ہے یا وہ جس سے کبہی کسی حال مین نکاح
جائز نہین ہے بسبب نسب کی یا دودہ کے یا سسرالے کے

اور اگر اوس عورت کے ساتھہ محرم نہین تو اوسپر یہ واجب
نہین کہ حج کیواسطے خاوند کرے تجنیس مین مذکور ہے کہ اگر
عورت کا محرم فاسق ہووے یا دیوانہ یا بچہ نا بالغ ہووے
تو اوسپر حج واجب نہین ایسے محرم کے ساتھہ سفر حرام ہے
محرم کا زاد و راحلہ سب عورت کے ذمہ ہے جسکی ساتھہ محرم
ہووے نزدیک شافعی مالک اور اکثر علماء کی معتبر ہونا
محرم کا عورت کے حق مین شرط نہین ہے حج کی واجب ہونے
مین اور اسیکا قایل ہے زیدیہ مین سے ناصر اور اسکو اختیار
کیا ہے موید نے زیدیہ مین سے — المعانی البدلعیہ
اور نزدیک ابی حنیفہ اور احمد اور اسحاق و یحیی اور
ابی ثور اور اوضاعی کے محرم کا ہونا عورت کے لئے
شرط ہی حج کے واجب ہونیمین اوسپر یہی قول ہے بعض شافعیہ
کا اور زیدیہ مین سے سعید اور ابو طالب کا —
نزدیک شافعی کے قائم ہین عورتین ثقہ مقام محرم سے
حقمین عورت کے اور یہی قول ہے زیدیہ کا —

اور نزدیک بعض شافعیہ کے عورتین ثقہ قایمقام محرم کی عورت کے حقمین نہین ہین

نزدیک شافعی اور احمد کے اشتراط اور عدم اشتراط محرم مین عورت کے لئے فرق نہین ہے درمیان قصر سفر اور طویل سفر کے المعانی البدیعہ

اور نزدیک ابی حنیفہ کے یہ خاص ہے ساتھہ طویل سفر کے اور یہی قول احمد کا ہے ایک روایت مین المعانی البدیعہ

زوج کو جایز نہین کہ عورت کو حج اسلام سے منع کرے یعنی حج فرض سے بشرط محرم ہان حج نفل سے روکنا درست ہے کذا فی منح الغفار از غایت الاوطار —

بالغ زوج اور محرم دونونکی قید ہی کما فی النہر بحثاً تو اگر زوج یا محرم صغیر ہو تو عورت پر حج واجب نہوگا — از غایت الاوطار —

اور عورت کا غلام عورت کا محرم نہین اگرچہ وہ خصی ہو تو غلام کے ساتھہ سفر کرنا حرام ہے کذا فی حاشیۃ الطحاوی عن البزازیہ — از غایت الاوطار

عمرہ سنت ہی جسکے نزدیک

وہ شعبی اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور نخعی اور ابی ثور اور ابن مسعود ہین اور تمام زیدیہ کے نزدیک اور شافعی کے قول قدیم مین عمرہ سنت ہے المعانی البدیعہ

عمرہ واجب ہی جسکے نزدیک

وہ عطار اور طاوس اور مجاہد اور ابن سیرین اور سعید بن جبیر اور ابو بردہ اور مسروق اور عبد اللہ بن شداد اور احمد اور اسحاق بن راہویہ اور ابو عبید اور سفیان ثوری ہے اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور داود ظاہری ہین اور قول جدید شافعی مین عمرہ واجب ہے المعانی البدیعہ

عمرہ مشتق ہی اعتمار سے اور اعتمار لغت مین آباد مکان کی طرف جانیکو کہتے ہین کذا فی حاشیۃ الطحطاوی عن المغرب — اور شرع مین عمرہ عبارت ہی احرام اور طواف اور سعی بین الصفا والمروۃ اور بال منڈانی یا کترانی سے احرام باندہنا عمرہ مین شرط ہے اور اکثر طواف چار یا زیادہ گہومنا گرد بیت اللہ کے فرض ہے

اور باقی واجب نہہے اور یہی قول مختار ہے یعنی سعی اور حلق کا
عمرہ مین واجب ہونا اور عمرہ کے احرام اور طواف اور سعی مین
ویسا کری جیسا کہ حج کرنیوالا کرتا ہے اور جب حجر اسود کا بوسہ لے
تو لبیک کہنا قطع کرے اور جب سر منڈاوے تو احرام سے
باہر ہو کذا فی الطحطاوی عن الفہستانی از غایت الاوطار

امام ابو حنیفہ			امام شافعی		
مستحب ہے بہت عمرہ کرنا ہر برس مین اور نہین ہے اوسکا کچھ شمار المعانی البدیعہ	[illegible]	حضرت علی حضرت عائشہ ابن عباس ابن عمر انس تمام زندگی سوا ناصر	متفق با امام ابو حنیفہ	[illegible]	[illegible]
ابی یوسف کے نزدیک مکروہ ہی کرنا عمرہ کا چار دن مین یوم نحر			جائز ہی کرنا عمرہ کا سب دنون مین نہین مکروہ ہے کرنا عمرہ کا کسی وقت مین		

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
برس مین سے	اور نہین دن ایام تشریق کے
المعانی البدیعہ	زیادہ ہے کیا ابوحنیفہ نے
	سات دن ان چار دن
	کے مکروہ ہونیمین پانچوان
	دن عرفہ کا
	المعانی البدیعہ
	اور مکروہ تحریمی ہے
	عمرہ کرنا عرفی کے دن
	اور اوسکے بعد چار دن
	اور یعنی احرام باندھکر
	عمرہ شروع کرنا ان
	دنون مین مکروہ ہے
	یہان تک کہ اوسپر
	ذبح کرنا لازم آویگا

امام ابوحنیفه	امام شافعی
عمرہ شروع کرنی اگرچہ بعد احرام کے اوسکو ترک بھی کرے اور احرام سابق سے عمرہ ادا کرے ان دنون مین مکروہ ہو نہین خصوصاً حج قران کرنیوالی کو حج کا سوا ویسے ان دنون مین عمرہ کیا تو مکروہ نہین کہ اتی السراج اور شامل پر روا ہے سراج نے استثنا کیا کا قارن کو استثنا کی منقطع مین اوصل ہے یعنی خانیہ مین جو یون کہا ہے	

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
کہ عمرہ ان دنونمین مکروہ ہے مگر قارن کو مکروہ نہین تو یہہ استثنا متصل نہین بلکہ منقطع ہے اسواسطے کہ احرام قارن کا سابق سے ہی اور مکروہ ان دنونکا احرام ہی تو مستثنی داخل نہین مستثنی منہ مین اسیکا نام منقطع ہی پہر جب جسراجی کی روایت سی معلوم ہوا کہ پانچ دن عمرہ مکروہ ہی تو کراہت فقط عرفی کی نکو مخصوص نہی جیسا کہ بحر الرائق نی توہم کیا ہے از غایت الاوطار			

امام احمد			امام مالک		
			نکیا جاوے عمرہ برس بہر طین سوا ایکبار کے المعانی البدیعه		حسن سعید بن سیرین نخعی ناصر زیدیه مستحق با مام مالک

حج کی سفر مین جو مرتا ہے ثواب حج و عمرہ کا پاتا ہے اور احرام کی حالت مین جو مرا لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا دن قیامت کے

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرہ کی پہر مرگیا بیچ راہ کے لکہتا ہے اللہ تعالے واسطے اوسکی ثواب حج کرنیوالی اور عمرہ کرنیوالی کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین سنن نسائی مین ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک مرد گر پڑا تہا سواری سے پس مرگیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دو تم اوسکو ساتہہ پانی اور بیر کے پتون کی اور کفن دیا جاوے درمیان دو کپڑونکے کہ کہلا رہے سر اور موںہہ اوسکا اسلئی کہ اوٹہایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا۔

سنن نسائی مین روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ مرا ایک مرد پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو تم اوسکو ساتہہ پانی اور بیر کے پتون کی اور کفن دو تم اوسکو اوسکے

کپڑون مین اس حال مین کہ ڈہکا ہو موںہہ اوسکا او سر اوسکا کسلیے کہ اوٹہایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا۔ صحیح مسلم مین روایت ہی ابن عباس سے کہ گر پڑا ایک مرد اونٹ سی پس چوٹ آئی اوسکی گردن مین پس مر گیا پس فرمایا آنحضرت نے غسل دو تم اوسکو ساتہہ پانی اور بیر کی پتونکی اور کفن دو تم اوسکو دو کپڑون مین اور نہ چھپاؤ تم سر اوسکی کو اسلیے کہ اللہ اوٹہاویگا اوسکو دن قیامت کے لبیک کہتے ہوے۔

اور بہی صحیح مسلم مین روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ ایک شخص قریش کی ہوی عرفہ مین تہا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ وہ گر پڑا اوہ اپنی سواری سے پس مر گیا پہر ذکر کیا گیا اوسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ غسل دو تم اوسکو ساتہہ پانی کے اور بیری کی پتون کے اور کفن دو تم اوسکو دو کپڑون مین اور نہ خوشبو لگاؤ اوسکے اور نہ ڈہانکو تم موںہہ اوسکے کو اسلیے کہ اللہ اوٹہایگا اوسکو دن قیامت کے لبیک کہتے ہوئی

صحیح مسلم مین ابن عباس سے روایت ہی کہ مار ڈالا ایک شخص کو اوسکی

سواری نے اوس حال مین کہ وہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے تہا پس حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دین
اوسکو ساتہہ پانی اور بیری کے پتونکی اور یہہ کہ کہلا رکہین مونہہ
اوسکی کو اور راوی کہتا ہے کہ گمان میرا ہے کہ فرمایا آپ نے
اور سر اوسکے کو اسلئے کہ اوٹہایا جاویگا دن قیامت کے اوس
حال مین کہ احرام باندہے ہوگا

اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا
ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گردن توڑی اوسکی اونٹنی
اوسکی نے اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کیے ہوئی پس مر گیا
پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اوسکو ساتہہ
پانی اور بیری کے پتون کے اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون وسکی مین اور نہ لگاؤ
اوسکو خوشبو اور نہ ڈہانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹہایا جاویگا
دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بہی

اوسکی لباس مین بطور لباس محرمونکی وے اور خوشبوی نہ لگاوے
چنانچہ مذہب شافعی او راحمد یہی ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک
کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے کہ
محرم کو دو کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تہا کہ وہ
سواے اون کپڑونکی اور کپڑا نہ رکہتا تہا اور خوشبو لگانی
اور سر ڈہانکنے کو جو منع فرمایا خاص اوسیکے لئی تہا نہ سبکے
لئی واللہ اعلم شیخ عبدالحق
محرم و غیر محرم برابر ہین خوشبو لگانی اور ڈہانکنی سر اور منہ
میت کے ہکذا فی المحیط عالمگیری وعن ابن عمر رض انہ کفن ابنہ
واقد اذمات بالجحفۃ محرما وخمر راسہ ووجہہ وقال لولا انا حرم
لطیبناہ اخرجہ مالک

صفت حاجی

روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس کہا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ
بال بو آتی ہو پسینی اور میل کے سبب سے پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور

کہا یا رسول اللہ کونسی چیز ہین حج مین بہت ثواب کہتی ہین فرمایا
بلند کرنا آواز کا ساتھہ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی
یا ہدی کا نقل کیا یہ شرح السنت مین وا ابن ماجہ نے اپنی سنن مین
اور فرمایا جناب رسالت مآب نے کہ گروہ اللہ کے تین ہین غازی
اور حاجی اور عمرہ کرنیوالا قبول کرتا ہے اللہ دعائین انکی
او بخشتا ہی اللہ انکو اگر بخشش چاہین۔ اور فرمایا
جناب رسالت مآب نے خرچ کرنا راہ حج مین مثل خرچ کرنے فی سبیل اللہ
کے ہے دیتا ہی اللہ ان خرچ کرنیوالونکو سات سو درہم ایک
درہم کے بدلی مین از مناسک صغیر ابن جماعۃ

فضیلت حج اور عمرہ کی

جامع ترمذی اور سنن نسای مین ہے کہ شقیق روایت کرتے
ہین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متابعت کرو تم یعنی ایک کے پیچھے
دوسری کو کرو تم درمیان حج وعمرہ کے کہ یہہ دونون دور کرتے
ہین فقیری کو اور گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بہٹی میل کو لوہی

اور سونی اور چاندی سے اور نہین ہی واسطے حج مبرور کے
ثواب سوای جنت کے اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے متابعت کرو تم درمیان حج اور عمرہ کے اسلئی کہ متابعت
درمیان ان دونون کے دور کرتی ہی فقیری کو اور گناہونکو
جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی لوہی کی میل کو اور سنن نسائی
مین روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے اسلئے کہ وہ
دونون دور کرتی ہین گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی لوہی
کے میل کو اور دارقطنی نے افراد مین اور طبرانی نے معجم کبیر
مین روایت کیا ہے عبداللہ ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے
اسلئے کہ متابعت درمیان ان دونونکی زیادہ کرتی ہے عمر مین
اور رزق مین اور دور کرتی ہے گناہونکو بیٹھا آدمی ہی جیسا کہ
دور کرتی ہے بھٹی لوہی کی میل کو — دارقطنی نے افراد مین

اور طبرانی نے معجم اوسط مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمام کرو تم
حج اور عمرہ کو اسلئے کہ وہی دونون دور کرتے ہین فقیری کو
اور گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی لوہی کے میل کو صحیح
بخاری اور صحیح مسلم و موطاء امام مالک اور سنن نسائی اور
سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور مسند امام احمد اور شعب الایمان
بیہقی مین روایت ہی ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکا
کہ درمیان دو عمرونکے ہین اور حج مبرور نہین ہے جزا اوسکی
مگر جنت - صحیح بخاری اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ مین
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا ابوہریرہ نی کہ سنا مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی جسنے حج کیا واسطے اللہ
کے اور رفث نہین کیا اور نہ فسق کرتا ہے تو پھر آتا ہے مانند
اوس دن کی کہ جنا ہی اوسکو مان نے اور یہی روایت مسند احمد
مین مروی ہے حضرت انس سے -

جامع ترمذی مین روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابی ہریرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے حج کیا اور نہ رفث کیا اور نہ فسق کیا بخشے گئے واسطے اوسکے گناہ سابق کے یعنی پہلے —

فرمایا جناب رسالتمآب نے جسنے حج کیا بغیر رفث اور فسق کے پاک ہوگیا گناہونسی جیسے پاک ہونا اوسکا دن ولادت مین شکم ماں سے اور رفث عبارت ہے جماع سے اور بعضونکی نزدیک قول فحش ہے اور فسق عبارت ہے گناہ سی — اور فرمایا جناب رسالتمآب نی عمرہ سے عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکا جو درمیان ان دونون عمرونکے ہوگئی ہین اور نہین ہی بدلا حج مبرور کا مگر جنت اور حج مبرور وہ حج ہے جسمین گناہ نکیا جاوے — اور کہا ابن اسحاق نے نہین بھیجا اللہ نے کسی نبی کو بعد ابراہیم کے مگر اوسنے تحقیق کی زیارت بیت اللہ کی — از مناسک صغیر ابن جماعہ

احرام مسجد اقصی سی

سنن ابی داود مین روایت ہی ام سلمہ بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھی جو شخص احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا مسجد اقصی یعنی مسجد بیت المقدس سے مسجد حرام یعنی کعبہ تک بخشی جاتے ہین اوسکے گناہ اگلی اور پچہلے یا واجب ہوتی ہے واسطی اوسکی جنت یہ شک عبداللہ راوی کا ہے جو اس حدیث کی اسناد مین ہے اور مصنف عبدالرزاق مین حضرت ام سلمہ سی یون روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جس شخص نے احرام باندہا حج کا یا عمرہ کا مسجد اقصی سے ہوگا مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی مان نے —

طواف

سنن نسائی مین روایت ہی عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا عبداللہ ابن عمر نے کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہی کہ چہونا رکنین یمانین کا مٹاتا ہے گناہ کو اور سنا مینی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جسنے طواف کیا سات بار یس طواف کرنا اوسکا برابر آزاد کرنے بردہ کی ہے

اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہی عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا
عبداللہ بن عمر نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے جسنے طواف کیا بیت اللہ کا اور نماز پڑہی دو رکعتین
ہوگا یہ مانند آزاد کرنے بردہ کی اور حاکم نے مستدرک
مین عبداللہ ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ جسنے طواف کیا اس
گہر کا یعنی کعبہ کا سات بار پس یاد رکہا اوسکو ہوگا مانند آزاد
کرنے بردہ کی اور نہین رکہتا ہی کسی قدم کو اپنی طواف کرنیوالا
اور نہین اوٹہاتا ہے دوسری قدم کو مگر یہ کہ دور کرتا ہے اللہ
بسبب اوسی قدم کے ایک گناہ اور لکہتا ہے واسطے اوسکے
بسبب اوسی قدم کے ایک نیکی — اور ابن النجار نے روایت کیا ہے
جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار
اور نماز پڑہی پیچھے مقام ابراہیم کے دو رکعت اور پیا پانی زمزم
کا بخشے اللہ ان گناہ اوسکی ساری پہر بخشے واسطے ہون گناہ
جہان تک کہ پہونچین مراد یہ ہی کہ کتنے ہی ہون سب بخشے جاتے
ہین اور دیلمی نے یون روایت کیا ہی اونہین جابر رضی اللہ عنہ سے کی

کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور نماز پڑہی پیچہی
مقام ابراہیم کی دو رکعت اور پیا پانی زمزم کا نکالا اوسکو اللہ نے
اوسکی گناہونسی مانند اوس دنکی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی مان نے
اور بیہقی نے اپنی سنن مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت عائشہ
سے روایت کیا ہی کہ تحقیق اللہ تبارک وتعالی فخر کرتا ہے
سات طواف کرنیوالونکی — اور جامع ترمذی مین روایت
ہے عبد اللہ بن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ وآلہ
واصحابہ وسلم نی کہ جس شخص نے طواف کیا بیت اللہ کا
پچاس بار نکلا اپنی گناہونسی مانند اوسدنکی جنا تہا اوسکو اوسکی مانے

لبیک

جامع ترمذی مین اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہے سہیل ابن سعد
سے کہ کہا سہیل ابن سعد نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہین لبیک کہتا ہے کوئی مسلمان مگر یہہ کہ لبیک کہتے
ہین وہ چیزین کہ داہنی طرف اوسکی ہین اور بائین طرف اوسکی
ہین پتہر اور درخت اور ڈہلی یہانتک کہ قطع ہوتی ہے زمین

اس جگہ او اسجگہ سے لمعات مین ہے کہ یہ اشارہ ہی طرف مشرق کی اور مغرب کی اور جانب اوسکی محذوف ہی یعنی نہایت زمین تک مشرق سے گویا مغرب و مغرب سی گویا مشرق تک جہان تک قطع زمین ہووے لبیک کہا جاوے — اور صحیح بخاری مین روایت ہی حضرت عایشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سی کہ کہا اونہین عایشہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول خدا دیکھتی ہین ہم جہاد کو افضل العمل پس کیا یہ جہاد کرین ہم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین یعنی نہ جہاد کر تو کسلیئے کہ افضل جہاد حج مبرور ہے — سنن نسای مین روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد صغیر یعنی نابالغ اور کبیر یعنی بوڑہی اور ضعیف یعنی ناتوان و کمزور اور عورت کا حج اور عمرہ ہے —

اور مستحب ہی نزدیک شافعیون اور حنفیون اور حنبلیون کے کہ درود پڑہی پیچھے تلبیہ سے اور طلب کری اللہ تعالی سے خوشی اللہ تعالی کی اور جنت اور پناہ مانگی اسکے ساتھہ دوزخ سے اور مستحب ہی زیادہ کرنا تلبیہ کا اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا

رسول اللہ نی ہنین تلبیہ کرتا ہے مومن وقت صبح سے وقت غروب شمس تک مگر مٹ جاتے ہین گناہ اوسکے یہان تک کہ ہوتا ہے وہ شخص مانند لڑکے نئی جنی ہوی کی — از مناسک صغیر ابن جماعہ

حق العباد وغیرہ

سنن ابن ماجہ اور کتاب البعث والنشور بیہقی مین روایت ہے عباس بن مرداس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی واسطے امت اپنی کی عرفہ کے شام کو ساتھہ مغفرت کے پس قبول کی گئی دعا حضرت کی کہ تحقیق مین نے بخشا واسطے اونکے سوا حق بندونکے حق کی پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کے حق اوسکا ظالم سے فرمایا آنحضرت نی کہ اے رب میری اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتین جنت کی سی یعنی بدلی اوسکی حق کے کہ ظالم نے لیا ہی اور بخشدی تو واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی دعا عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پھر اعادہ دعا کا کیا پس قبول کی گئی واسطے اوس چیز کی کہ چاہی تہی آنحضرت نے کہا عباس بن مرداس نے پاکسی اور راوی نے ہنسی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم یا مسکرائی یہ شک راوی کا ہی پس عرض کیا
آپ سی حضرت ابوبکر وحضرت عمر نے کہ قربان ہون باپ ہماری
آپ پر اور ماں ہماری تحقیق یہ ہے وقت کہ نہین تہی تم ہنستے اوس مین
یعنی مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس
چیز نے ہنسایا آپ کو ہنسا تار کہی خدا تعالی آپ کے دانتونکو
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا کے دشمن
شیطان نے جب جان لیا کہ تحقیق خدای عزوجل نے قبول
فرمای میری دعا اور بخشدیا میری امت کو لیا مٹی کو پس شروع
کیا ڈالنا مٹی کا اپنی سر پر اور پکارنا ساتہہ ویل اور ثبور کی یعنی ہلاکت کے
پس ہنسایا مجکو وہ امر نے جو دیکہا مینی شیطان کے جزع کو اس
حدیث سی ایک جماعت نے علماؤ نمین سی مانند بیہقی و طبری اور
ابن حجر عسقلانی وغیرہم نے استدلال کیا ہے اسپر کہ حج مبرور
مکفر صغائر و کبائر و حقوق العباد سب کا ہے اور ایک جماعت علماء
کی مانند ابن عبد البر اور امام الحرمین اور قاضی عیاض وغیرہم
اسکی خلاف پر ہین کہتے ہین کہ کوی عمل ایسا نہین ہے کہ مکفر کبائر

اور حقوق عباد ہوؤی بلکہ جو عمل کفر ہے وہ مکفر صغائر ہی کا ہی چنانچہ
ابن عبد البر نی استیعاب مین اسپر اجماع نقل کیا ہے اور قاضی
عیاض نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ یہی مذہب ہی اہل سنت
جماعت کا اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا ہی کہ معروف
اختصاص مکفر ہونیکا ساتہہ صغائر کی ہے اور شیخ تقی الدین ابن
دقیق العید نے انکار اجماع کا جو ابن عبد البر نی نقل کیا ہے کیا ہے
اور یہ جماعت حدیث عباس بن مرداس کو ضعیف کہتی ہی
قابل حجت کے نہین جانتے ہین اور ایک جماعت علماء کی مانند
ابو عیسی ترمذی اور محمد ابن جریر طبری اور شیخ الاسلام تقی الدین
ابن تیمیہ اسطرف گئی ہین کہ حج اور بعض اعمال مکفر صغائر اور
کبائر دونون کی ہین لیکن حقوق العباد کی مکفر نہین اور ایک وقت
مین درمیان ابن حجر مکی اور میر بادشاہ بخاری کی اس مسئلہ مین
بحث ہوئی اور طرفین سے رسالی لکہی گئے چنانچہ ابن حجر مکی
منکر اسکا ہے کہ کوئی عمل کسی کبیرہ کا مکفر نہین ہے اور میر بادشاہ
بخاری مثبت اسکا ہے کہ حج مبرور مکفر عموما کبائر کا ہے پہر ملا علی

قاری نے ایک رسالہ لکہا اوسمین محاکمہ کیا حاصل اوس محاکمہ کا یہہ ہے
کہ حج مبرور مکفر صغائر کا اور بعض اون کبائر کا حقوق اللہ مین سے ہے
کہ جنکی قضا نہین اور تدارک اوسکا ممکن نہین مانند پینی شراب کے
اور حقوق العباد مین سے کہ جنکا تدارک ممکن نہین بسبب نہ جاننے
اہل حقوق کے یا عدم قدرت کے ادای حقوق پر مکفر ہے
اور اون کبائر کا حقوق اللہ مین سے ہے کہ جنکی قضا ہے مانند ترک
نماز اور ترک صوم کی اور حقوق العباد مین سے کہ جنکا تدارک
نہین ہوسکتا ہی مانند چہین لینے مال کے ساتہہ ظلم کے کہ دی سکتا
مظلوم کو یا قتل نفس کے یعنی کسیکو مارڈالا تو اوسکا قصاص ہے
ایسی کبائر کا حج مبرور مکفر نہین ہے یہ سب خلاصہ ہے فتح الباری
شرح صحیح بخاری اور محلی شرح موطا اور رسالہ ملا علی قاری کا
درمختار مین ہے کیا حج مکفر ہے کبائر کا کہا گیا ہے ہان یعنی مکفر
کبائر کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا پس نہین مطالبہ کیا جاتا ہے
ساتہہ حقوق العباد کے بعد اسلام کے اور کہا گیا ہے اون گناہونکا
مکفر ہے جو متعلق آدمی سے نہون مانند ذمی کی کہ اسلام لایا کہ ذمی

مطالبہ کیا جاتا ہے ساتھہ حقوق العباد کے بعد اسلام لانے کے
بھی اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہے اہل سنت کا اسپر
کہ کبائر کے مکفر نہین ہے مگر توبہ اور کوئی قایل نہین ہے ساتھہ
سقوط دین کے اگرچہ وہ دین حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز
اور زکوۃ کی ہان گناہ درنگی کرنے غنی کا ادائی دین سے اور
گناہ تاخیر نماز کا اور مانند اسکی جیسے گناہ تاخیر زکوۃ اور حج کا
اونکے قول پر جو کہتے ہین کہ زکوۃ اور حج فی الفور واجب ہے
ساقط ہو جاتا ہے حج سے اور یہی معنی کفارہ ہونے کے ہین
اوپر اوس قول کے کہ حج مکفر ہے اور حدیث ابن ماجہ کہ دعا
قبول کی گئی آنحضرت کی مغفرت امت مین یہان تک کہ درباب
خونون اور حقوق عباد کے ضعیف ہے —

رد المحتار حاشیہ در المختار مین مرقوم ہے کہ کہا گیا ہے کہ حج مکفر
کبائر ہے بسبب حدیث ابن ماجہ کے جو سنن ابن ماجہ مین روایت
کی گئی ہے عبد اللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس سے کہ عبد اللہ
کی باپ کنانہ نے اوسکو خبر دی اپنی باپ عباس بن مرداس سے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اپنی امت کے لئی عرفہ
کے شام کو پس قبول کی گئی وہ دعا کہ تحقیق مینی بخش دیا اونکے
لئی سب گناہونکو سوای حقوق العباد کے اسلیئے کہ مین لیتی ہون
مظلوم کے لئی ظالم سی لیعنی اوسکے حق کو پس کہا آنحضرت نے
ای پروردگار میرے اگر چاہی تو دے تو مظلوم کو بہشت اور
بخشدی تو ظالم کو سو نہ قبول ہوی عرفہ کی شام کو پہر جب صبح کی
آنحضرت نے مزدلفہ مین اعادہ دعا کا کیا پس قبول کی گئی جس
باب مین مانگی تہی آخر حدیث تک ابن حبان نے کہا کہ کنانہ کہ
روایت کرتا ہے اوس سے عبد اللہ بیٹا اوسکا منکر الحدیث
ہے اور کنانہ اور عبد اللہ بیٹا اوسکا دونو ساقط الاحتجاج ہین اور
بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی شواہد بہت ہین کہ ذکر کیا
ہمنے اونکو کتاب شعب الایمان مین پس اگر یہہ حدیث صحیح ہے
ساتہہ اپنی شواہد کے تو اسمین حجت ہے مکفر کبائر اور حقوق
عباد پر اور جو یہہ حدیث صحیح نہین ہے تو فرمایا ہی اللہ تعالے
نے کہ بخشتا ہے اللہ سوا اسے شرک کی سب گناہون کو جسکے لئے

کہ جانتا ہے اور ظلم بعض آدمیوں کا ساتھ بعض کے گناہ ہے
سوا شرک کے تمام ہوا کلام بیہقی کا اور روایت کیا ہے
ابن المبارک نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ
تحقیق اللہ عزوجل نے بخشدیا ہے اہل عرفات اور اہل مشعر کو
اور ضامن ہوا ہے اونکی طرف سے حقوق عباد کا پس کھڑے ہوئے
حضرت عمر پھر کہا یا رسول خدا یہہ ہمارے لئے خاص ہی فرمایا
آپنے یہہ تمہارے لئے ہے اور اون لوگونکے لئے کہ جو آئین تمہارے
بعد قیامت کے دن تک پس کہا حضرت عمر نے بہت ہوا ہے
خیر ہمارے پروردگار کا اور اچھا ہوا ہے خیر پروردگار کا تمام
اس کلام کا فتح القدیر مین ہے اور لایا ہی صاحب فتح القدیر سے
اسمین حدیثین اور حاصل یہہ ہے کہ حدیث ابن ماجہ اگرچہ ضعیف ہے
لیکن اوسکے لئے شواہد ہین کہ صحیح کرتے ہین اوسکو اور آیت بہی
تائید کرتی ہے اوسکی اور اون احادیث مین سے جو اوسکی شاہد ہین
بہی حدیث بخاری کی ہے مرفوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے جسنے حج کیا اور عورتون کی خواہش کی باتنکی

اور فسق نہ کیا لوٹ آیا اپنی گناہ ہونیسے مانند اوس دنکی کہ جنا تہا
اوسکو اوسکی مانے اور یہی حدیث مسلم کی جو مرفوع ہے
آنحضرتؐ سے کہ فرمایا آپنے کہ اسلام ڈہاتا ہے اون گناہونکو
جو اسلام لانے سے پہلی ہو چکے ہین اور ہجرت ڈہاتی ہے
اون گناہون کو کہ ہجرت سے پہلی ہو چکی ہین اور حج ڈہاتا ہے
اون گناہونکو جو حج سے پہلے ہو چکے ہین لیکن ذکر کیا ہے
اکمل نے مشارق کی شرح مین اس حدیث مین یہہ کہ حربی
کے سب گناہ حبط ہو جاتے ہین یعنی جاتے رہتے ہین ساتہہ اسلام
اور ہجرت اور حج کی یہانتک کہ اگر حربی نے کسیکو مار ڈالا اور
کسیکا مال لے لیا اور دار الحرب مین اوسکو جمع کیا پس اسلام لایا
تو نہہ ہوا خذہ کیا جائیگا ساتہہ کسی چیز کے اونمین سے اور اوپر
اوسکی اسلام کافی ہوگا اوسکی مراد کے حاصل کرنے مین لیکن
ذکر کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اور حج کو واسطے
تاکید کے اپنی بشارت مین اور واسطے رغبت دلانیکی اپنی سبعت یعنی
بین اسلئے کہ ہجرت اور حج نہین کفارہ ہوتے ہین حقوق العباد کا

اورنہین یقین ہے ہجرت اور حج مین سا تہہ مثال کے کبائر کے
اورسوا اسکے نہین کہ ہجرت اور حج کفارہ ہوتے ہین صغائر کا
اور جائز ہے کہ کہا جاوے اور کفارہ ہوتے ہین اون کبائر کا
کہ وہ حقوق کسیکی نہین مانند اسلام ذمی کی کہ اوس سے کبائر جیسے
معاف ہوجاتے ہین لیکن مطالبہ حقوق عباد کا نہین جاتا تمام ہوا
کلام اکمل کا بطور تلخیص کے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے
اس حدیث کی شرح مین اور کہا شارحین سنے اتفاق کیا ہے
اسپر اور ایسے ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی سنے شرح صحیح
مسلم مین جیسا کہ بحر الرائق مین ہے اور شرح لباب مین ہے
اور چلا ہی طیبی اسپر کہ حج ڈہاتا ہے کبائر اور مظالم کو اور
واقع ہوا ہے جھگڑا اندر درمیان امیر بادشاہ کے حنفیہ مین
سے جس جگہہ کہ مائل ہوا ہے امیر بادشاہ طرف قول طیبی کے
اور درمیان شیخ ابن حجر مکی کے شافعیہ مین سے اور تحقیق مائل
ہولے ہے ابن حجر مکی طرف قول جمہور کے اور لکھا ہی بیچ ایک
بیان نہین اس مسئلہ کی تمام ہوا کلام شارح لباب کا کہتا ہون مین

اور ظاہر کلام فتح القدیر کا میل ہے طرف اسکی کہ حج کفارہ
ہوتا ہے مظالم کا بہی اور اسی پر چلا ہے امام سرخسی شرح
سیر کبیر مین اور قیاس لیا ہے اسپر شہید صابر محتسب نے
اور نسبت کیا ہے اسکو بہی مناوی نے طرف قرطبی کی شرح حدیث
من حج فلم یرفث الخ مین پس کہا مناوی نے اور وہ شامل ہے
کبائر اور مظالم کو اور اسی طرف گیا ہے قرطبی اور کہا قاضی
عیاض نے کہ یہہ محمول ہے بہ نسبت طرف مظالم العینی حقوق العباد
کے اوس شخص پر کہ توبہ کی ہوا وسنے اور عاجز ہو وفا حقوق سے
اور کہا ترمذی نے یہہ مخصوص ہے ساتہہ اون گناہون کے
کہ متعلق ہین ساتہہ حق اللہ تعالی کے نہ ساتہہ حق بندون کے
اور نہین ساقط ہوتا ہے نفس حق بلکہ جیسے نماز ہے ساقط
ہوتا ہی اوسی گناہ تاخیر نماز کا نہ نفس نماز پہر اگر تاخیر کریگا
اوسی نماز کے بعد اوسکی نیا ہوگا گناہ دوسرا تمام ہوا کلام
ترمذی کا اور رہا بنا اسی کے ہی بحر الرائق مین اور تحقیق کیا ہی
اوسکو برہان لقانی نے جوہرۃ التوحید کی بڑی شرح مین الطور

لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نقل آتا ہے اپنی کتاب میں
نہیں قتال سب حقوق اللہ اور بندوں کے حقوق کو اسلئے کہ عفو
ہے بیت ذمہ میں نہیں تھا وہ نہیں ہیں اور سو اب اسکے نہیں کہ
گناہ ذمی کی بے ادائی حقوق اللہ تعالی کے بیچ اس ساقط ہو جاتا
فقط تا خیر گذشتہ کا نہ گناہ اصل کا اور نہ گناہ تاخیر آیندہ کا تکرار اس
میں کہا ہے کہ نہیں ہیں معنی کفارہ ہونیکے جیسا کہ توہم کرتے ہیں اور اسکو
بنت لوگ کہ دین ساقط ہو جاتا ہے اوسی اور ایسی ہی سب قضا
نماز اور روزہ اور زکوۃ کی اسلئے کہ نہیں قابل ہے اسکا کوئی تمام
ہوا کلام بحر الرائق کا اور سا تھہ اسکے ظاہر ہوا کہ قول شارح کا
مانند حربی کی کہ اسلام لایا اپنی جگہ نہیں ہے بسبب مقتضی ہونے
اس قول کے جیسا کہ کہا ہے حموی نے ساقط ہونے نفس حق کو
اور کہ حق قابل اسقاط نہیں ہے جیسا کہ جان چکا ہے تو اسکو بلکہ یہ
حکم خاص اترا ہے حربی کو جیسا کہ گذرا اول میں کہتا ہوں کبھی کہا
جاتا ہے ساتھ ساقط ہونے نفس حق کی جب مرجاوے بیٹا
قدرت کے ادائی حق پر برابر ہی حق اللہ تعالی کا ہو یا حق العبد کا

اور نہوا اوسکی ترکہ مین اوستقدار کہ وفا کرے اوس حق سے اور اگر اوسکا
اسلئے کہ جب ساقط ہو گیا گناہ تاخیر کا اور نہ متحقق ہوا اوسے گناہ
اوسکے بعد پس نہین ہے کوئی مانع ساقط نہ ہوجانے نفس حق سے
اوپر حق اللہ تعالے کے پس ساقط ہو جانا اوسکا ظاہر ہی اور اوپر
پر حق بندہ کا پس اللہ تعالے راضی کردیگا اوسکے خصم یعنی حق والے کو
اوس سے جیسا کہ گذرا احادیث مین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہی مراد ہے
قائلین کے ساتھ تکفیر مظالم کی بھی ورنہ الاباقی نہین ہے واسطے
قول کے ساتھہ تکفیر مظالم کی بنابہ علاوہ اوسکے نفس دین کی دین کے
اور اگر نہین بھی حق عبد اسلئے کہ نہین گناہ ہے اوسپر ساتھہ تاخیر
اوسکے حق کے اوس سے اور جبکہ قائل ہوے علما ساتھہ ساقط ہونے
تاخیر حق کے پس جانیے کہ ساقط ہو نفس دین بھی نزدیک عجز کے
جیسا کہ پہلے گذرچکا قاضی عیاض سے لیکن قید لگانا قاضی عیاض کا
ساتھہ توبہ اور عجز کے غیر ظاہر ہی اسلئے کہ توبہ خود مکفر ہے اور
توبہ سوای اسکے نہین ساقط کرتی ہے حق اللہ تعالی کو نہ حق العبد کو
پس متعین ہوا حج کا مسقط ہونا جیسا کہ مقتضی ہے اوسکا احادیث

گذشتہ اور ای پر نہین ہے کوئی قائل ساتہہ سقوط دین کے بس
کہتے ہین ہم ہان یہہ نزدیک قدرت کے اوسپر بعد حج کی ہے
اور اسی پر محمول ہے کلام شارحین کا جو گذرا اور اسوقت مین
صحیح ہے قول شارح کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا ساتہہ اس
اعتبار کے پہر جان تو کہ تحقیق جائز رکہنا اونکا تکفیر کبایر کو ساتہہ
ہجرت اور حج کے منافی ہے واسطے نقل قاضی عیاض کے اجماع
کو اوسپر کہ کفارہ کبایر کا نہین ہوتی ہے مگر توبہ اور خاص کر اوپر
قول کے ساتہہ تکفیر مظالم کی ہے بلکہ قول ساتہہ تکفیر گناہ دیرگی
اور تاخیر نماز کی منافی اسکے ہے اسلئی کہ دیرگی اور تاخیر نماز کی
کبیرہ ہے اور تحقیق کفارہ ہوتا ہے اوسکا حج بلا توبہ کے اور ایسی
ہی منافی اوسکی ہے عموم قول اللہ تعالی کا اور بخشتا ہے اوس
چیز کو کہ سوا اوسکے ہی جس شخص کے لئی کہ چاہتا ہے اور یہہ اعتقاد اہل
حق کا کہ جو شخص مرا مداومت کرتا ساری کبایر پر سوائی کفر کے پس تحقیق
شان یہہ ہے کہ کبہی بخشا جاتا ہے وہ ساتہہ شفاعت کے یا ساتہہ محض
فضل خدا کے اور حاصل یہہ ہے جیسا کہ بحر الرائق میں ہے کہ تحقیق مسئلہ

ظنی ہے پس نہین یقین ہی ساتھہ مکفر ہونے حج کے واسطے کبائر
کی حقوق اللہ تعالی مین سے بڑہ کر حقوق عباد سے اللہ تعالی دانا ہے
طحطاوی نے حاشیہ در المختار مین لکہا ہے کہ کہا بحر الرائق مین کہ روا
کیا گیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا کی عرفہ کی شام مین
اپنی امت کے لئی یعنی حاجیان امت کے لئی ساتہہ مغفرت کی
پس قبول کی گئی دعا آپکی مگر درباب خونون اور حقوق العباد کے پہر
اعادہ کیا آنحضرت نے دعا کا مزدلفہ مین پس قبول کی گئی دعا آپ
کی یہانتک کہ درباب خونون اور حقوق العباد کے روایت کیا ہی
اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور یہہ حدیث ضعیف ہی بسبب عباس
مین مرداس کی اسلئے کہ عباس بن مرداس منکر الحدیث ساقط الاحتجاج
ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو حفاظ نے لیکن اس حدیث کی شواہد
بہت ہین پس اونہین شواہد مین سے وہ حدیث ہے کہ روایت
کیا ہے اوسکو امام احمد نے ساتہہ اسناد صحیح کے ابن عباس سے
کہا ابن عباس نے کہ تہا فلانا ردلیف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
دن عرفہ کے پس شروع کیا جوان نے کہ دیکہتا تہا عورتونکو

اور نظر کرتا تہا عورتوں کی طرف پس فرمایا اوس سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی پھیر بہای کے بیٹے تحقیق یہہ دن ہے جو مالک
ہوا اس دن مین اپنی شنوای اور بینائی کا بخشش کی گئی اوسکی
اور انہین شنوا ہین سے وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے
اوسکو بخاری نے مرفوعاً کہ جسنے حج کیا اور عورتوں کی خواہش
کی بات نہ کی اور فسق نہ کیا پہر آیا اپنی گناہوں سے مانند اوس
دن کی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی ماں نے اور انہین شنوا ہین سے وہ
حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو مسلم نے اپنی صحیح مین کہ اسلام
ڈہاتا ہے اون گناہوں کو کہ تہی پہلے اسلام سے اور تحقیق ہجرت
ڈہاتی ہے اون گناہوں کو کہ تہی پہلے ہجرت سے اور تحقیق حج
ڈہاتا ہے اون گناہوں کو کہ تہے پہلے حج سے اور انہین شنوا ہین سے
وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو امام مالک نے اپنی موطا
مین مرفوعاً کہ نہین دیکہا گیا شیطان کسی دن کہ وہ خوار اور ذلیل تر اور
زیادہ تر غصہ مین ہوا اوس دن سے کہ دیکہا گیا عرفہ کی دن مین اور نہین ہے یہہ
مگر اسلئے کہ دیکہتا تہا اوترنے رحمت کی اور درگذر کرنے کو اللہ کی

بڑی گناہون سے مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے پس تحقیق شیطان نے
دیکھا جبرئیل کو کہ صف باندھتے ہین فرشتونکی پس تحقیق یہہ شہداء
متقین ہین بلفر سنا مراد رکبائر کو اگرچہ ہون حقوق عباد ہین سے
لیکن ذکر لیا ہے اکمل نے شرح مشارق ہین بیچ شرح اس حدیث
کے کہ اسلام ڈھاتا ہے اون گناہونکو کہ ہون پہلے اسلام سے
تحقیق مقصود یہہ ہے کہ گناہ پہلی حبط کئے جاتی ہین ساتھہ اسلام
اور ہجرت اور حج کی صغیرہ ہون یا کبیرہ اور شامل ہے یہہ حدیث حقوق اللہ
اور حقوق العباد کو بہ نسبت حربی کی اسلئے کہ حربی جب اسلام لائے نہین
مطالبہ کیا جاتا ہے ساتھہ کسی چیز کے اونمین سے یہانتک کہ اگر مارڈالا
حربی نے کسی کو اور لیا ہو مال اور لے گیا ہو اوسکو دار الحرب مین
پھر اسلام لایا ہو نہ مواخذہ کیا جاویگا حربی ساتھہ کسی کے اون چیزون
مین سے اور مراد اسکے ہوگا اسلام کافی اوسکی مراد کی حاصل کرانے
مین لیکن ذکر کیا ہے آنحضرت نے ہجرت اور حج کو واسطے تاکید کے
اپنی بشارت مین اور واسطے رغبت دلانے کی اپنی بیعت لینے مین
اسلئے کہ حج اور ہجرت نہین تکفیر کرتے ہین حقوق عباد کے اور نہین

یقین ہے حج اور ہجرت مین ساتہہ مٹانی کبائر کے اور سوا اسکے
نہین کہ تکفیر کرتے ہین حج اور ہجرت صغائر کی اور جائز ہے یہہ کہ
کہا جاوے کہ تکفیر کرتے ہین حج اور ہجرت اون کبائر کی کہ نہین ہین حقوق
عباد مین سے مانند اسلام کی اہل ذمہ سے اور اسوقت مین شک
نہین ہے اسمین کہ ذکر حج اور ہجرت کا ہے تاکید کے لئے
آخر ہوا کلام اکمل کا اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے اس
حدیث کی شرح مین اور کہا ہے کہ شارحین نے اتفاق کیا ہے
اسپر اور ایسا ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی نے شرح صحیح مسلم
مین اور کہا قاضی عیاض نے کہ اہل سنت سلنے اجماع کیا ہے اسپر
کہ کبائر نہین تکفیر کرتے ہین اونکی مگر توبہ پس حاصل یہہ ہے مسئلہ
ظنی ہی اور تحقیق حج نہین یقین ہے اوسمین ساتہہ تکفیر کبائر کے
حقوق اللہ تعالی مین سے بڑہکر حقوق العباد سے اگر قایل ہون
ہم ساتہہ تکفیر کے واسطے کل کے پس نہین ہین معنی اوسکے جیساکہ
توہم کرتے ہین بہت لوگ کہ تحقیق دین ساقط ہوجاتا ہے اوس سے
اور ایسا ہی ساقط ہوجاتی ہے قضا نمازون اور روزون اور زکوۃ کے

اسماعی کہ نہین قائل ہوا ہے اسکا کوئی اور سوا اسکے نہین کہ مراد
یہہ ہے کہ گناہ درنگی ادای دین اور اوسکے تاخیر کا ساقط ہوجاتا ہے
پہر بعد وقوف کی عرفہ مین جب درنگی کریگا ہوجائیگا گناہ گار آب اور
ایسا ہی گناہ تاخیر نماز کا اوسکے وقت سی اوٹہہ جاتا ہے ساتہہ حج
کے نہ قضا پہر بعد وقوف کی عرفہ مین مطالبہ کیا جاتا ہے ساتہہ قضا کے
پہر اگر نہ کیا قضا کو ہوگا گنہگار اوپر قول کے ساتہہ فوریت قضا کے اور
ایسا ہی باقی اوپر اسی قیاس کے ہین اور بالجملہ نہین قائل ہوا ہے
کوئی ساتہہ مقتضی عموم احادیث وارد حج مین جیسا کہ نہین ہے
پوشیدہ آخر ہوا کلام بحر الرائق کا اور کہا مناوی نے شرح
جامع صغیر مین شرح مین قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جسنے
حج کیا اور نہ کی بات عورتوں کی خواہش اور فسق نہ کیا نکل آیا اپنی
گناہوں سے مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی ماں نے یعنی اوسکی
خالی ہونے مین گناہوں سے اور وہ شامل ہے کبائر او حقوق
عباد کو اور اسی کیطرف گیا ہے قرطبی اور کہا ہے قاضی عیاض
نے کہ یہہ محمول ہے بنسبت طرف مظالم کی اوسپر کہ جسنے توبہ کے

اور عاجز ہوا اوسکی وفا کرنے سے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ مخصوص
ہے ساتہہ اون گناہون کے کہ متعلق ہین ساتہہ حق اللہ کے نہ ساتہہ
حق بندونکے اور نہین ساقط ہوتا ہے خود حق بلکہ جسپر کہ نماز ہے
ساقط ہوتا ہی اوس سے گناہ تاخیر نماز کا پہر اگر تاخیر کیا اوسنے
نماز کو بعد اوسکی از سرنو ہوا گناہ دوسرا آخر ہوا کلام ترمذی کا
جب پہچانا تونے اسکو پس قول شرح کا کہ کہا گیا ہے ہان حج مکفر ہے
کبائر کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا مقتضی ہے اسکو کہ یہان قول ہے
واسطے بعض علمار کے کہ حج تکفر کرتا ہے صغائر اور کبائر کی اور
ساقط کرتا ہے حقوق عباد کو جیسا کہ مقتضی ہے اسکو تشبیہ ساتہہ
حربی کی اور تحقیق جانا تونے اکمل کے کلام سی کہ یہہ حکم خاص ہے
ساتہہ حربی کے اور جانا تونی کلام بحر سے کہ یہہ تعمیم واسطے
بعض آدمیونکی ہے اور نہین قائل ہے اسکا کوی پس حکایت
شرح کی اوسکی لئے ساتہہ قبل کے اوس چیز سے ہی کہ نہین
سزاوار ہے اور وہ بہی قائل ہی اسکا کہ اور نہین قائل ہے
کوی ساتہہ اسقاط دین کے انتہی ــ ایسا ہی فرکیا ہی حلبی نے

سفر کرنا حج کی لئی کس دن چاہئی اور کسوقت گھرسی نکلے

حج کی لئے سفر کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بقول صحیح روز شنبہ یعنی سنیچر کو بعد نماز ظہر کے مدینہ سے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت نی مدینہ سے دوشنبہ کے دن یعنی پیر کو پہلی تاریخ ذیقعدہ کی سنہ چھہ ہجری مین عمرہ کے لئے سفر فرمایا تھا ۔

زاد المعاد مین ابن قیم کی ہے کہ جسوقت عزم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حج کے لئی تو آپنے دن جمعہ کے مدینہ مین منبر پر خطبہ پڑہا اور خطبہ مین احرام اور اوسکے واجبات اور سنن کی تعلیم دی بعدہ مدینہ کی مسجد مین ظہر کی چار رکعت پڑہین ابن حزم ظاہری نے جزم کیا اسپر کہ وہ دن خروج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پنجشنبہ یعنی جمعرات کا تہا اور اکثر علما اسپر ہین کہ وہ دن شنبہ یعنی سنیچر کا تہا چنانچہ ابن قیم نے اسکو ترجیح دی ہے اور قول ابن حزم کو رد کیا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین روایت ہے حضرت انس سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

پڑہی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑہی نماز عصر ذی الحلیفہ مین دو رکعتین
صحیحین کی حدیث سے بہی ثابت ہی کہ سفر حجۃ الوداع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز ظہر کے تہا

مطلق سفر مین

فتح القدیر مین ہے کہ اول نہار اور شروع مہینہ مین مستحب ہے نکلنا سفر کے
لئی دن پنجشنبہ کی اقتدا رہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن پنجشنبہ کا
نہووے تو دن دوشنبہ کی روایت سے کعب بن مالک سے یہہ کہ تہے
بنی صلعم نکلی جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تہی حضرت
دوست رکہتے یہہ کہ نکلین دن جمعرات کے روایت کیا اسکو بخاری نے
ابو داؤد مین روایت ہی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کعب نے
کمتر تہی رسول اللہ صلی اللہ وسلم کہ نکلتے سفر کے لئی سوا ہی دن
پنجشنبہ کے اور شرح شرعۃ الاسلام مین ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اے خدا برکت دے واسطے امت میری کے
بیچ جانے دن پنجشنبہ کے اور لکہا ہی اوسی شرح مین کہ روایت
مین انس کے یوم ثبت یعنی دن شنبہ کا ہی مناوی شرح جامع صغیر

ابن معنی کی حوالی سے لکہا ہے کہ اسنا دحدیث اللہم بارک لامتی
فی بکورہا یوم الخمیس کی ضعیف ہے —

فائدہ

وجہہ ضعیف کی تین راوی اوسکے ہین اول محمد بن عثمان ابو مروان
دوسرا محمد بن میمون — تیسرا عبد الرحمان بن ابی الزناد —
سو حاکم نی کہا ہے کہ حدیث محمد بن عثمان ہین بعض مناکیر ہین اور
صالح جزرہ نے کہا ہی کہ روایت کرتا ہے محمد بن عثمان اپنی باپ
مناکیر کو لیکن اس راوی کی وجہہ جو ضعیف ہی وہ اس حدیث سے
موضوع ہی اسلئے کہ نکارت اوس روایت مین سے جو اوسکے باپ
مروی ہو جیسا کہ ذہبی نے میزان مین لکہا ہے اور یہہ روایت
اوسکے باپ سی نہین ہے اور میزان مین ہے محمد بن میمون معلوم
نہین کہ کون ہے پس یہہ راوی مجہول ہے اور عبد الرحمان بن
ابی الزناد کی نسبت عباس نے ابن معین سے نقل کیا ہے کہ حجت
پکڑی جاوے ساتہہ اوسکے اور نقل کیا ہے معاویہ اور صالح جزرہ نے
ابن معین سے کہ ضعیف ہے اور ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو رو

اوسنے مدینہ مین وہ صحیح ہے اور جو روایت کی اوسنے بغداد مین
اوسکو خراب کیا ہے بغداد والون نے اور کہا یعقوب بن شیبہ نے
کہ وہ ثقہ سچا ہے اور اوسکی حدیث مین ضعف ہی قال الفلاس
کہ اوسمین ضعف ہی اور جو روایت کیا مدینہ مین وہ اصح ہے اور کہا
ابو حاتم نے کہ حجت نہ پکڑی جاوے ساتھہ اوسکی اور کہا ابن عدی
نے کہ اوسکی بعض روایت کی متابعت نہین کیجاتی ہے یعنی جو روایت
بغداد مین ایسا ہے ذکر کیا ہی ذہبی نے تذہیب مین۔

سفر اور حضر مین توبہ کرنا انسان کو ہمیشہ چاہیے مگر خصوص جب ایسی سفر مبارک کا قصد کرے تو اول توبہ کری بعد کو گہر سے نکلے

فتح القدیر مین ہے کہ اول توبہ کری **ف** اللہ تعالی فرماتا ہے۔
ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین ۔ تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے
توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکہتا ہے پاک کرنیوالون کو روایت ہے
حضرت انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے
اللہ ای بنی آدم کے تحقیق تو جب تلک کہ مانگی گا مجہہ سے بخشش گناہونکی

اور امید رکہی گا مجہسے بخشون گا مین تجہکو کسی عمل بد پر ہو تو اور نہین
پروا رکہتا مین ای بیٹے آدم کی اگر پہونچے ہین گناہ تیرے بلندی
آسمان تک پہر بخشش مانگی مجہہ سے بخشون مین تجہکو اور نہین
پروا رکہتا مین اسے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملی مجہہ سے ساتہہ
بہری زمین کی خطاؤن سے پہر ملی مجہہ سے اوس حال مین کہ شریک
نکرتا ہو ساتہہ میرے کسی کو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتہہ بہری
ہوی زمین کے از روی بخشش کے نقل کیا ہے یہہ ترمذی نے
اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے ۔
فتح القدیر مین ہے کہ نیت خالص کرے ریا اور سنائی اور فخر کرنے
سے خالی ہووی مجالس الابرار مین ہے کہ بعضی مفسرون نے کہا ہے
کہ لوگون پر ایسا زمانہ آویگا جسمین دولتمند توجہ کرینگے واسطے عیش
کے اور درمیانہ لوگ تجارت کی لئے اور قاری ریا کے واسطے اور
فقرا مانگ کہانے کی واسطے اور بعید نہین کہ کہا جاوے کہ چوری
کے لئے توجہ اونکی حق مین فتنہ ہے پس زیادہ فخر وغیرہ کے لئے
حج کرنا حج میرور نہین ہے کسلئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ حج

سپر و نہین جیز او سکی مگر جنت نقل کیا ہے اسکو ترمذی سنن نسائی
ابن ماجہ مسند امام احمد او شعب الایمان بیہقی مین ابی ہریرہ سے
اللہ تعالی فرماتا ہے لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ
نہین ہے تم پر گناہ کہ چاہو تم زیادتی پروردگار اپنی سے شان نزول
اس آیت کی یہہ ہے کہ اسلام سی پہلے ایام حج مین بازار عکاظ
و مجنہ و ذو المجاز مین لوگ خرید فروخت کیا کرتے تہے اور یہی اونکی
معاش تہی جب اسلام نے رونق پکڑی مسلمانون نے تجارت مین
تامل کیا تب یہہ آیت نازل ہوئی صحیح بخاری او سنن نسائی اور
اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ابی ہریرہ نے
کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ جسنے حج کیا
واسطے اللہ کے اور رفث نہین کیا اور نہ فسق کرتا ہے تو پہر آتا ہے
مانند اوس دن کی کہ جنا ہے اوسکو اوسکی ماں نے اور یہی روایت مسند
احمد مین مروی ہے حضرت انس سے پس صاف ہی کہ تجارت کی ضمن مین
حج کرنیکا ثواب ویسا نہین ہوتا جو خاص حج بلا شمول تجارت کے کیا جاتا ہے
فتح القدیر مین ہے کہ حقوق العباد کو ادا کرے اور اہل معاملہ سے معافی چاہے

دو رکعت نماز گھر مین ادا کرے

اس نماز کی بابت روایت ہے طبرانی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہین پیچھے چھوڑا ہے کسی نے نزدیک اہل اپنی کی افضل دو رکعتون سے ادا کرے انہین دو رکعتون کو نزدیک اپنی اہل کے جسوقت ارادہ کرے سفر کا۔

اور پڑہے بعد ان دونون رکعتون کے آیت الکرسی اور لایلاف قریش از مناسک صغیر ابن جماعہ۔

بعضی آثار مین آیا ہے کہ آیۃ الکرسی اپنی گھر کی نکلنے سی پہلی پڑہے تو نہ پہونچیگا اسکو مکروہ یہان تک کہ لوٹ آوے

پس بعد نماز کی آیۃ الکرسی پڑہے

وقت خروج گھر کی یہہ دعا پڑہ کر دروازہ سی قدم باہر رکھے

بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہہ روایت ہی ابی داؤد وترمذی کی فتح القدیر مین ہے کہ بدخلقی نکرے۔

فائدہ

ضرور جاہیے کہ اس آیت پر ولا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔
خیال رکھی کہ ان تینون باتونسے حج مین خلل آتا ہے فتح القدیر مین ہے
کہ اگر رفیق ہمراہ لے تو مرد صالح کو لے اور رفیق کا ہونا غیر شخص کا اولی ہے
بنسبت اقارب کے۔
فتح القدیر مین ہے کہ شرکت نکری توشہ مین اور ایک شخص کے کھانے پر سب
ساتھ والی جمع نہو جاوین اور نہ کمی کرے قیمت کے دینی مین خریدنے
اسباب حج مین۔
جب گھر کے دروازہ سی باہر نکلے تو کچھ صدقہ دی مساکین کو
اور رخصت کرنیوالونکو رخصت کرے یہ کہکر
استودع اللہ دینکم وایمانکم وخواتیم اعمالکم۔
ترجمہ خدا کو سپرد کرتا ہون دین تمہارا اور ایمان تمہارا اور انجام
کام تمہاریکا۔
وقت سوار ہونے کشتی یا جہاز کی یہہ پڑھنا چاہیے
بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور الرحیم
حج کی لئی فرض چار چیز ہین

اول احرام

احرام کو احرام اسلیئے کہتے ہین کہ کتنی چیزین احرام باندھنی والی کو اپنے اوپر حرام کرنے ہوتے ہین ۔

میقات احرام حج کی دو قسم ہین

ایک زمانی

فرمایا اللہ تعالی نے الحج اشہر معلومٰت یعنی حج کے مہینے ہین معلوم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینے حج کی شوال اور ذو القعدہ اور دس ذی الحجہ سے ہین روایت کیا اسکو بخاری نے ترجمہ باب مین

امام مالک	ابی یوسف	امام ابی حنیفہ
مہینی حج کے شوال اور ذی القعدہ اور ذی الحجہ پورا ہی اور یہی ایک قول ہی شافعی کا اور یہہ	اور امام شافعی اور ابی ثور اور ابن الزبیر اور ابن مسعود کے نزدیک اور ایک دو روایتون مین حضرت علی اور	اور امام احمد اور زیدیہ کی نزدیک مہینی حج کی شوال اور ذی القعدہ اور دس دن دس رات ذی الحجہ

امام ابی حنیفہ	ابی یوسف	امام مالک
مین سے ہے ـ المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ	ابن مسعود اور ابن عمر سے یہہ ہے کہ مہینے حج کے شوال اور ذی القعدہ اور نو دن اور راتیں زہین مین ذی الحجہ سے المعانی البدیعہ	روایت دوسری نہے حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر سے المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ

میزان شعرانی مین ہے کہ اتفاق ہے آئمہ اربعہ کا کہ نہین صحیح ہوتا ہے احرام حج کا قبل شوال کے فائدہ یہہ اجماع بلا کراہت نہ صحیح ہونے پر ہے ـ

	ابی یوسف	ابو حنیفہ
نزدیک داؤد کے نہین جائز ہے احرام عمرہ کا بہی غیر مہینون حج مین	اور امام شافعی و ناصر کے نزدیک زید بہ مین سہی اور ابن عباس اور جابر اور ابی ثور اور داؤد کے نزدیک نہین جائز ہے احرام حج کا مگر حج کے مہینو نمین پہر جب احرام باندہا حج کا غیر مہینون حج مین منعقد ہوگا یہہ احرام عمرہ کا۔	اور امام مالک و امام احمد اور ثوری اور ابن حی اور باقی زیدیہ کے نزدیک سوا ے ناصر اور اکثر علما کے نزدیک مکروہ ہے احرام باندہنا حج کے لئے حج کے غیر مہینون مین پہر اگر احرام باندہا حج کا غیر مہینون حج مین صحیح ہوگا احرام اوسکا ساتہہ حج کے لیکن نہ لاوے کچہہ افعال حج مین سے پہلے مہینون حج سے۔

دوسرا مکانی

میقات احرام حج کا مکانی ہے جسکو مقرر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ اور شام والون کے
لئے جحفہ اور نجد والون کے لئے قرن المنازل اور یمن والون کے لئے
یلملم کو پس یہہ سب جگہہ احرام باندہنے کی ہین اون شہر والون کے لئے
کہ مذکور ہوئی اور اوسکے لئی کہ گذرین ان جگہون پر سوا اون شہر والون کے
اور شہر والے جو ارادہ رکہتے ہون حج اور عمرہ کا اور جو ہون سوا انکی
یعنی رہنی والے داخل میقات کے انکی احرام کی جگہہ اونکی اہل کی ہے
یعنی جگہہ اونکے رہنی کی اور مکہ والی احرام باندہین مکہ سے نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے

روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
احرام کی جگہہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ اور دوسری راہ جحفہ اور احرام
کی جگہہ عراق والونکی ذات عرق ہے اور احرام کی جگہہ نجد والون کی
قرن ہے اور احرام کی جگہہ یمن والونکی یلملم ہے نقل کی یہہ مسلم نے

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کے	نام جن شہر والونکی یا اوسطرف سے آنیوالونکے لئی میقات ہے	
ذو الحلیفہ بضم حا و فتح لام	اہل مدینہ اور جو اودہر سے آوین	ذو الحلیفہ نام ہی ایک جگہہ کا چہہ میل ہی مدینہ سے اور دس منزل ہے مکہ سے ابو الفضل کرمانی نے لکہا ہے مکہ سی دس منزل اور مدینہ سے دو کوس اور یہہ میقات سب میقاتون سے دور ہے عوام اسکو آبار علی بہی کہتے ہین ۔
جحفہ بضم جیم و سکون حا	اہل شام و مصر اور جو اودہر سے آوین	مکہ سے اوتر اور تہیم مین تین منزل پر ایک مکان ہے تبوک کی رستہ پہلی اوسکا نام مہیعہ تہا کہ پہلی دو راہین تہین مدینہ والونکی ایک مین ذو الحلیفہ ملتا تہا اور ایک مین جحفہ ملتا تہا اور اب ایک ہی راہ ہے اوسمین اول ذو الحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اس صورت مین دو میقات سے ہوی مدینہ والونکی احرام کی لئی حکم مفصلہ ذیل

نام میقات یعنی جگہہ نام جن شہر والوں کی یا احرام باندہنی کی اوس طرف سے آنیوالوں کی ہے یہہ میقات ہے			
	نام مجتہد	قیاس	کیا لازم آئیگا
	ابی حنیفہ اور ابی ثور کے نزدیک	اولی یہہ ہی کہ احرام باندہی ذوالحلیفہ سے پہر اگر ترک کیا احرام ذوالحلیفہ اور باندہا احرام جحفہ سے جایز ہوا احرام اوسکا و دم نہیں اوپر	دم یا کچہہ نہیں ہے اوسپر
	حضرت عائشہ کے نزدیک	اگر ارادہ کری حج کا احرام باندہی ذوالحلیفہ سے اگر ارادہ کری عمرہ کا احرام باندہی جحفہ سے	

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کی	نام جن شہروں کی یا انکے رہنیوالوں کی یہہ میقات ہے	نام مجتہد	قیاس	کیا لازم آئیگا
		امام شافعی کے نزدیک	جائز نہین ہے اوسکو جو گذرا ذو الحلیفہ مین بارادہ حج کہ ترک کرے احرام کو ذو الحلیفہ سے اور احرام باندہی جحفہ سے پس اگر ترک کیا احرام کو ذو الحلیفہ سے اور باندہا جحفہ سے	لازم آئیگا اوسپر دم

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کے	نام جن شہرونکی یا ملکونکے رہنیوالون کے لئے یہہ میقات ہے	
ذات عرق بکسر عین وسکون ثانی	اہل عراق وخراسان وغیرہ اور جو اودہر سے آوین	مکہ سے تین منزل ایک پہاڑی کا نام ہے اور بعضون نے چالیس کوس بہی لکہا ہے ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا معین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام کی مشرق والونکی لئے عقیق نقل کیا یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی اور مشرق والون سے مراد وہ لوگ ہین کہ گہر انکی خارج حرم کی جانب شرقی مکہ کی اور عراقی کہلاتی ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دو ہین ایک عقیق دوسرے ذات عرق جو کوئی ان دونو جگہونسی جس جگہہ کہ اوسکی راہ مین ہے احرام باندہی یہہ فائدہ عبد الحق دہلوی اور مولانا اسحاق صاحب کا ہی

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندھنی کی	نام جن شہروں کی باشندے اور انکی یہہ میقات ہے	
قرن بفتح قاف و سکون ثانی	اہل نجد اور جو اودہر سے آوین	ایک پہاڑی کا نام ہی مکہ سے دو منزل پر عرفات کی نہر کے پاس —
یلملم بفتح مثناة تحتانی و دو لام	اہل یمن کے لئے اور جو محاذی یلملم کے ہوکر آوین چنانچہ ہندوستان والون کے لئے محاذی یلملم کا میقات ہے	یلملم مکہ سے دو منزل ہے پہلی اسکو الملم اور بیرمرم کہتے تھے —

نام میقات یعنی جگهه احرام باندہنی کی	نام جن شہرونکی یا جن آنیوالونکی لئی یہہ میقات ہے	
حل	جو لوگ داخل مواقیت مذکورہ مین میقات اونکی زمین حل ہے	حل وہ زمین ہے کہ جو واقع ہی درمیان مواقیت اور درمیان حرم کی یعنی مواقیت سی تا حرم مکان واحد ہے — **عمرہ کی لئی** اہل مکہ کا میقات حل ہے اور تنعیم نام ایک جگہہ کا ہے کہ تین میل مکہ سی ہے خارج حد حرم سی یعنی حل مین ہے اور احرام عمرہ مین شرط ہے کہ حل سے باندہا جاوے خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی — حضرت عایشہ سی روایت ہے صحیح بخاری و مسلم مین بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ میرے عبد الرحمن بیٹی ابوبکر کو اور حکم کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرون مین تنعیم سی تو تنعیم افضل ہی حل مین
حرم	خاص مکی کی لوگونکی لئی میقات حرم ہے	

فائدہ

میقات مقرر کرنیکا منع کرنا ہے تاخیر احرام کا مواقیت سے ایسا ہے
ہدایہ مین پس اگر مقدم کیا احرام ان مواقیت پر جائز ہوگا اور یہی
افضل ہے اگر مامون ہو پڑنے سے محظورات احرام سے اور جو
مامون نہو پڑنے سے محظورات مین پس تاخیر احرام کی میقات تک
افضل ہے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور ہر ایک ان میقاتون
مین سے میقات ہین واسطے ان میقات والون کے اور اوسکے
لئے جو گذرے ان میقاتون پر غیر ان میقات والونمین سے ایسا ہی ہے
تبئین مین عالمگیریہ —

غسل احرام

امام ابو حنیفہ

غسل احرام واسطے حج اور عمرہ کے سنت موکدہ ہی اور
وضو قائمقام اوسکے جیسا کہ لباب و اوسکی شرح مین ہے لیکن قہستانی
مین اختیار اور محیط سے منقول ہے کہ غسل اور وضو واسطے احرام
کے مستحب ہی — رد المحتار

امام شافعی

غسل احرام حج اور عمرہ کے لئی مستحب ہی واجب نہین المعانی البدیعہ

زیدیہ متفق باامام شافعی

دیگر علماء

نزدیک حسن بصری کے جب پہونچا ہی غسل احرام کا غسل کری جب یاد ہو پس اگر مراد حسن بصری کی یہہ ہے کہ مستحب ہی پس وہ موافق ہے اور اگر مراد یہہ ہے کہ واجب ہی پس نہین صحیح ہے ۱۰ المعانی البدیعہ

احرام بعد دو رکعت نماز کے

امام ابو حنیفہ

احرام باندہنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے —

امام شافعی

ایک قول مین احرام باندہنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے — جملہ زیدیہ سوای امام جعفر متفق باامام شافعی فی القول الاول مذکور کے — قول دوسرا احمد یا یہہ ہے کہ مستحب ہے احرام باندہنا اوسوقت کہ اوٹہای اوسکو سواری اوسکی اگر ہے سوار اور جب شروع کری چلنا اگر ہے پیادہ —

امام احمد

متفق بقول اول شافعی و ابو حنیفہ —

امام مالک

احرام باندہی وقت قریب پہونچنے جنگل کے —
نزدیک ناصر کے زیدیہ مین سے چہہ رکعت پڑہی پہر ظہر پڑہی اگر وقت
اوسکا ہو پہر احرام باندہے اوسکی جگہہ ہے —
جسوقت پہونچی میقات راستا اپنی تک پس چاہیئے کہ صفائی کری ناخن
اوٹہاسنے بالونکی اور ناخونونکی اور چاہی کہ غسل کری اور ارادہ کری اس
غسل سے غسل احرام اور حیض والی اور نفاس والی عورتین
باتفاق مذاہب اربعہ غسل کرین واسطے احرام کے اور نکالی سلاہوا
کپڑا مرد حیا لڑکا اور نکالی وہ کپڑا جو پہنا اوسکا حرام ہے اور پہنی
دو کپڑی واسطے احرام اپنی کے اور باتفاق ایمہ اربعہ کے بہتر یہ ہے
کہ ہووین وہ دونون کپڑی سپید مگر نزدیک شافعیون و حنفیون کے
نیا ہونا ان دونون کپڑونکا بہتر ہے اور نزدیک مالکیونکی نہین فرق
درمیان جادید اور غسیل کے نزدیک حنبلیونکے مستحب ہے جو ہووین دونون

کپڑی پاک و صاف جدید ہین ہوتن یا غسیلین اور مستحب ہے خوشبو کرنا
بدن اپنی کو نزدیک حنفیون اور شافعیون اور حنبلیون کے بر خلاف
ہے مالکیو نکا اور صحیح تر اونکے نزدیک خوشبو لگانا کپڑو نمین جائز ہے
مگر شافعیون کے نزدیک صرف بدن پر خوشبو لگانا اولی ہے اور یہہ ہی
مذہب حنبلیون کا مگر اونہون نے تصریح یا دلویت نہین کی اور کہا کرانی
حنفی مذہب لیکہ کمروہ ہے وہ خوشبو لگانا کپڑی کو جو باقی رہتا ہے اثر
اسکا اور نزدیک مالکیونکی نہ لگاوسے کپڑی کو اور بدن کو وہ خوشبو
جو باقی رہے خوشبو اوسکی بعد احرام کے پہر بعد کرنے اوس چیز کے
جو ہمنی ذکر کیا پڑہے دو رکعت احرام کی اگر نہ ہووے وقت کروہ اور
بہتر نزدیک شافعیون اور ابن حبیب مالکی کے یہہ ہے کہ محرم ہو وہ شخص
بعد چلنی کے خواہ سوار ہووی یا پیدل اور بہتر نزدیک حنبلیون
اور حنفیون کے یہہ ہی کہ وہ محرم ہی بعد نماز کے اور افضل ہی متوجہ ہونا
طرف قبلہ کی وقت احرام کے نزدیک چارون امام کے اور جسوقت
ارادہ کری احرام حج کا دران حالیکہ وہ مفرد ہی کسی زبانسے اور نیت کری
یعنی یہہ کہ ای بار خدایا تحقیق ہمنے ارادہ کیا حج کو پس آسان کر اوسکو ہمارے

واسطے اور قبول کر اوسکو ہمسے اور مدد دی مجھکو اوپر اوسکے اور برکت مجھکو بیچ حج کے اور نیت کی میں نے حج کی اور احرام کیا میں نے حج کیواسطے اور پھر پڑھی یہہ لبیک اللہم لبیک الخ پس صحیح ہوتا ہے احرام اسکا بیچ مہینوں حج کے باتفاق ائمہ اربعہ کے اور جسوقت ارادہ کرے احرام حج اور عمرہ کا پس زیادہ کری ذکر عمرہ حج کے ساتھہ اور نیت کری دونوں کی لئے اور تلبیہ کری مثل ما ذکرنا کے صحیح ہوتا ہے احرام دونوں کے لئی بیچ مہینوں حج کے باتفاق اور اگر اسنی ذکر کیا اور نیت کی صرف عمرہ کی اور تلبیہ کیا صحیح ہوتا ہے احرام اوسکا خاص عمرہ کیواسطے بلا شرکت حج بالاتفاق مذاہب اربعہ کے اور مستحب ہے نزدیک مالکیون کے یہ کہ نہ ذکر کرے زبان سے اوس چیز کو کہ جسکے واسطے احرام ہی مگر خلاف کیا ہے باقی اماموں نے کیونکہ باقی امام مستحب جانتے ہین ذکر کرنا زبان سے از مناسک صغیر ابن جماعہ —

بدن اور بالونکا گرد اور غبار اور میل جھڑوانا خطمی اور اشنان وغیرہ سے مستحب ہی کذا فی حاشیۃ الطحطاوی مستحب بلکہ سنت ہی اپنی زوجہ

یا اپنی لونڈی سے جماع کر لینا قبل احرام کے اگر اوسکی ہمراہ ہو اور کوئی جماع کا مانع نہو چنانچہ حیض در مختار —
ازار پہنی یعنی تہ بند باندہی ناف سے زانو تک اور چادر کو اپنی پیٹھہ پر ڈالے اور مسنون یہہ ہے کہ چادر کو پیٹھہ پر ڈال کر داہنی ہاتہہ کی طرف بغل کے نیچی کر کے اپنی بائین مونڈھے پر ڈالے سو اگر چادر مین گہنڈی لگائی یا اوسکو کانٹی سے اٹکایا یا گرہ لگائی تو برا کیا لیکن یہہ ایسا قصور نہین کہ ذبح کرنا اوسپر لازم آوے تہ بند اور چادر نئی ہون یا دہولی ہوئی پرانی ہون مگر پاک سفید ہون جیسا کفن کفایت کا ہوتا ہے اور یہہ جو مذکور ہوا تہ بند اور چادر کا سو بیان ہے سنت کا والا احرام کیواسطے ستر عورت کافی ہے بعد غسل اور لباس مذکور کے اور قبل احرام کے اپنی بدن مین خوشبو لگاوی اگر اوسکی پاس ہو اور نہو تو کسی سے طلب نکری اور اپنی کپڑے مین ایسی خوشبو نہ لگاوی جسکا نشان باقی رہے اور نظر آوے یہی قول صحیح تر ہے دوسرے قول سے مگر بدن مین خوشبو لگانا ہر طرحسے درست ہے ظاہر الروایت مین خواہ اوسکی ذات باقی رہی جیسے مشک اور غالیہ یا نہ باقی رہے

صحیح مسلم مین عایشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ احرام کے وقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر مین مشک لگایا اور
اوسکی چمک نظر آتی تہی لیکن بقول اصح کپڑی مین ایسی خوشبو لگانا
درست نہین جو نمودار ہو اور بعد اسکے نماز دوگانہ مستحب پڑہے
اوسوقت مین جو مکروہ نہین اور فقط حج کا کرنیوالا اپنی زبانسے موافق اپنی
دل کے یہ دعا کری اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی یعنی خداوندا
مین حج کا ارادہ کرتا ہون سو اوسکو میرے واسطے آسان کردے
اور اوسکو قبول کر میری جانب سے آسانی کی دعا اسواسطے ہی کہ
حج مین مشقت زیادہ ہے اور مدت دراز اوسکے کرنےمین لگتی ہی تو اوسمین
درخواست آسانی مناسب ہے اور قبول ہونیکی خواہش کی قید با قتدار دعا
ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کے دونون حضرات نے فرمایا کہ ای ہمارے
رب قبول کر حج کو ہماری جانب سے بلاشک تو سمیع اور علیم ہے۔
پہر دوگانہ احرام کے بعد تلبیہ کری یعنی لبیک کہی اور لبیک کہنی سے
حج کی نیت کرے یہہ بیان ہے شروع حج کا بطریق کاملتر والا حج
تو مطلق نیت سے ہی صحیح ہے اگرچہ دل ہی مین نیت حج کی کرلے زبان

نہ نکالی لیکن بشرط متصل کرنے نیت کی ساتھہ ایسے ذکر کے جیسے تعظیم
رب العالمین مقصود ہو چنانچہ بعد نیت کے سبحان اللہ کہنا اور لا الہ الا اللہ
کہنا اگرچہ یہہ ذکر فارسی زبان مین کرے اگرچہ زبان عربی کا خوب
ماہر ہے م لبیک کہنے سے نیت حاصل نہین ہوتی اسواسطے
کہ زبان سے بولنا دوسرا امر ہے ارادہ کے سوا معلوم ہوا
کہ نیت کا کہنا زبانسے شرط نہین بلکہ مستحب ہے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک
لبیک ان الحمد و النعمۃ لک والملک لاشریک لک اور تلبیہ بنابر
مذہب درست کے یہہ ہی جو ماتن نے مذکور کیا یعنی حاضر ہون تیری
خدمت مین خداوندا تیری بجاآوری حکم مین باربار حاضر ہون کوی
تیرا شریک نہین حاضر ہون تیری حضور مین بلاشک سب تعریفین
اور سب نعمتین تیرے واسطے ہین اور بادشاہی تجکو مخصوص ہے
کوئی تیرا ساجھی نہین لفظ ان کا ہمزہ مکسور ہے لغت فصیح مین اور
فتحہ بھی جائز ہے اور نعمت کی ت کو فتحہ ہے یا النعمۃ لک مبتدا
اور خبر ہین تو اسصورت مین ت کو ضمہ ہوگا م یہہ تلبیہ صحاح ستہ
مین عبداللہ بن عمر رضہ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم اسیطرح احرام کے وقت فرماتے تھے اور زیادہ کرے بنابر استحباب
کے اس تلبیہ مین یعنی اس تلبیہ کے بعد اور الفاظ کا بڑہانا مستحب ہے اور اس
تلبیہ کے الفاظ کے اندر اور الفاظ کا زیادہ کرنا بہتر نہین حج حلبی کی
مناسک مین ہے کہ بعد تلبیہ ماثورہ کے یون کہے لبیک والخیر
بیدیک والرغبا الیک والعمل لبیک اله الخلق غفار الذنوب لبیک کذا فی المنح
اور اس تلبیہ مسنونہ سے کوی لفظ کم کری اسواسطے کہ کم کرنا مکروہ
تحریمی ہے بدلیل قول فقہا کے کہ تلبیہ مذکورہ ایکبار کہنا شرط ہے اور ایکبار
سے زیادہ کہنا سنت ہی اور محرم تلبیہ کے ترک کرنے سے اور تلبیہ
مین آواز نہ بلند کرنے سے بدکار ہوجاتا ہے اور جب لبیک کہا
حج کی نیت کر کے یا ہدی کو ہانک لیجلا یا نفل کی اونٹ یا گای کے
گردنمین پٹا ڈالا یا جس شکار کو کہ حرم مین یا احرام سابق مین
قتل کیا تہا اوسکی بدلی کی اونٹ یا گای کی گردنمین پٹا ڈالا اور مانند
اسکی کسی قصور اور نذر اور تمتع اور قران کے اونٹ یا گای کی گردن مین
پٹا ڈالا اور خود لیجلا اس اونٹ یا گای کو حج کے قصد پر اور کیا عمرہ
بہی امور مذکورہ مین حج کی مانند ہے یون لایق ہی جواب دینا کہ

ہان عمرہ بہی حج کی مانند ہے یعنی ایسے افعال سے عمرہ کا احرام
بہی ثابت ہوتا ہے یا اونٹ یا گای کو پٹا ڈالکر اول روانہ کردیا پہر خود
متوجہ ہوا اور اوسکو ملگیا میقات سے پہلے سو اگر بعد میقات کے ملیگا تو
اوسکو احرام باندھنا میقات سے لبیک کہکر لازم ہوگا یعنی اسصورت
مین پٹا ڈالکر اونٹ کا بہیجنا قائمقام تلبیہ کے نہوگا یا اونٹ یا گای کو
تمتع یا قران کے واسطے روانہ کیا اور حالانکہ پٹا ڈالنا اور متوجہ ہونا
حج کے مہینون مین واقع ہوا اور اگر دونون کام موسم حج مین نہوئی
تو یہہ شخص محرم نہوگا جب تک کہ اونٹ یا گای کو نہ ملجاوے سو اگر تمتع
یا قران کی اونٹ یا گای کو روانہ کیا اور خود متوجہ ہوا احرام کی نیت
سے اگرچہ اوسکو قبل میقات کے نملا بنا بر استحسان کے تو البتہ وہ شخص
محرم ہوگیا ان سب صورتون مین اسواسطے کہ اجابت حج کی جسطرح ہر تعظیمی
ذکر سے ہوتی ہے اسیطرح ہر ایک اوس فعل سے ہوتی ہے جو فعل کہ احرام
کے ساتہہ مخصوص ہے اور یہہ افعال مذکورہ احرام ہی سے خصوصیت
رکہتے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ احرام کا ثبوت دو طریق سے ہی ایک
یہہ کہ حج کی نیت سے لبیک کہی یا کوی اور ذکر تعظیمی کرے اور

دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ حج کی نیت کرکے یہہ افعال مذکورہ بشرط
سفصلہ عمل مین لاوے شارح کہتا ہی پہر ہم کہتے ہین کہ صحیح ہونا احرام
کا موقوف نہین مخصوص حج یا عمری کی نیت پر اسواسطے کہ اگر محرم نے
مبہم احرام کیا یعنی احرام باندہنی کے وقت بالخصوص حج یا عمری کا
خیال ویسے نہ آیا یہان تک کہ بیت اللہ کے گرد ایکبار گہوما تو اوس احرام
کو عمری کی طرف پہیری یعنی عمرہ ادا کرے اور قبل شروع افعال کے
اوسکو اختیار ہے تعین کا چاہے اوس احرام کو حج کیواسطے ٹہراوی
چاہی عمری کے واسطے کذا فی حاشیہ الطحطاوی اور اگر نیت حج
کی مطلق کی یعنی حج فرض یا حج نفل کی تعین نکی تو فرض حج کیطرف
پہیری یعنی فرض حج اوس احرام سے ادا کرے اور اگر اوسنے
نفل حج کو معین کر لیا تو نفل حج صحیح ہوگا اگرچہ اوسنے ہنوز فرض
حج نکیا ہو کذا فی الشر نبلالیہ عن فتح القدیر اور اگر اونٹ مین
اشعار کیا یعنی کوہان کی بائین طرف ہلکا سا زخم کر دیا تاکہ ہدی کا
نشان ہوجاوے یا اوسکی پیٹہہ پر جہول ڈالی یا اوسکو روانہ کیا
بہ نیت تمتع یا قران کے اور اوسکو جاکر نہ مل گیا چنانچہ مل جانی کا مسئلہ

مذکور ہوچکا یا بہیڑ بکری کی گردنہین پٹا ڈالا تو ایسے افعال سے محرم نہوگا اسواسطے کہ یہہ کام حج یا عمری کیواسطے مخصوص نہین م اشعار یعنی قربانیکی اونٹ کا کوہان چیرنا امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے اسواسطے کہ حیوانکی تعذیب ہے اور صاحبین کے نزدیک خوب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے اسواسطے کہ رسول علیہ السلام اور اصحاب کا فعل ہے ابوجعفر طحاوی نے کہا کہ اصل اشعار ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین اور کیونکر مکروہ ہوا اور حالانکہ احادیث مشہورہ سے ثابت ہی اور امام نے مکروہ نہین کہا مگر اوس اشعار کو جو امام کے اہل زمانہ کرتے تہے اسواسطے کہ امام نے اونکو دیکہا کہ نہایت زخم کاری لگاتے تہے جسے ہلاکی کا خوف تہا تو سد بابکے واسطے اونکی اس فعل کو مکروہ کہا اور اگر اسطرح زخم لگاوے کہ کہال کٹی نہ گوشت تو جایز ہے اور بعضی علمانے کہا کہ تقدیم اشعار کے تقلید پر امام کے نزدیک مکروہ ہے جیسی تقدیم نکاح کتابیہ کے نکاح مسلمہ پر مکروہ ہے کذا فی العینی شرح الکنز اور بعد احرام باندہنی کے فوراً اجتناب کری اور دور رہا کرے عورتونسے

جماع سے یا عورتونکے سامنے جماع کی بات چیت سے اور پرہیز
کرے فسوق سے یعنی نافرمانی اور طاعت الٰہی کی چہوڑنے سے
اور لڑائی جہگڑے سے اسواسطے کہ محرم کے حق مین یہہ زیادہ تر
قبیح ہے یعنی خادمون اور رفیقون اور کرایہ دارون سے خرخشہ
نکرے بلکہ اونکی سخت گوئی اور زبان درازی کا تحمل کرے کہ یہہ
امور نص قرانی سے ممنوع ہین فرمایا فلا رفث ولا فسوق ولا جدال
فی الحج - اور پرہیز کرے محرم خشکی کے شکار سے نہ دریا کے شکار سے
اسواسطے کہ دریا کا شکار محرم کو درست ہے بموجب آیت قرانی کے
اور پرہیز کرے موجود شکار کیطرف اشارہ کرنے سے اور غائب
شکار کے بتادینے سے اور اشارہ کرنا اور بتا دینا شکار کا وہان حرام
ہے جب دوسرا محرم شکار کے جانور کو نجانتا ہوا اور اگر جانتا ہو تو اشارہ
کرنیوالے اور بتانیوالے محرم پر کچہہ جرم نہین قول اصح مین اور بعد احرام کے
بہی خوشبو لگانے سے اگرچہ بلا قصد ہو نہ بدن ہین خوشبو لگاوے نہ کپڑے
مین اور مکروہ ہے سونگہنا خوشبو کا اور اسیطرح پہول اور میوے کا
سونگہنا مکروہ ہے کذا فی حاشیۃ الطحطاوی - از غایۃ الاوطار

چار فرض ہین حج کے لئے

فرض وہ ہے جسکے ترک سے حج باطل ہووے اور سال آیندہ مین اوسکی قضا لازم آوے واجب وہ ہے جسکے ترک سے حج باطل نہین ہوتا بلکہ ذبح کرنا لازم آتا ہے —

اول فرض احرام —

دوسرا وقوف بعرفات —

تیسرا طواف الزیارت —

چوتھی فرض ترتیب افعال سے اول احرام بعد ازان وقوف بعرفہ بعد ازان طواف الزیارت جو ایک السی فوت ہوا حج ادا نہوا لہذا احرام بروی ترتیب اول فرض ہے — اور احرام شرط ہے باعتبار ابتدا کے لہذا اوسکی تقدیم حج کے مہینون پر جائز ہے جیسے وضو مین قبل وقت نماز کے جائز ہے اور احرام کو رکن کا حکم ہے باعتبار انتہا کے تا آنکہ جسکا احرام باندہ کے حج فوت ہو گیا ہو اوسکو احرام کا باقی رکہنا تاکہ سال آیندہ اوسی حج کی قضا کری جائز نہین اور اگر شرط ہوتا ہر طرح سے تو اوسکا باقی رہنا

جایز ہوتا از غایۃ الاوطار —

اور احرام مین نسک ہین نیت[1] و تلبیہ[2] و سوق[3] ہدی اور احرام کے
لئے رکن ہے اور شرط جیسا کہ مفصلہ ذیل مشرح مذکور ہین —

امام ابوحنیفه		امام شافعی	
نہیں منعقد ہوتا ہے احرام یہانتک کہ ختم کری ساتھ نیت کے تلبیہ کو یا سوق ہدی کو المعانی البدیعه	ناصر زیدیه متفق با امام ابوحنیفه	منعقد احرام ہوتا ہے ساتھ فقط نیت کے اور محتاج نہیں ہتا ہے لبیک کہنے اور ہانکنے ہدی کا مگر مستحب ہے اوسکو لبیک کہنا جب لبیک کہی اور نیت نہ کی منعقد نہوگا احرام اوسکا المعانی البدیعه	مویدیه بھی متفق با امام شافعی

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق باامام شافعی	متفق باامام شافعی در باب انعقاد متفق باامام ابوحنیفہ	نزدیک ابوعلی بن جیران ابی عبداللہ زبیری کے شافعیہ میں سے۔ اور نزدیک امامیہ کے محتاج ہے طرف نیت او تلبیہ کے۔ نزدیک داؤد کے منعقد ہوتا ہے احرام ساتھ تلبیہ کے بدون نیت کے المعانی البدیعہ

از کتب حنفیہ

اور احرام سکے لئی رکن ہے اور شرط ہے رکن احرام
کا پایا جانا محرم سے ہی ایک فعل کا خصایص حج مین سے
اور وہ فعل دو قسم ہے ایک قول ہے اسیطرح کہ کہی
لبیک اللہم لبیک لاشریک لک لبیک الخ — اور یہہ
لبیک کہنا ایک بار شرط ہے اور زیادہ ایک بار سے سنت
کہ لازم آتی ہے اوسکے ترک سے اسارت ایسا ہی ہے
محیط سرخسی مین —
اور اگر ہو جگہہ تلبیہ کے تسبیح یا تحمید یا تہلیل یا تحمید یا جو
اور مشابہہ اسکے ہے ذکر اللہ مین سے اور نیت کرے
ساتہہ اوسکے احرام کے ہو جائیگا محرم برابر ہے کہ اچہی
طرح تلبیہ کہہ سکتا ہو یا اچہی طرح تلبیہ نہ کہہ سکتا ہو بالاجماع
اور ایسا ہی ہے جبکہ لائی تلبیہ کو ساتہہ دوسری زبان
کے کافی ہو گا اوسکو برابر ہے کہ اچہی طرح عربی پڑہ سکتا ہو

یا اچھی طرح عربی نہ پڑھ سکتا ہو ایسا ہی ہے شرح طحاوی
مین اور عربی افضل ہے اور اگر کہا محرم نے اللھم اور مثل اسکے
کیا اسپر پس جسنے کہ کہا ہے ہوجاتا ہے ساتھ اسکے
شروع کرنیوالا نماز مین کہتا ہے ہوجاتا ہے محرم اور
اوپر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے نہین ہوتا ہے ساتھ
اسکے شروع کرنیوالا نماز مین نہین ہوتا ہے محرم —
اور دوسری قسم فعل ہے اور وہ تقلید بدنہ اور سوق ہدی
اوسکا اور متوجہ ہو ساتھ اوسکے بارادہ حج کے ہوجاتا ہے
اس سے محرم اگرچہ نہ لبیک کہی ہو برابر ہے کہ تقلید بدنہ
تطوع کری یا بدنہ نذر یا بدنہ جزاے صید یا اسکی ماننذ کی
اور اگر بھیجا ہو بدنہ کو اپنے سامنے اور نہ متوجہ ہوا ہو
ساتھ اوسکے پھر متوجہ ہوا ہو گا محرم یہان تک کہ ملجاوے
بدنہ سے مگر ہدی تمتع یا قران کے کہ ہوجاتا ہے محرم جبکہ متوجہ
ہوا ہو ہو گا محرم یہانتک کہ ملجاوے بدنہ سے مگر ہدی متعہ
یا قران کے کہ ہوجاتا ہے محرم جبکہ متوجہ ہوا پہلے اسکے کہ لاحق

ہوجاوے اوسی ایسا ہی محیط سرخسی مین عالمگیریہ اور
صحیح ہوتا ہے حج ساتہہ مطلق نیت کے اسطرح کہ نیت کرے
نسک کے بدون تعین حج یا عمرہ کے پہر اگر تعین کریگا پہلے
طواف سے پس بہتر ہے اور جو نہین پہر جائیگی یہہ نیت واسطے
عمرہ کے جیسا کہ آتا ہے کہا لباب مین اور تعین نسک کے نہین ہے
شرط پس صحیح ہے مبہم اور ساتہہ اوسکی کہ احرام باندہا ہوساتہہ
اوسکے غیر سے اور کہا لباب مین دوسری جگہہ مین اور اگر
احرام باندہا ساتہہ اوس چیز کے کہ احرام باندہا ہے ساتہہ
اوسکے غیر اوسکے نے پس وہ مبہم ہے پس لازم آئیگا اوسپر
حج یا عمرہ اور مقید کیا ہے اوسکو شارح نے ساتہہ اوس صورت
کے کہ نجانتا ہوا وسکو جبکا احرام باندہا ہوا وسکے غیر نے
انتہی اور ایسا ہی ہے اگر مطلق چہوڑا نیت حج کو پہر جائیگا اطلاق
نیت کا واسطے فرض کے در مختار

اور نیت اگر چہ ساتہہ دل کے ہو اسلئے کہ ذکر اوسکا جبکا احرام باندہا
گیا ہو حج یا عمرہ مین سے ساتہہ زبان کے شرط نہین ہے جیسا کہ

نمازمین زیلعی ورد المختار -
لیکن شرط ہے مقارنت نیت کے ساتہہ ایسے ذکر کے کہ قصد کیجاتی ہو ساتہہ
اوسکے تعظیم یا مثل تسبیح اور تہلیل کے اگرچہ ساتہہ فارسی کے ہو اگرچہ
اچہی طرح پڑہ سکتا ہو عربی کو اور اچہی طرح تلبیہ پڑہ سکتا ہو علی المذہب وتحتہ
ساتہہ ذکر کے کہ قصد کیجاتی ہو ساتہہ اوسکے تعظیم اسی اگرچہ امیز ہو وہ ذکر
ساتہہ دعا کے علی الصحیح شرح لباب -
اور خانیہ مین ہے اور اگر کہا اللہم اور نہ زیادہ کیا اسپر کہا امام ابن الفضل نے
یہہ او پر اوسی اختلاف کے ہے کہ ذکر کر چکے ہین ہم اوسکو شروع نماز مین اور
حاصل یہہ ہے کہ اقتران نیت کا ساتہہ خصوص تلبیہ کے شرط نہین ہے
بلکہ اقتران نیت کا ساتہہ خصوص تلبیہ کے سنت ہے اور شرط اقتران
نیت ہے ساتہہ کوی شے ذکر کے کہ ہوا ور جب لبیک کہے تو ضرور ہے
یہہ کہ ہو لبیک کہنا ساتہہ زبان کے - کہا لباب مین پس اگر ذکر کیا
لبیک کو ساتہہ دل کے نہ اعتبار ہوگا اوسکا اور اخرس یعنی گونگے کو لازم ہے
ہلانا زبان کا اور کہا گیا نہین لازم ہے گونگے کو ہلانا زبان کا بلکہ مستحب
ہے انتہی - اور میل کیا ہے شارح لباب نے طرف ثانی کے یعنی نہ لازم

ہونیکے اسلئے کہ اصح یہہ ہے کہ نہین لازم ہے گونگے کو ہلانا زبان کا
قرارت مین واسطے نماز کے پس اسمین بطریق اولی لازم نہوگا ہلانا زبان کا
اسلئے کہ حج اوسع یعنی وسیع تر ہے اور اسلئے کہ قراءت فرض قطعی
متفق علیہ ہے بخلاف تلبیہ کے۔ ردالمحتار

جسنے تقلید ہدی تطوع یا نذر یا جزای صید یا تقلید ہدی کسی اور شی
کے اشیا مین سے کی اور متوجہ ہوا ساتہہ ہدی کے بارادہ حج پس تحقیق
احرام باندہا ہدایہ اور یہہ کلام صاحب ہدایہ کا مفید اسکا ہے کہ ضرور ہے
اسطرح احرام مین تین چیز تقلید ہدی اور توجہ ساتہہ اوسکے اور نیت
نسک فتح القدیر

شرح لباب مین ہے کہ واسطے اقامت ہدی کی مقام تلبیہ کے شرایط مین
پس او نہین شرایط مین سے نیت نسک یعنی حج یا عمرہ کے ہے اور انہین شرایط
مین سے سوق ہدی ہے اور توجہ ہے ساتہہ اوسکے یا پالینا ہدی کا ہے اور سوق
اگرچہ ہدیا ہے ہدی کو اور متوجہ نہین ہوا ہے ساتہہ اوسکے مگر ہدی تمتع اور
قران مین ہے پس اگر تقلید کے ہدی کی اور نہین سوق کیا اوسکا یا سوق کیا ہے
اور متوجہ نہوا ساتہہ اوسکے پہر متوجہ ہوا بعد اوسکے بارادہ نسک پس اگر ہو

ہانہی واسطے غیر متمتع اور قران کے نہوگا محرم یہانتک کہ لاحق ہوجاے ساتہہ
کے پس جب پالیے ہدی کو اور سوق کرے اوسکا ہوجائیگا محرم ۔ رد المحتار
اور مقام وکلام درمختار یہہ ہے کہ شرط ایک شی ہے وہ جبکہ نہین پاسوق کر
ہدی کا اور متوجہ ہو ساتہہ ہدی کے اور پایہ کہ بہیجے ہدی کو پہر پالیجاے اور نہین
متوجہ ہو ساتہہ اوسکا اور یہہ شرط واسطے غیر متمتع اور قران کے ہے اسلئے کہ نہین شرط
ہے متمتع اور قران مین توجہ ساتہہ اوسکے اور نہ لاحق ہونا ساتہہ اوسکے ۔ رد المحتار
اور جب بہیجا ہو ہدی کو پہر متوجہ ہوا ہو بارادہ حج یا عمرہ اور لاحق ہوا ہو اسکو
غیر متمتع اور قران مین ہوگا محرم پہلے پہونچنے کے میقات سے اور بعد پہونچنے کے
میقات پر لازم ہوگا اوسکو احرام ساتہہ تلبیہ کے میقات سے اسلئے کہ جبوقت
پہونچ گیا طرف میقات کے نہوگا محرم ساتہہ تقلید کے بسبب لاحق ہونے
کے ہدی کو اور نہین جائز ہے اوسکو تجاوز کرنا میقات سے بدون احرام کے
پس لازم ہوگا اوسکو احرام ساتہہ تلبیہ کے رحمتی رد المحتار
اور لحوق شرط ہے بالاتفاق اور اسی پر سوق بعد لحوق کے پس مختلف فیہ ہے
پس جامع صغیر مین نہین شرط کیا ہے سوق کو اور شرط کیا ہے سوق کو اصل مین
پس کیا اصل مین کہ سوق کرے ہدی کا اور متوجہ ہو ساتہہ اوسکے کہا فخر الاسلام

نے یہہ امر اتفاقی ہے اور سوا اسکے نہین کہ شرط سوق ہے اور کافی مین ہے کہ کہا شمس الائمہ سرخسی نے مبسوط مین کہ مختلف ہین صحابہ اس مسئلہ مین پس بعض اونمین سے کہتے ہین کہ جب تقلید ہدی کی محرم ہوگیا اور بعض اونمین سے کہتے ہین کہ جب متوجہ ہوا پیچھے ہدی کے محرم ہوگیا اور بعض اونمین سے کہتے ہین جب پالیا اوسکو پس سوق اوسکا کیا محرم ہوگیا پس لیا ہمنے ساتھہ متیقن کے اونمین سے اور کہا ہمنے کہ جب پالے ہدی کو اور سوق کرے اوسکا ہوگا محرم بسبب اتفاق صحابہ کے اوپر

شرح لباب د المحتار

جب بہیجا ہدیکو واسطے تمتع یا قران کے اشہر حج مین اور متوجہ ہوا بنیت احرام کے اشہر حج مین اگرچہ نہ لاحق ہوا اوسکو ہوگا محرم ساتھہ تمتع یا قران کے۔ در مختار

تقلید ہدی غیر اشہر حج مین معتبر نہین ہے اسلئے کہ تقلید ایک فعل ہے افعال متعہ مین سے اور افعال متعہ پہلی اشہر حج سے معتد بہا نہین ہوتے ہین پس ہوجاتا ہے تطوع اور ہدی تطوع مین جب تک نہ پاوی اوسکو یا جاوے ساتھہ اوسکے نہوگا محرم ایساہی ہے شرح جامع صغیر و قاضیخان مین و زیلعی مین۔ رد المحتار

اور اگر اشعار کیا ہدی کا ساتھہ جرح بائین طرف کوہان اونٹ کے یا جھول ڈالدی ہدی کی پشت پر یا بہیجا ہدی کو نہ واسطے تمتع اور قران کے اور نہ لاحق ہوا اوسکو

پہلی میقات سے یا تقلید کی بکری کی نہ اونٹ اور گائے کے کہنے کا محرم سبب

عدم اختصاص ان افعال کے ساتھہ نساک کی در مختار

عدم اختصاص ان افعال کا ساتھہ نساک کے اسلئے ہے کہ اشعار کبھی ہوتا ہے واسطے دور کرنے عارضہ کے اور جہول ڈالنا کبھی ہوتا ہے واسطے دفع حر اور برد اور اذی کے اور اسلئے کہ جب ہوگی روبرواہ سکے ہاری کہ سوق کرے اوسکا وقت توجہ کے نہ پایا جائیگی مگر صرف نیت اور ساتھہ صرف نیت کے نہیں ہوتا ہے محرم اور تقلید شاۃ کی نہیں ہے متعارف اور نہ سنت رحمتی رد المحتار

اور اشعار مکروہ ہے نزدیک امام یعنی ابی حنیفہ کے اسلئے کہ ہر ایک اشعار کرنا اچھی طرح نہیں جانتا ہے پس لاحق ہوگی حیوان کو ساتھہ اوسکے تعذیب طحطاوی-

اور اشارہ کیا ہے مصنف نے یعنی صاحب در مختار نے اسطرف کہ اشعار خاص ہے ساتھہ اونٹ کے رد المحتار

اور اشعار مکروہ ہے نزدیک امام کے جیسا کہ قریب ہے کہ آتا ہے اگرچہ حسن ہے نزدیک صاحبین کے مگر یہہ کہ کہا جاسے واسطے معالجہ کے نہر الفائق اور اونٹ اور اونٹنی کا ہدی ہونا اتفاق ہے اور گائے کو شامل ہونا بدنہ کا نزدیک حنیفہ کے ہے ایسا ہی مستفاد ہے نہر الفائق سے —

احرام آفاقی

آفاقی وہ ہے جسکا گہر باہر میقات کے ہووے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
	جسکا کہ گہر باہر میقات کے ہو جایز ہے اسکو احرام باندہنا اپنی گہر سے اور جایز ہے اسکو احرام باندہنا میقات سے اور اسمین کہ افضل کیا ہے دو قول ہین ایک یہہ کہ افضل ہے احرام باندہے اپنی شہر سے	حسن بصری عطا
اگر لوٹ گیا طرف میقات کی اور لبیک کہی ساقط ہوا اوسی دم اور اگر نہ لبیک کہی نہ ساقط ہوگا اوسی دم المعانی البدیعہ	جبکہ بارادہ حج گذر گیا میقات سے اور احرام نہ باندہا پہر احرام باندہا اندر میقات کے لازم آیا اوسپر دم پہر اگر لوٹ گیا طرف میقات کی قبل تلبیس کے ساتہہ احکام حج کے قطع ہوا اوسکی دم برابر ہی کہ لبیک کہی ہو یا نہ کہی ہو المعانی البدیعہ	ابی یوسف محمد ناصر زیدیہ

۲۲

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بقول شافعی افضل	متفق بقول شافعی	نزدیک امامیہ کے منعقد نہیں ہوتا ہے احرام قبل میقات کے
متفق بامام مالک	نہ ساقط ہوگا اوسی دم	نزدیک حسن و نخعی اور عطا کے یہ قول ہیں دو قول ان عطا سے ہیں نہیں ہے کچھہ اوسپر جسنے ترک کیا احرام کو میقات سے نزدیک ابن الزبیر کے ادا کرے اپنی حج کو پہر نہ جاوے طرف میقات کے پس احرام باندہے ساتہ عمرہ کے نزدیک سعید بن جبیر کے نہیں ہے حج اوسکا

امام شافعی		امام احمد		امام مالک
اگر گذر گیا میقات سے بدون ارادہ حج کی کسی حاجت کے لئے نہ حرم سے پھر ارادہ کیا حج کا بعد گذر جانے کے میقات سے احرام باندہا اسی جگہ سے		لوٹ جاوے طرف میقات کے اور احرام باندہی میقات سے پھر اگر نہ کیا ہوا وسنے سیلئے لازم آئیگا اوسپر دم	اسحاق	-
جب نسے خیال ہوا احرام باندہنی حج کا اور کچھ اوسپر لازم نہیں آتا ہے		المعانی البدیعہ		-
جب داخل ہو مکہ میں تجارت یا زیارت کے لئے یا مثل اوسکے اور تمام حاجت کے لئے آیا کیا جائز اوسکی لئے داخل ہونا مکہ میں بغیر احرام کے دو قول ہیں				-
ایک قول میں داخل ہونا بغیر احرام کے جائز نہیں۔	ابن عباس	متفق بقول اول شافعی کے ایک روایت میں		متفق بقول اول شافعی
دوسرے قول میں جائز ہے اور مستحب ہے اوسکے لئے احرام المعانی البدیعہ	ابن عمر	ایک روایت میں متفق بقول دوسرے		

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
جب گہر ہو باہر میقات کے نہین جایز ہی داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے قتل کے لیئے داخل ہو یا غیر قتل کے لیئے اور اگر ہو گہر اوسکا اندر میقات کے تو جایز ہے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے نزدیک ابی یوسف کے نہین جایز ہی داخل ہونا مکہ مین بدون احرام کے جبتک کہ گہر ہو باہر میقات کے	نہین جایز ہے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے برابر ہے کہ ہو گہر باہر میقات یا اندر میقات کے اور برابر ہے کہ ہو داخل ہونا قتل کے لئے یا غیر قتل کے لئے —
داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے قضا و دم لازم آتا ہے پس احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا اگر یہہ کہ حج کرے سال حج اسلام مین یا نذر مین یا عمرہ منذورہ کا پس تحقیق وہ کافی ہے اوسکو اور داخل ہے اسمین احرام اوسکا کہ واجب ہے اوسپر حج —	داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے جایز نہین ہے لیکن بدون احرام کے داخل ہونے سے قضا اور دم لازم نہین آتا ہے
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

خشکی

اور جو گذر جاے میقات سے بدون احرام کے بہرآئے دوسرے میقات پر پس احرام باندہے اوس دوسرے میقات سے کافی ہوگا مگر احرام اوسکے میقات سے افضل ہے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور یہہ غیر اہل مدینہ مین ہے اسلئے کہ اہل مدینہ اخص ہین ساتہہ اپنی میقات کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین اور جو قصد کرے مکہ کا راہ غیر مسلوک سے احرام باندہین جبکہ محاذی ہو کسی میقات کی ان میقاتون مین سے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور جو حج کرے دریان مین پس میقات اوسکا اوسوقت ہے کہ محاذی ہوا وسجگہ خشکی سے کہ نہ متجاوز ہو اوسے بدون احرام کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین —

تری

اور جب چلی درمیان میقاتونکے دریا مین یا خشکی مین اجتہاد کرے اور احرام باندہے جب محاذی ہو سانہہ کسی میقات کے اون دونوں مین سے اور بعید تر

دونون میقاتو نمین سے اولی ہے ساتھہ احرام کے ایسا ہی ہے تبیین مین
پس اگر نہوا سطرح کہ محاذی ہو پس میقات اوسکا اوپر دو منزل کے ہے
مکہ تک ایسا ہی ہے بحرالرایق مین — عالمگیریہ
اور نہین جایز ہے آفاقی کو داخل ہونا مکہ کا بدون احرام کی نسک یعنی حج یا عمرہ
کے نیت رکہتا ہو یا نرکہتا ہوا ور اگر داخل ہوگا مکہ مین پس لازم ہوگا اوسپر
حج یا عمرہ ایسا ہی محیط سرخسی مین باب خول مکہ مین بغیر احرام کے اور
جو رہنا ہو داخل میقات مین مانند بستانی کی جایز ہے اوسکو داخل ہونا
مکہ مین واسطے اپنی حاجت کے بدون احرام کے مگر جبکہ ارادہ رکہتا ہو نسک کا
یعنی حج یا عمرہ کا پس حج یا عمرہ نہین روا ہوتا ہے مگر ساتھہ احرام کے
اور نہین کچہہ حرج ہے اسمین ایسا ہی ہے کافی مین عالمگیریہ —
واسطے لکڑی لانے یا گہاس لانیکے داخل ہونا بغیر احرام کے آفاقی جبکہ
ہوجاوے اہل بستان سے مباح ہے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین —
عالمگیریہ
جو آوے کسی میقات پر پانچ میقاتون مین سے اوس حال مین کہ ارادہ کرتا ہو نسک کا
یعنی حج یا عمرہ کا یا قصد رکہتا ہو حرم کا واسطے کسی حاجت کے یا واسطے تجارت کے

حال یہہ ہے کہ وہ اہل افاق مین سے ہے یا اہل حل یا حرم مین
سے ہے نہین مباح ہے اوسکو محاذات اوسکی مگر محرم ہو کے
اسلئے کہ قصد کیا ہے محاذات دو میقاتون کا میقات اہل آفاق
اور میقات اہل حل کا اور اگر قصد کیا ہو حل کا مباح ہے اوسکو محاذات
اوسکی بغیر احرام کے اسلئے کہ قصد کیا ہے محاذات ایک میقات
کا اور اسلئے کہ جب کہ نہ قصد کیا مکہ کا ساقط ہوگی حرمت میقات کی
پس ہوگیا مانند اور جگہون کے پہر جب داخل ہوگیا حل مین اور
ارادہ کیا بعد اوسکے داخل ہونے مکہ کا واسطے کسی حاجت کے
جایز ہوگا اوسکو داخل ہونا مکہ کا بدون احرام کے اسلئے کہ جب
داخل ہوگیا حل مین ہوگیا بمنزلہ اہل حل کی اور اسلئے کہ قصد کیا ہے
محاذات ایک میقات کا اور یہہ حیلہ ہے استقاط احرام مین بنی آب
سے اور کہا ابو یوسف نے اگر نیت کی ہے اوسنے جسنے ارادہ کیا ہے
حل کا اقامت کی حل مین پندرہ دن جایز ہے اوسکو داخل ہونے
مکہ کا بغیر احرام کے اسلئے کہ حل ہوگیا وطن اوسکے لئے پس ہوگیا مانند
اہل حل کے اور اگر نہین نیت کی ہے اقامت پندرہ دنکی نہین جایز ہے

اوسکو داخل ہونا مکہ کا مگر ساتھہ احرام کے اسلئے کہ نہیں ہوا ہے حل وطن واسطے اوسکے اور ایسا ہی ہے اگر نکلا ہو کوئی اہل حرم میں سے طرف حل کے اور نہ متجاوز ہوا ہو میقات سے پہر ارادہ کیا ہو پہر جانیکا طرف مکہ کی پہر جاے مکہ کو بغیر احرام کے اسلئے کہ قصد کیا ہے اوسنے مجاوزت ایک میقات کا اور اصل اوسکی یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی لکڑ ہیرونکو مکہ مین داخل ہونیکی بغیر احرام کے اور عادت سے لکڑ ہیرونکی ہے نہ متجاوز ہونا مواقیت کا سراج وہاج

مکی کی تعریف

مکی مین اختلاف ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیونکے وہ شخص ہے کہ داخل میقات ہو حرم تک جیسا کہ ذکر کیا اسکو کرمانی نے اور یہہ بعید ہے یقیناً بلکہ ظاہر وہ ہے جو سراج وہاج وغیرہ مین ہے کہ مکی وہ شخص ہے کہ رہتا ہو درمیان داخل میقات اور مکی کے تین دنکی راہ سے کم پر اور بحر زاخر مین ہے کہ شرط راحلہ حق مین اوس شخص کے کہ درمیان داخل میقات اور درمیان مکہ کے تین دن سے زائد کی راہ پر رہتا ہو اور اس سے کم پر اگر رہتا ہو تو اوسکی بہی شرط نہین ہے یہہ رد المحتار مین ہے

احرام مکی

امام ابو حنیفه		امام شافعی	
حاضرین مسجد حرام وہ ہین کہ جنکا گہر اندر میقات کے ہو نہین صحیح ہی اونسی تمتع اور قران پہر اگر احرام باندہا ساتہ تمتع اور قران کے جاتا رہیگا اوسے عمرہ اوسکا	اصحاب حنیفہ ابی عبداللہ ابن عمر	حاضرین مسجد حرام کے جنپر منع ہے تمتع مین وہ ہین جو ہون حرم مین یا ایسی جگہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان حرم کے اسقدر مسافت ہو کہ جسمین قصر کیجاتی ہے نماز	
قول ابی یوسف اور محمد مین اگر احرام باندہا بعد ادا کرنے اکثر طواف کے گذر جاوے دونون مین سے یعنی ادا کرے دونونکو اور لازم آئیگا اوسپر دم جبر		مکی اور جو ہون مسجد حرام کے صحیح ہے اونسی تمتع اور قران اور نہین مکروہ ہے اونکو یہہ اگرچہ نہین لازم ہے اوسپر	حاضر یدیہ مین سے سعویہ یحیی

امام مالک		دیگر علماء
متفق باامام شافعی حاضرین مسجد حرام وہ ہین جو مکہ مین او رذی طوی مین ہین		نزدیک ابن عباس اور مجاہد اور ثوری کے حاضرین مسجد حرام کے وہ ہین جو خاص حرم مین ہین ۔ اور عطا سے دو روایت ہین ایک روایت مین قول اونکا تائید قول شافعی کی ہے دوسری روایت مین قول اونکا تائید قول ابی حنیفہ کی ہے نزدیک قاسم اور یحیی کے زیدیہ مین سے حاضرین مسجد حرام کے اہل مواقیت ہین اور جو اندر میقات کے ہین مکہ تک اور وہ ہین جو داخل ہوں مکہ مین بغیر احرام کے ۔ نزدیک شافعی اور ابی طالب کے زیدیہ مین سے جسکا سوا میقات گہر اوسکا نہین صحیح ہے تمتع اوسسے اور نہوگا وہ متمتع ۔

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
جب نکلی مکہ سے طرف حل کی اور احرام باندہے ساتھہ حج کے حل سے اور چلا جاوے عرفہ تک لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر لوٹ آئی طرف مکہ کے ساقط ہو جائیگا اوسی دم اور اگر لوٹ آئی بدون لبیک کہی نہ ساقط ہوگا اوسی دم المعانی البدیعہ	
جب احرام باندہا ساتہہ عمرہ کے مکہ سے اور طواف کیا اور سر مونڈایا اور نہ نکلا طرف حل کی پس دو قول ہیں ایک قول نہیں ہے کچھ ہے یہہ دوسرا قول ہے کہ کافی ہے یہہ اور واجب ہے اوسپر دم	متفق القول دوسرے شافعی کے

امام احمد	امام مالک
نہ لازم آئیگا وہ کسی حال میں المعادن البدیعہ	متفق با امام احمد
	متفق بقول اول شافعی

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
جب ہو گہر حج کرنیوالی کا اندر میقات کی مکہ تک احرام باندہی اپنی جگہہ سے اور وہی جگہہ اوسکی میقات کے ہے —	احرام باندہے اپنی جگہہ سے اور اگر احرام نہ باندہا ہو اپنی جگہہ سے نہ داخل ہو حرم مین مگر احرام باندہ کے پہر اگر داخل ہو گیا حرم مین بدون احرام باندہے نکل آئی حرم سے اور احرام باندہ لے جاہئے چاہیے —
جب احرام باندہا ہو حج کا مکہ سے پہر نکلا ہو طرف میقات کی احرام باندہی ہو حج کا پہلے کرنے سے افعال کے افعال حج مین سے پس نہیں ساقط ہونے دم مین اوسی دو وجہ ہین ایک یہہ ہے کہ نہیں ساقط ہوتا ہے اوسی دم دوسری یہہ کہ ساقط ہوتا ہے اوسے دم	

عطا اسحاق مغیرہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
		نزدیک مجاہد کے جبکہ ہوں اہل مکے درمیان مکہ اور درمیان میقات کے احرام باندہے مکہ سے المعانی البدیعہ
متفق ساتھہ بیہلی شافعی کے	متفق ساتھہ بیہلی شافعی کے	

اور جو ہون اہل اونکی میقات مین یا داخل میقات مین حرم تک پس میقات اونکا حج اور عمرہ کے لئی وہ حل ہے جو درمیان مواقیت اور حرم کے ہی اور اگر تاخیر کرین احرام کی حرم تک جایز ہے ایسا ہی محیط مین۔

اور میقات مکی کا احرام حج کے لئے حرم ہی اور احرام عمرہ کے لئی حل ہے ایسا ہی ہے کافی مین پس نکلے جو ارادہ رکہتا ہو عمرہ کا طرف حل کی جس جانب کہ چاہے ایسا ہی ہے محیط مین اور تنعیم افضل ہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور ایسا ہی ہے جب نکلی مکی طرف حل کی واسطے لکڑی یا گہاس لانیکے پہر داخل ہو مکہ مین مباح ہے اوسکو داخل ہونا بغیر احرام کے۔ عالمگیریہ

صحت احرام

صحت احرام ہنین مع قرت ہے اور نیت نسک کے یعنی نسک معین کے اسلئے کہ اگر مبہم کہا ہو احرام کو یہان تک کہ ایک پہیرا طواف کا کیا پہر گیا احرام اوسکا طرف احرام عمرہ کے مختار کہا بحر رایق مین اور جب ابہام کیا ہو احرام مین اسطرح کہ نہ معین کیا ہو اوسکو جیسا احرام باندہا ہی جایز ہے اور لازم ہے اوسپر تعین پہلے شروع کرنے سے افعال حج مین اگر نہ معین کیا اور ایک پہیرا طواف کا کیا ہوگا احرام واسطے عمرہ کے اور ایسا ہی ہے جبکہ محصر ہوا پہلی افعال سے پس حلال ہوا ساتہہ دم کے معین ہوگا احرام واسطے عمرہ کے

پس واجب ہوگی قضا عمرہ کی نہ قضا حج کی اور ایسا ہی ہے جبکہ جماع کیا پس فاسد کیا واجب ہوگا
کہ ادا نہ عمرہ میں — رد المحتار

اور احرام جب مبہم ہو تو صرف نہیں کیا جاتا طرف حج کی مگر جبکہ معین کیا ہو حج کو بھی شروع
کرے افعال میں جیسا کہ بحر الرائق میں ہے لیکن لباب اور اسکی شرح میں ہے اگر وقوف کیا عرفہ میں
پہلے طواف کے متعین ہوگا احرام اوسکا واسطے حج کے اگرچہ نہ قصد کیا ہو حج کا تو وقوف
اور اگر کیا احرام کو نفل کے لئے پس احرام نفل کا ہوگا اگرچہ نہ ادا کیا ہو حج فرض شرح لباب و درمختار
اور ایسا ہی ہے اگر نیت کی ہو حج کی غیر کیطرف سے یا حج نذر کے ہوگا احرام اوسکا جسکی نیت
کی اگرچہ نہ حج کیا ہو واسطے فرض کے ایسا ہی ذکر کیا ہے بہت علما نے اور وہی صحیح
ہے منقول صریح ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے ہے کہ نہیں ادا ہوتا ہے فرض ساتھ
نیت نفل کے اور روایت کیا گیا ہے محمد سے اور وہی مذہب ہے شافعی کا وقوع اوسکا حجۃ الاسلام
اور گویا کہ محمد نے قیاس کیا اوسکو روزہ پر لیکن فرق یہ ہے کہ رمضان معیار صوم فرض کا ہے
بخلاف وقت حج کے اسلئے کہ وقت حج وقت موسع ہی آخر عمر تک اور نظیر اوسکا وقت صلوٰۃ
شرح لباب — ہاں وقت حج اوسکے لئے شبہ ہے ساتھ معیار کے باعتبار عدم صحت دو حج کے
اوسمیں پس اسی لئے ادا ہوجاتا ہے حج ساتھ مطلق نیت کے بخلاف فرض ظہر کے
مثلاً اسلئے کہ وقت ظہر ظرف ہے ہر وجہ سے — رد المحتار

متعلق احرام

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
نیت کری قرانکی اور ہوجاوے قارن	جب احرام باندہا ہو جا تہہ نسک مین سے پہر بہول گیا اوسکو یا احرام باندہا حج یا عمرہ یا جونسی کا کہ چاہے پس اسمین دو قول مین قول جدید مین صحیح ہی کہ نیت کری قرانکی اور ہوجاوے قارن ۔
ایک روایت مین یہہ ہے کہ پہیری اوسکو جس طرف چاہے المعانی البدیعہ	قول قدیم یہہ ہے کہ تحری کری اور بنا کرے اوسپر جو غالب ہو اوسکے ظن پر المعانی البدیعہ
	جب احرام باندہا ہو مطلق یعنی بدون قید حج کی یا عمرہ کے تو جایز ہے پہرنا اوسکا طرف حج کی یا طرف عمرہ کے یا طرف حج اور عمرہ دونون کے پہر اگر طواف کیا یا وقوف کیا عرفہ مین پہلی پہیرنے کی کسی طرف نہ پہیری گا احرام

	امام احمد
	نزدنلی اوسکو حرام دیکر روایتده بونی متفق با امام ابوحنیفه

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
	اوسکا ساتھہ نفس طواف اور وقوف کی بلکہ اگر پہیری گا اپنی احرام کو بعد طواف کی طرف حج کی اقعہ ہوگا طواف طواف قدوم سے المعانی البدیعہ
منعقد ہوا احرام اوسکا ساتھہ کل کے پہر جب شروع کیا ایک مین اون دونون مین سے ٹوٹ گیا دوسرا اور لازم ہوی اوسپر قضا دوسری کی اور اختلاف کیا ہے کہ کب ٹوٹ جاتا ہے پس کہا ابی یوسف نے کہ ٹوٹ جاتا ہے فی الحال اور کہا ابو حنیفہ او رمحمد نے جب شروع کرے شہر مین پہر جب حاضر ہوا اپنے مکان مین نکل آیا دونون سے	جب احرام باندہا دو حج اور دو عمرہ اور اکثر کا یا احرام باندہا ساتھ حج کے پہر داخل کیا احرام دو حج کا یا احرام باندہا ساتھہ عمرہ کے پہر داخل کیا اوسپر احرام دو عمرہ کا نہ منعقد ہوا احرام اوسکا مگر ساتھہ ایک حج یا ایک عمرہ کی المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی

امام ابو حنیفه	امام شافعی	
	نہین جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر صحیح تر قول پر دو قولون مین	اسحاق : ابو ثور
جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر	اور جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر دوسرے قول مین —	
جایز ہے داخل کرنا حج کا عمرہ پر اور ہو جائیگا قارن المعانی البدیعه	جب شروع کیا ہو عمرہ کے طواف مین نہ جایز ہوگا اوسکو داخل کرنا حج کا عمرہ پر	
	جب احرام باندہا ہو حج کا جایز نہوگا فسخ اوسکا طرف عمرہ کی جب احرام باندہے عمرہ کا حج کے مہینون مین کسی شہر سے شہرون مین یا اوس شہر کے میقات سے اور حج کری اوسی برس مین نہ لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعه	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	
	متفق با امام ابوحنیفہ	
جائز ہے پہلو اوسکے لئے جسکے پاس ہدیے ہو المعانی البدایہ		
		نزدیک طاؤس کے لازم آئیگا ا[illegible]سیر دم

احرام غلام وصبی		
امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
	صحیح ہے احرام غلام کا بدون مالک کے اذن کے	
	جب احرام باندھا ہو غلام نے بغیر اذن مالک کے تو جایز ہوگا مالک کو نکال لینا اوسکو احرام سے	
یہ رجوع نکل آنا ہے غلام کا احرام سے المعانی البدیعہ	جب اذن دیا ہو اپنے غلام کو احرام کا اور بعد احرام باندھنے سے غلام کے مالک نے اذن اپنے سے رجوع کیا تو نہیں صحیح ہے رجوع اوسکا اور نہوگا یہ رجوع نکل آنا غلام کا احرام سے المعانی البدیعہ	

دیگر علماء		امام احمد
نزدیک داود اور اہل ظاہر کے نہیں صحیح ہے احرام اوسکا بغیر اذن اوسکے مالک کے ۔ المعانی البدیعہ		ایک روایت میں دو روایتوں میں سے یہ ہے کہ نہیں جائز ہے مالک کو نکالنا اوسکا احرام سے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
خریدار کو پھیر دینی کا اختیار ہوگا او جائز ہوگا اوسکو غلام کو احرام سے نکالے المعانی البدیعه	جب غلام نے احرام اپنی مالک کے اذن باندھ لیا پھر بیچ ڈالا ہو اوسکو مالک نے اوس حالت مین که خریدار کو اوسکی احرام کا علم نه تھا خریدار کو اختیار ہوگا اوس غلام کی لینی یا پھیر دینی کا پس اگر راضی ہو گیا ہو خریدار اسیطور پر لینی مین نہوگا خریدار کو اختیار اسکا که احرام سے نکالے اوس غلام کو المعانی البدیعه
نه کافی ہوگا یه احرام حج اسلام سے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زیدیه مین سے اور نہین متصور ہے خلاف ساتھ ابی حنیفه کے مگر غلام مین اوپر رای صبی پس نہین صحیح ہے احرام اوسکا۔	جب احرام باندھا ہو صبی یا غلام نے پھر بالغ ہوا ہو صبی یا آزاد ہوا ہو غلام عرفه مین کافی ہوگا اذن وقوف کےلئے وہی احرام حج اسلام سے المعانی البدیعه

امام محمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	متفق با امام ابوحنیفه

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
نہین صحیح ہے حج صبی کا سوا اسکے نہین کرا اوسکو اذن دی ولی احرام کا تا کہ سیکھے افعال حج کی اور بچی وس چیز سے کہ بچتا ہی اوسی محرم پر اگر کری اون چیزون مین سے کہ جنسے محرم بچتا ہے تو نہین ہے فدیہ اوسپر المعانی البدیعہ	کافی و صحیح ہے حج صبی کا کفارہ مین جنایت صبی کے احرام مین دو قول مین ایک قول مین واجب ہے کفارہ اوسکا ولی کے مال مین دوسری قول مین واجب ہے صبی کے مال مین - المعانی البدیعہ
جب گذر گیا صبی میقات سے اور پہر بالغ ہوا صبی اور باندہا احرام اندر میقات کے اور نہ لوٹا طرف میقات کی نہین لازم آئیگا دم اور عبد مین لازم آئیگا دم المعانی البدیعہ	جب گذر گیا صبی یا عبد میقات سے پہر بالغ ہوا صبی اور آزاد ہوا اور احرام باندہا اونہون دونون نے اندر میقات کے لازم آئیگا اوسپر دم — کچھہ نہین عبد پر اسلئی کہ منافع عبد حق غیر کا ہے اور اوسی پر — صبی مین مخاطب اوسکا ولی ہی عقباً نیت لیگا جبکہ نہ لوٹی سوئی میقات اور صبی لوٹ طرف میقات کے المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک
		متفق بقول اول شافعی
دونون مین دم نہین ہے	ابی ثور	جب گذر گیا عبد میقات سے اور آزاد ہوا عبد اور باندہا احرام اندر میقات کے اور نہ لوٹا طرف میقات کی نہین لازم آئیگا دم اور صبی مین لازم آئیگا دم المعانی البدیعہ

اگر احرام باندہا صغیر ہوشیار نے یا اوسکی طرف سے باپ نے اوسکا احرام باندہا
تو دونون طرح سے صغیر محرم ہوگا اور باپکو چاہیے کہ صغیر کو لباس سے برہنہ
کرے اور اوسکو تہمد اور چادر پہناوے ہکذا فی المبسوط اور مبسوط کا
کلام اسپر دلالت کرتا ہے کہ احرام کرنا باپکا صغیر کیطرف سے باوجود اوسکے
عقل و ہوش کے صحیح ہے تو اوسکی بیہوشی اور ناسمجھی مین باپکا احرام باندہنا
بطریق اولی صحیح ہوگا

پہر صغیر احرام باندہنے کے بعد بالغ ہوگیا یا غلام احرام باندہ کر آزاد ہوگیا قبل
ٹہرنے عرفات کے پہر اوسی اگلی احرام پر ہر ایک چلا گیا یعنی دوسرا احرام
نہ باندہا تو دونون کا فرض حج ساقط نہوگا اسلئے کہ شروع سے نفل تہا پہر نفل کی
نیت سے فرض کیونکر ادا ہو تو بعد بلوغ اور آزادی حج کی فرض صغیر اور
عبد پر لازم آئیگا پہر اگر صغیر نے بعد بلوغ کی نیا احرام باندہا قبل توقف عرفات کے
اور اس احرام جدید سے فرض حج کی نیت کی تو کافی ہے یعنی فرض ادا ہوگیے
احرام جدید اسطرح کرنا چاہیے کہ میقات تک پلٹ جاوے اور وہان دوسرا
احرام باندہ کر حج کی نیت سے لبیک کہے اور اگر آزاد غلام اسطرح سے
نیا احرام باندہے گا تو اوسکو کفایت نکریگا یعنی اوسپر فرض حج ساقط نہوگا

اسواسطے کہ غلام پر نفل حج شروع کرنے سے لازم ہوگیا تو اوسکو توڑ نہین سکتا بخلاف صغیر اور کافر او رمجنون کے اسواسطے کہ صغیر کا احرام لازم نہین تو اوسکو احرام توڑنا جایز ہے اور کافر کا احرام سری سے صحیح نہین بسبب عدم اہلیت کے —

ازغایۃ آلاوطار

احرام باندہے لڑکا تمیز والا ساتہہ اذن ولی اپنے کے باتفاق آیمہ اربعہ کے اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے نہین ہے صحیح احرام لڑکے تمیز والے کا بغیر اذن ولی اپنے کے مگر نزدیک مالکیون کے صحیح ہے اور احرام باندہے لڑکی غیر تمیز والی سے ولی اوسکا اگرچہ ہووے وہ ولی محرم اپنی نفس سے اور جسوقت ہووے وہ لڑکا محرم بالذات یا محرم ساتہہ احرام ولی اپنی کی کرے لڑکا وہ کام جسقدر کیا گیا احرام کے سبب سے اور اگر لڑکا عاجز ہو اسکی کرنے سے پس کری ولی اوس لڑکی کا وہ کام لڑکی کیجانب سے باتفاق آیمہ اربعہ کے اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون اور مالکیون کے صحیح ہے احرام غلام کا اذن سید ہو یا نہو اور نزدیک حنفیون کے نہین ہے صحیح ازمناسک صغیر ابن جماعہ

حج واحرام نایب اجیر

امام ابوحنیفه		امام شافعی	
جایز ہی کہ حج کری نایب غیر کیطرف سے اور جسپر فرض حج یا نذر حج یا قضا حج ہو اور جب احرام باندہا اوسنے غیر کیطرف سے واقع ہوا وہ حج جسکی طرف سے کہ احرام باندہا المعانی البدیعه	اصحاب ابی حنیفہ، ابو یوسف صاحبان، جعفر بن محمد، نخعی، عطا، حسن بصری، داود، اکثر علما	نہیں جایز ہے اوسپر حجة الاسلام یا عمرہ یا حج نذر یا حج قضا کہ حج کرے غیر کیطرف سے پہر اگر احرام باندہ لیا واقع ہوگا حج اوسکے نفس کے طرف سے نہ میت کیطرف سے المعانی البدیعه	ابن عباس، اوزاعی، اسحاق
نہ کفایت کریگا میت کیطرف سے حج کو اور پہیر دینا ہوگا نایب کو حج وارثان میت سے لیا تہا المعانی البدیعه		صحیح ہے حج طرف سے زندہ اور مردہ کے جایز ہے مرد کو حج کری طرف سے مرد اور عورت کے اور جایز ہے عورت کو کہ حج کری طرف سے مرد اور عورت کے جسنے حج کیا میت کیطرف سے وارثوں کی حج کی کفایت کریگا میت کیطرف سے	
ساقط ہوجاتا ہی حج ساتہ موت کے پہر اگر وصیت کی ہو ساتہ حج کے حج کرایا جایگا اوسکی طرف سے اوسکی تہائی مال سے المعانی البدیعه	زیدیه	حج کو حج کرایا جاویگا میت کیطرف سے اور نہیں ساقط ہوتا ہے حج ساتہ موت کے جب ہو مستطیع و متمکن ہو ادا پر المعانی البدیعه	ابن عباس، اسحاق، ثوری، ابی ہریرہ

امام احمد		امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی دوسری روایت میں نہ واقع ہوگا اسکی طرف سے نہ اسکی غیر کی طرف سے	ابن عباس واوکو	متفق با امام ابوحنیفہ	نزدیک ثوری اور ربانی زیادہ کے سوا اسکے جائز نہیں ہے کہ حج کرے غیر کیطرف سے اگر قادر ہو حج پر اپنی طرف سے اور اگر غیر قادر ہو واسطے مہیا کرنے زاد اور راحلہ کے جائز ہے اسکو کہ حج کرے غیر کیطرف سے المعانی البدیعہ نزدیک اصم کے نہیں ہے صحیح حج طرف سے زندہ اور مردہ کے نزدیک حسن بن صالح کے مکروہ ہے کہ حج کرے عورت طرف سے مرد کی المعانی البدیعہ
		متفق با امام ابوحنیفہ در باب اسقاط حج ساتھ موت کے	

امام شافعی		امام ابو حنیفہ
جایز ہے استیجار یعنی اجرت مین مقرر کرنا کسیکا اوپر حج کے المعانی البدیعہ		نہین جایز ہے استیجار حج پر المعانی البدیعہ
جب کہا ہو کسی نے کہ حج کرانا میری طرف سے بعوض سود یا بیاج کی اجرت مین مقرر کیا جاوے حج کرنیوالا اوسکی طرف سے بعوض سود یا بیاج کے اور اگر ہوین سود یا بیاج اجرت مثل کے اور اگر زاید ہو سود یا بیاج برا جرت مثل کے تو ہو گی زیادت ثلث مال سے اور اجرت مثل کے اصل مال سے ۔ المعانی البدیعہ		
جب احرام باندہے اجیر یعنی اجرت مین مقرر کیا گیا حج کرنیکے لئے اندر میقات سے لازم ہوگا اوسپر دم اور پہیر دینا اجرت کا بقدر اوس مسافت کے کہ درمیان مین ہے میقات اور اوسجگہہ کے جہان سے احرام باندہا ہے	ابی ثور	پہیر دی ساری اجرت کو المعانی البدیعہ

امام احمد	
مستفتی یا امام ابوحنیفہ حج کرایا جاوے اوسکی طرف سے ایک حج اور جو بچے کچھ تو ایک جاوے طرف اوسکی وارث کی — المعانی البدیعہ	ثوری

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
لازم ہے اعادہ حج کا اوسپر المعانی البدیعہ	جب اجرت مین مقرر کیا ہو دو آدمیون ایک ایک کو تاکہ احرام باندہے ایک کی طرف سے حج کا اور دوسرے کیطرف سے عمرہ کا پہر احرام باندہا اوسنے حج اور عمرہ کا عمداً انہ صحیح ہوگا احرام اوسکا ادن دونونکی طرف سے اور واقع ہوگا احرام اوسکا خود اوسکی طرف سے جب نایب کیا بیمار نے اوسمین پہر اچہا ہوگیا نہین ہے اعادہ حج کا اوسپر — المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بامام شافعی		نزدیک ابی ثور کی صحیح ہوجائیگا احرام اوسکا اون دونون کی طرف سے اور اسیکو اختیار کیا ہے ابن المنذر نے۔ المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
متفق با امام شافعی بروایت اصول اور روایت نادر مین ابو حنیفہ سے کہ روایت کیا اوسنے محمد نے یہہ ہے کہ نہین ہوتی ہے نیابت حج مین اور جبکہ نایب کیا ہو کسی کو حج مین اور اوسنے حج کیا ہو تو ہوگا حج نایب کا اور سب کو صرف ثواب خرچ دینے کا ہوگا المعانی البدیعہ	ہوتی ہے نیابت حج مین اور واقعہ ہوتا ہے حج نایب کی جانب سے اور یہی روایت معمول ہے نہین جایز ہے واسطے اوسکے جو قدرت رکھنے والا ہو کہ نایب مقرر کرے حج نفلی مین المعانی البدیعہ
جایز ہے جبکہ مرا ہو ست اور وصیت کی ہو اوسنے اپنی طرف سے حج نفل کرنے کی آیا صحیح ہے نایب کرنا حج مین اوسکی طرف سے یا نہین۔ صحیح ہے نایب کرنا حج مین اوسکی طرف سے المعانی البدیعہ،	شافعی کے دو قول ہین اسمین ایک قول مین صحت ہے دوسرے قول مین عدم صحت اور اصح دونون قولون مین قول صحت ہے مریض جب کہ ہو مایوس اپنی زندگی سے نہین جایز ہے اوسکو یہہ کہ نایب کرے پھر اگر بدون مایوسی نایب کیا حج مین اور نایب نے حج کیا ہو طرف سے اوسکی تو اگر اچھا ہو گیا مریض لازم ہوگا اوسپر اعادہ حج کا اور اگر مر گیا کافی ہوگا اوسکو حج کرانا نایب کا اور یہی تحقیق محسوس ہے المعانی البدیعہ

امام مالک	امام احمد
	متفق با امام شافعی
متفق با امام ابوحنیفه	متفق با امام ابوحنیفه
	متفق با امام شافعی

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
جب عمرہ کرے کوئی شخص اپنی طرف سے میقات سے پھر حج کرے غیر کی طرف سے مکہ سے یا حج کرے اپنی طرف سے میقات سے پھر عمرہ کرے غیر کی طرف سے اندر حل سے نہین ہے دم اوسپر ان دونون صورتون مین — المعانی البدیعہ		ان دونون صورتون مین اوسپر دم لازم ہے المعانی البدیعہ
جبکہ احرام باندہا اجیر نے اندر میقات کے تو لازم ہے کہ پھیرے ساری اجرت المعانی البدیعہ	ابی ثور	جبکہ احرام باندہا اجیر نے اندر میقات کے لازم آئیگا اوسپر دم اور بقدر اوس مسافت کی پھیر دینا اجرت سے کہ درمیان میقات کے ہے اور درمیان اوسجگہ کے کہ احرام باندہا ہے اوس جگہہ سے ۔ المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		امام احمد
اجیر احرام باندہے اوسکے شہر سے اور وہی صحیح ہے مذہب مؤید زیادہ مین سے المعانی البدیعہ	تا نزدیک صاحبین ہادی	جب اجارہ لیا کسی اجیر کو حج کے لئے اور مطلق چھوڑا احرام باندہے اجیر میقات سے اور ہوگا راس مال سے المعانی البدیعہ	اور یہی صحیح مذہب مؤید ہے	
واقع ہوگا احرام اوسکا جو اسکی طرف سے اور نہ جایز ہوگا اوسکو پھیرنا اوسکا غیر کی طرف یہی کہے ابی یوسف المعانی البدیعہ		جب جوڑا دو اجیر کیا گیا اسلیے کہ احرام باندہے طرف دو شخصون کی پس احرام باندہا طرف سے ایک کی بدون تعیین کے پس منعقد ہوا احرام اوسکا اور جایز ہے اوسکو پھیرنا جسکی طرف چاہے۔ المعانی البدیعہ		متفق با امام ابو یوسف حنفی

بیان اسکاکہ تمتع افضل ہے یا قران

بعد دو رکعت نماز کے احرام باندہنا ساتہہ نسک معین کے چاہیے
اگرچہ صحت احرام نسک معین پر موقوف نہین چنانچہ ذکر اسکا صحت
احرام مین مفصل بیان ہوا ہے نسک بمعنی مطلق عبادت کے ہے
لیکن حج وغیرہ مین کثیر الاستعمال ہے ۔

احرام مبہم مین قباحتین ہین محرم نسک معین کی روسے تین طور پر
ہوتا ہے مفرد بالحج و قارن — و متمتع ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قارن تہی یا متمتع اور کہ قران افضل ہے تمتع سے یا تمتع افضل ہے قرانسے
اختلاف ہے امام اور صاحبین کے نزدیک قران افضل ہے تمتع اور افراد
اور عمرہ سے اس حدیث کی دلیل سے کہ میرے پاس ایک آنیوالا
میرے رب کے پاس سے آیا اور مین عقیق مین تہا سو اوسنے کہا کہ اے
آل محمد تم حج اور عمرہ کا ساتہہ سے احرام باندہو اور اسواسطے کہ قران
زیادہ مشقت والا ہے تمتع وغیرہ سے لفظ وانا بالعقیق اور معًا
حدیث مین داخل نہین طحطاوی نے ام سلمہ سے یون روایت کی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اہلوا یا آل محمد بعمرۃ فی حجۃ یعنی جمعًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ای آل محمد احرام باندہو
عمرہ کا حج میں ملا کر یعنی دونون کا ایک ساتہہ احرام کرو اور صحیح بخاری
مین عمر فاروق سے یون روایت ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول وہو بالعقیق اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ہذا الوادی المبارک
وقل عمرۃ فی حجۃ

مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب آپ
عقیق میں تھے میرے پاس آج رات ایک آنیوالا میری رب کیطرف سے
آیا اور کہا کہ اس وادی مبارک میں نماز پڑہو اور کہہ کہ عمرہ ہے
حج مین ملا ہوا اور صحیحین مین انس سے روایت ہے سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ یقول لبیک حجۃً وعمرۃً کذا فی البرہان
یعنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے حج اور
عمرہ کے لئے یعنی فرماتے تھے لبیک حجۃً وعمرہ یعنی مین حاضر ہون
اور یہہ حج اور عمرہ ہے۔ عقیق ایک جگہہ کا نام ہے مدینہ کے پاس
والصواب انہ علیہ الصلوۃ والسلام احرم بالحج ثم ادخل علیہا العمرۃ
لبیان الجواز فصار لہ قرانا اور قول فیصل یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے اول احرام حج کا کیا پہر عمرہ کو حج مین داخل کرلیا واسطے
بیان جواز کے تو آپ قران ہو گیا م کفار عرب عمرہ کرنیکو
موسم حج مین بڑا گناہ جانتے تہے لہذا نبی علیہ السلام مامور
ہوے کہ حج کے ساتہہ عمرہ بہی ملادین تا اونکا گمان باطل ہوجاوے
مجدالدین فیروزآبادی نے اس مقام کو سفرالسعادت مین خوب
محقق بیان کیا ہے خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
احرام مین اختلاف ہے بیشتر احادیث صحیحین مین کہ شمار مین ۲۰ سے
زیادہ ہین یون مصرح ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا معًا تہا یعنی قران تہا
اور اکثر احادیث مین یون ہے کہ فقط حج کا احرام تہا اور بعضے احادیث
مین تمتع بہی ثابت ہے تو ان احادیث مختلفہ کا طریق توفیق یہہ ہے
کہ اول فقط حج کا احرام باندہا تہا بعد اسکے عمرہ کو بہی اوسمین داخل
کرلیا تو قران ہو گیا اور تمتع سے تمتع اصطلاحی مراد نہین بلکہ تمتع لغوی
مراد ہے یعنی فائدہ لینا اسواسطے کہ قران کے انتفاع مین شک
نہین کہ ایک احرام مین دو عبادتین ادا ہوگئین حج بہی اور عمرہ
بہی اور اصحاب رضی اللہ عنہم تین قسم تہے بعضے قارن تہے اور بعضون

سنے فقط احرام حج کا کیا تہا لیکن اونکے ساتہہ ہدی نہی تو یہہ دونون
قسم کے لوگ اپنے احرام پر قایم رہی یوم النحر تک اور بعضون نے
فقط حج کا احرام باندہا تہا لیکن اونکے ساتہہ ہدی نہ تہی اونکو
حکم ہوا کہ حج کو عمرہ کر ڈالین یعنی عمرہ کرکے احرام اوتارین پہر مکہ سے
حج کے واسطے دوسرا احرام باندہین فسخ کرنا حج کا عمرہ سے اسکو
کہتے ہین ثم التمتع ثم الافراد پہر قران سکے بعد تمتع افضل ہے پہر
افراد حج نرے عمرہ سے افضل ہے — از غایت الاوطار —
اور روایت ہے عایشہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سے وہ تہے کہ احرام باندہا
ساتہہ عمرہ کی فقط اور بعضے ہم مین سے وہ تہے کہ احرام باندہا ساتہہ
حج کے یعنی نرے حج کا یا حج اور عمرہ کا پس جب آئی ہم مکے مین فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندہا ہے عمرہ کا
فقط اور نہین ہدی لایا پس چاہیئے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام سے
نکل آوے ساتہہ سر منڈانیکی یا بال کتروانیکی اور جسنے احرام باندہا ہے
عمرہ کا اور ہدی بہی ساتہہ لایا ہے پس چاہیئے کہ احرام باندہے حج کا

ساتہہ عمرہکی یعنی داخل کرے حج کو عمرہ تک پس ہووے قارن پہر نہ نکلی احرام سے یہانتک کہ حلال ہو، ونوں سے یعنی تمام کرے فعال حج اور عمرہکی — عبدالحق وملا علی قاری
اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتہہ ذبح کرنے ہدی اپنی کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندہا ہے حج کا یعنی برابر ہے ہدی ساتہہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے ساتہہ احرام عمرہکا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہئے کہ تمام کرے حج اپنا مگر جو کوی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتہہ عمرہکے وہ نہ تمام کرے کہا حضرت عایشہ نے پس حایض ہوی مین اور نہ طواف کیا تہا مینے خانہ کعبے کا یعنی واسطے عمرہکے اور نہ سعی کی تہی مینے درمیان صفا اور مروی کے یعنی اسلئے کہ نہین صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کے والا حیض مین سعی نہین منع پس ہمیشہ رہی مین حایض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تہا مینے مگر عمرہکا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کہولوں مین سر اپنا اور کنگہی کروں مین یعنی نکلوں مین احرام عمرہکے سے اور مباح کروں

اون چیزون کو کہ حرام ہوئین تہین بسبب احرام کے اور احرام باندہون
حج کا بعد اسکے اور چہوڑ دون مین عمری کو یعنی پہر جب فارغ ہون
حج سے تو احرام قضا عمری کا کرون پس کیا مینے یہانتک کہ ادا کیا
مینے حج اپنا بہیجا ساتہ میرے عبد الرحمن بیٹے ابی بکر کے کو اور حکم
کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرون مین بدلی عمری کا اپنی سکے تنعیم سے کہا حضرت
عایشہ سنے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخصون سنے کہ احرام باندہا تہا
ساتہہ عمری کی یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کے درمیان صفا اور مروی کے
پہر احرام سے نکلی پہر کیا اور طواف پیچہے اسکے کہ پہری منا سی یعنی طرف
مکی کے اور یہہ طواف حج کے لئے کیا کہ اسکو طواف افاضہ کہتے
ہین اور جن شخصون سنے جمع کیا تہا حج اور عمری کو پس سوا اسکے نہین کہ کیا
اونہونے طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک
جگہہ کا ہے کہ تین کوس مکے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل مین ہے
اور احرام عمری مین شرط ہے کہ حل سے باندہا جاوے خواہ احرام
باندہنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندہے
اور غیر مکی حل سے اور جن شخصون سنے جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی باندہا تہا

یا داخل کیا ایک کو دوسرے مین اونہون نے ایک ہی طواف
کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہماری نزدیک
لازم ہین قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمریکے لئے جبکہ
داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لئے
حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن
تہے اور وہ جبکہ مکے مین تشریف لائی طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ
کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اوسکا
حاصل بہی یہی ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے
صفا اور مروی مین اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہما سے بہی اسیطرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار
سعی ملا علی قاری ۔

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فائدہ اوٹہایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتہہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی اول
عمریکا احرام باندہا اور پہر حج کا پس ہچلے ساتہہ اپنے ہدی ذی الحلیفہ
سے کہ نام ایک جگہہ کا ہے وہین حضرت نے احرام باندہا تہا اور

شروع کیا پس احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی پہر احرام باندہا ساتہہ حج
کے پس تمتع کیا لوگون نے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ عمرہ کے
طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس تہے بعض لوگون تین
یعنی جنہون نے کہ احرام عمرہ کا باندہا تہا وہ کہ ہدی لائے اور بعضے
اون مین سے وہ تہے کہ نہین ہدی لائے پس جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ مین فرمایا واسطے لوگون کے یعنی عمرہ کرنیوالون کی جو ہے تم مین سے
ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اوس
یعنی احرام سے نہ نکلے یہان تک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص
کہ ہو تم مین سے ہدی نہ لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف
عمرہ کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروہ مین اور کترواوے
بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سے یعنی احرام عمرہ کے سے یعنی
جو چیزین منع تہین احرام مین ہووے اب مباح ہوگئین پہر احرام کرے ساتہہ
حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے
بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانے کی کہ واجب ہے یہ متمتع کو واسطے
شکر گذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادائے عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو

شخص کہ بناوے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن بیچ حج کے یعنی حج کے مہینون مین بعد احرام کے پہلی دن نحر کے اور افضل یہہ ہے کہ ساتوین آٹھوین نوین کو رکھین اور سات دن جبکہ پہری طرف اہل اپنی کی یعنی فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ مکی مین ہو پہر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکہ مین یعنی طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزون سے یعنی افعال جو طواف کے ہین اونمین سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد یہ کہ

پہر جلدی چلے طواف کرنے مین تین بار اور چار بار چلے اپنی چال یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پہرتے ہین اوسکو شوط کہتے ہین پس سات شوط بطور مذکور کے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پہر پڑہی نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے پہر سلام پہیرا یعنی صلوۃ الطواف پڑہی کہ وہ واجب ہے ہماری نزدیک پہر پہرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پہر پہرے صفا مروی مین سات بار پہر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز رہے تہی اوس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہان تک کہ تمام کیا حج اپنا

اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسویں ذیحجہ کو پس آپ حلال
ہوی ساتہہ حلق کے ہر چیز سوای جماع کے اور چلی یعنی مناسی کلی مین
آئی پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پہر حلال ہوی ہر چیز
سے کہ باز رہی تہی اوس سے یعنی اب جماع کرنا بہی حلال ہوگیا اور
لیاانہا اوس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
شخص نے کہ لایا تہا ہدی صحابہ مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم متمتع تہے اور صحیح تر یہہ ہے کہ حضرت قارن تہے تاویل اسکی
یہہ ہے کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹہانا اور وہ قران مین
موجود ہے کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمری کرساتہہ حج کے عبد الحق وملا علی قاری
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹہایا ہمنے ساتہہ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس
اوسکے ہدی پس چاہیئے کہ حلال ہو جاوے سب طرحکا حلال ہونا اسلئے کہ تحقیق
عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جایز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل
کی یہہ مسلم نے
ف یہان ابہی

تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اوٹہانا اور باقی شرح اس حدیث
کی اوپر ذکر ہوچکی ہے — ملا علی قاری
روایت ہی عطا رسے کہ کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ کو بیچ کتنی آدمیون کے
کہ شریک تہے میری ساتہہ سنے مین کہا جابر نے کہ احرام باندہا ہمنے یعنی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے ساتہہ حج کے خالص تر یعنی بغیر آمیزش
عمرہ کی کہا عطا نے کہ کہا جابر نے پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت
صبح چوتہی تاریخ کی گذری تہی ذیحجہ کے پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال
ہوجاوین ہم کہا عطا نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہوؤ اور پہنچو
عورتون کے پاس یعنی اونسے بہی صحبت کرو کہا عطا نے اور نہ واجب
کی حضرت نے صحبت کرنے اوپر ولیکن حلال کردین عورتین اونپر
یعنی حلال ہونے کا امر وجوب کے لیئے تہا اور صحبت کرنیکا اباحت
کے لئے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین درمیان
ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت
کرین ہم اپنی بیبیونسے پہر حاضر ہون میدان عرفہ مین اس حالت
کہ ٹپکاتے ہین عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کے ہونا ہوگے

اور اسکو عیب گننے سے ئے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتے
تھے حج مین کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتھہ ہاتھہ اپنے
کے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف اشارہ کرنے اونکے کے ساتھہ
ہاتھہ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اوسکو کہا جابر نے پس کھڑے ہوی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا
کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے
خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون تم مین
اور اگر نہوتی ہدی میرے ساتھہ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسا کہ حلال
ہوی ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا مین کام اپنی سے اوس چیز کو
کہ پیچھے جانا مین سے نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ تمہیں
احرام سے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھہ نہ لاتا اور مین بھی
احرام سے نکل آتا پس حلال ہوجاؤ پھر حلال ہوے ہم اور سنا
ہمنے اور اطاعت کی ہمنے کہا عطا نے کہ کہا جابر نے پس آئی
حضرت علی کام اپنے سے یعنی یمن کے قاضی وغیرہ جو ہو کر گئے
تھے وہانسے آئی پس فرمایا حضرت نے ساتھہ کس چیز کے احرام

باندہا تمنے کہا ساتہہ اوس چیز کے کہ احرام باندہا سا تہہ اوسکے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کے کہ قارن کو واجب ہے
اور ٹہیری رہو حالت احرام مین یعنی اب جبکہ سعی کیا ہے کہا
جابر نے کہ لائے واسطے حضرت کے یا واسطے اپنی حضرت علی
ہدی پس کہا سراقہ بیٹے مالک بیٹے جعشم کے نے یارسول اللہ
آیا واسطے اس سال کے ہے یا ہمیشہ یعنی جایز ہونا عمرہ کا حج کے
مہینون مین اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نے
ف ساتہہ حج کی خالص یہہ بات جابر نے بحسب علم اپنی کے
کہی اسلئے کہ حضرت عائشہ کی روایت مین او پر گذر چکا ہے کہ
بعضون نے نری عمرہ کا احرام باندہا اور بعضون نے حج اور
عمرہ کا اور بعضون نے نرے حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ
یا بعض صحابہ ہین یا وہ صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتہہ نہین لائے تہے
اور یہہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی ستر
کے ہلنی کو ساتہہ ہاتہہ کے ہلنے کے کہ اسطرح ستر ہلتا جاوے

عادت عرب لکہی ہے کہ کلام کے کرنے مین اشارہ ساتہہ اعضاء کے کرتے ہین عبد الحق

اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ اونہون نے کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتہی تاریخ کہ گذری تہی ذیحجہ سے یا پانچوین پہر آئے میری پاس اس حالت مین کہ غصے تہے پس کہا مینے کسنے غصہ دلایا آپ کو یا رسول اللہ داخل کرے اوسکا اللہ آگ مین فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مین نے حکم کیا لوگونکو یعنے بعضونکو ساتہہ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتہہ عمری کے پہر وہ تردد کرتے ہین اور اگر تحقیق مین پہلے سے جانتا کام اپنی سے اوس چیز کو کہ پیچہے جاتی مینے نہ لاتا مین ہدی اپنے ساتہہ یہان تک کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یارہ مین پہر حلال ہوتا جیسے حلال ہوے لوگ نقل کی یہہ مسلم نے - از مظاہر الحق

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	مختلف ہیں تین قول ہیں کہ افراد و تمتع و قران میں افضل کیا ہے صحیح ترین قولوں میں یہہ ہے کہ افراد افضل ہے	اوزاعی زید بن علی اکثر علماء
نزدیک ابی یوسف اور ابن حی کے تمتع بمنزلہ قران کے ہے -	دوسرا قول یہہ ہے کہ تمتع افضل ہے	ناصر زیدیہ باقر صادق احمد بن عیسی
قران افضل ہے	تیسرا قول یہہ ہے کہ قران افضل ہے	ثوری زفر یحیی زیدیہ مزنی ابو اسحاق مروزی ابن المنذر

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
+	متفق ساتھ قول اول شافعی کے	مکروہ رکھا ہے نووی نے اوسکو کہ کہا جاوے بعض اونکا افضل ہے بعض سے نزدیک ابی عبداللہ الداعی زیدیہ یمن سے قران افضل ہے اوسکے لئے کہ حج کرچکا ہو اور افراد افضل ہے اوسکے لیے کہ حج نکیا ہو اوسنے جیسا کہ مذہب قاسم اور یحیی کا زیدیہ یمن سے کہ افراد افضل ہے

	امام شافعی
	پس حاصل ہوگا خلاف شافعیہ کا ساتھہ ابی حنیفہ کے تین جگہہ ـ ایک جگہہ اوسمین سے یہہ ہے کہ اصح نزدیک شافعی کے یہہ ہے کہ افراد افضل ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے قران افضل ہے ـ دوسری جگہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک شافعی کے مفرد تھے اور نزدیک ابی حنیفہ کے قارن ـ تیسری جگہہ یہہ ہے کہ دم جو قران سے واجب ہے وہ نزدیک شافعی کے دم جبر ونقصان ہے نزدیک ابی حنیفہ کے دم شکر ہے ـ تمتع اور قران جایز نہین بالاجماع بدون کراہت کے ـ

بنا کیا نزدیک عمر اور عثمان و سلیمان بن بیعہ ور اسکے
قران مکروہ ہے —

نزدیک امامیہ کے تمتع لازم ہے اور نہیں کافی ہے ایسکو ساتھ
تمکن کے غیر اوسکا اور صفت تمتع نزدیک امامیہ کے یہہ ہے کہ احرام
باندہے میقات سے عمرہ کا پہر طواف کرے اور سعی کرے اور
نکل آوے احرام سے اور پہر جب دن ہو ترویہ کا وقت زوال آفتاب
کے احرام باندہے حج کا مسجد الحرام سے اور لازم ہے اوسپر دم
تمتع کا پس اگر معدوم ہو ہدی اور پاس ہو مول اوسکا چہوڑ دے
اوسکو اوسکے پاس جسپر اعتماد ہو اہل مکہ مین سے تاکہ ذبح کرے
اوسکی طرف سے درازی ذی حجہ تک پہر اگر نہ قدرت ہوا وسکی
تاخیر کرے اوسکی ایام نحر تک سال آیندہ کے اور جو نہ پای ہدی
اور مول وسکا روزہ رکہے اس دن کے ایک دن پہلے یوم ترویہ
سے اور دن ترویہ کے اور دن عرفہ کے اور جسکو فوت ہو جاوے
یہہ روزہ رکہے تین دن بتشریق کے اور باقی دس دن کے روزہ رکہین سے
جب لوٹ جاوے اپنی گہر والون مین —

اور تنہا کرنا حج کا اور عمرہ کا سال حج مین بہتر ہے قران اور تمتع سے
نزدیک شافعیونکے اور کہا مالکیون نے مطلقاً کہ افراد افضل ہے قران
اور تمتع سے اور نزدیک حنفیونکے قران بہتر ہے افراد اور تمتع سے
اور نزدیک حنبلیون کے تمتع افضل ہے قران اور افراد سے
از مناسک صغیر ابن جماعہ

تمتع

تمتع باعتبار لغت یا متاع سے ہے یا متعہ سے ہے اور وہ بمعنی نفع
لینے کی ہے یا نفع پہونچانیکی اور اصطلاح شرع مین تمتع یہہ ہے
کہ عمرہ کیا جاوے یا عمرہ کو اکثر شوط یعنی چار شوط کئے جاوین
حج کے مہینون مین سو اگر قبل اشہر حج کے طواف کریگا تو تمتع
نہ ثابت ہوگا ۔

متمتع کی تعریف

متمتع وہ ہے جو لائے اعمال عمرہ کے اشہر حج مین یا طواف کرے
اکثر طواف عمرہ کا اشہر حج مین پہر احرام باندہے حج کا اور حج
کرے اوسی سال مین پہلے اس سے کہ عود کرے طرف اہل کی المام

یعنی عود کرنے صحیح کر ایسا ہی ہے قاضی خان مین برابر ہے کہ نکلے احرام
اول سے یا نہ نکلے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور نہین ہے شرط
تمتع سے وجود احرام عمرہ کا اشہر حج مین بلکہ شرط تمتع ادائی عمرہ یا ادائی
اکثر طواف عمرہ ہے اشہر حج مین پس اگر طواف کیا ہو تین شوط رمضان
مین پہر داخل ہو گیا ہو شوال پس طواف کیا ہو چار شوط باقی شوال
مین پہر حج کیا ہو اوسی سال مین ہو گا متمتع ایسا ہی ہے فتح القدیر مین
پس اگر طواف کیا ہو متمتع نے اکثر طواف عمرہ کو پہلے اشہر حج سے
اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہو گا متمتع اور ہو گا مفرد ساتھ عمرہ کے
اور مفرد ساتھ حج کے اور نہ واجب ہو گی اوسپر ہدی ایسا ہی ہے
ظہیریہ مین اور نہین شرط ہے کہ جس سال مین احرام عمرہ کا باندہا ہو اوسی
سال مین حج کرے بلکہ شرط یہہ ہے کہ جس سال مین عمرہ کیا ہو اوسی
سال مین حج کرے یہان تک کہ اگر احرام باندہا ہو رمضان مین اور
اقامت کی ہو اپنی احرام پر شوال سال آیندہ تک پہر سال آیندہ مین
طواف عمرہ کا اشہر حج مین کیا ہو پہر حج کیا ہو اوسی سال مین ہو گا
متمتع ایسا ہی ہے بحر الرائق مین عالمگیریہ -

الامام صحیح یعنی لوٹ جانا اپنے اہل مین بطور صحیح یہہ ہے کہ جانا اپنی اہل مین بعد حلق سکے حرم مین اور نہو کہ سوق ہدی کے ہو اسلئے کہ عود طرف مکہ کے غیر مطلوب ہے اس سے رد المحتار اور الامام غیر صحیح یہہ ہے کہ عود کرے طرف مکہ کی مطلوب ہو اسی خواہ اسطرح کہ سوق ہدی کے ہو اسی اسلئے کہ ہدی اوسکے مانع ہے تحلل سے پہلے دن نحر کے یا اسطرح کہ چلا گیا ہو اپنی اہل مین پہلے حلق سے حرم مین اسلئے کہ لوٹ جانیکا طرف حرم کے استحقاق ہے اسپر واسطے حلق کے حرم مین وجوبا نزدیک ابی حنیفہ او رمحمد کے اور استحبابا نزدیک ابی یوسف کے اور داخل ہے سفر واحد ردالمختار مخلصا حکماً مین یہہ کہ ہو کوفی پہر جب عمرہ کر چکا ہو چلا گیا ہو بصرہ مین یعنی اپنی اہل مین نگیا دوسری جگہہ گیا ہو جیسا کہ ردالمحتار اور طحطاوی سے معلوم ہوتا ہے جانتو کہ جو مذکور ہین شرطین الامام صحیح کے وہ صرف افاقی مین ہین اور مکی مین یہہ شرط نہین ہے بلکہ الامام مکی کا صحیح ہے مطلقا بسبب عدم تصور ہونے اوسکے عود کے طرف حرم سے غیر استحقاق کیا گیا اوسپر اسلئے کہ وہ حرم مین ہے برابر ہے کہ حلال ہو جاوے یا نہو سوق

ہدی کے ہو یا نہ کی ہو اور اسیلئے نہین صحیح ہے تمتع مکی کا مطلقا جیسا
کہ قریب ہے کہ آئیگا — رد المختار

اور جبکہ عمرہ کیا ہو اشہر حج مین پہر حلال ہو گیا ہو عمرہ سے اور لوٹ گیا ہو
اپنی اہل کیطرف پہر حج کیا ہو اوسی سال مین نہو گا متمتع اور جبکہ عمرہ کیا ہو
اشہر حج مین اور طواف کی تین پہیری کر کے حلال ہو گیا ہو اور لوٹ گیا ہو
طرف اپنی اہل کے پہر لوٹ آیا ہو طرف مکی کی اور ادا کیا ہو باقی چار
پہیرون طواف عمرہ کو اور حلال ہوا ہو بعد اوسکے اور حج کیا ہو اوسی
سال تو وہ متمتع ہے اور اگر ہو کہ طواف کیا ہو چار پہیری پہر حلال ہو کے
لوٹ گیا ہو اپنی اہل مین پہر لوٹ آیا ہو طرف مکہ کی اور ادا کیا ہو باقی
تین پہیرون طواف عمرہ کو اور حلال ہوا ہو اور حج کیا ہو اوسی سال مین
ہو گا متمتع ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر عمرہ کیا ہو اشہر حج مین پہر
لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے پہلے حلال ہو نیکے عمرہ سے اور آیا اہل مین
حالت احرام مین پہر لوٹ گیا ہو ساتھ اوسی احرام کے پہر تمام کیا ہو اپنی
عمرہ کو پہر حج کیا ہو اوسی سال مین ہو گا متمتع بالاجماع اور یہ اوس صورت
مین ہے جبکہ طواف عمرہ کے تین پہیری یا تین پہیرے سے کم کر کے چلا گیا ہو

طرف اپنی اہل کی اوس حال مین کہ محرم ہوا اور اگر گیا ہو طرف اہل کے
بعد کرنے اکثر طواف عمرہ کے یا کل طواف عمرہ کے پس نہ حلال ہوا ہو
اور گیا ہو اپنی اہل کے پاس اوس حال مین کہ محرم ہے پہر عود کیا ہو
طرف مکہ کی اور تمام کیا ہو باقی عمرہ کو اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا
متمتع قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف مین اور قول محمد مین نہوگا متمتع ایسا ہی
ہے ظہیریہ مین اور متمتع دو طریقہ پر ہوتا ہے ایک وہ متمتع کہ جسنے سوق
ہدی کی ہو اور دوسرا وہ متمتع کہ جسنے سوق ہدی نہین کی صفت اوس
متمتع کی جسنے سوق ہدی نہین کی ہے یہہ ہے کہ ابتدا کرے میقات
سے پس احرام باندہی عمرہ کا اور داخل ہو مکہ مین اور طواف کرے
عمرہ کا اور سعی کرے اور حلق کرے یا قصر کرے اور تحقیق حلال ہوگیا
عمرہ سے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین اور احرام میقات سے نہین ہے
شرط واسطے عمرہ کے اور نہ واسطے تمتع کے یہان تک کہ اگر احرام باندہا
عمرہ کا دویرہ یعنی گہرون اہل اپنے سے اور غیر دویرہ اہل سے جایز ہوگا
اور ہوگا متمتع اور ایسا ہی حلق بعد فراغ عمرہ کے نہین ہے واجب بلکہ
اوسکو خیار ہے اگر چاہے نکل آئے احرام سے اور اگر چاہے باقی رہے

محرم یہان تک کہ احرام باندہے حج کا ایسا ہی ہے تبئین مین اور
قطع کرے تلبیہ کو جبکہ شروع کری طواف کو اور یہہ وقت استلام حجر
کے ہوگا ایسا ہی ہے سراج وہاج مین —
پہر اقامت کری مکہ مین حلال ہوکے ایسا ہی ہے ہدایہ مین —
اور نہین ہے اقامت مکہ مین شرط بلکہ معنی اسکے یہہ ہین کہ جب ارادہ
کرے اقامت کا حج کے لئے اوس سال مین تو اقامت کرے حلال
ہوکر وقت احرام حج تک اور اگر اقامت کرے مکہ مین احرام باندہے
ہوی جایز ہے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین —
پہر جبکہ ہو دن ترویہ کا احرام باندہے حج کا مسجد سے اور شرط یہہ ہے
کہ احرام باندہے حرم سے ای پر مسجد پس نہین ہے لازم ایسا ہی
ہے ہدایہ مین اور مسجد افضل ہے اور مکہ افضل ہے اور مکہ افضل ہے
غیر مکہ سے حرم مین سے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین اور یہہ وقت یعنی یوم
ترویہ نہین ہے لازم واسطے احرام حج کے متمتع کے لئے یہان تک کہ اگر
احرام باندہا ہو دن عرفہ کے جایز ہوگا ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین
اگر احرام باندہا ہو پہلے یوم ترویہ سے تو جایز ہوگا اور یہہ افضل ہے

ایساہی ہے تبئین مین ۔ اور ہرگاہ تعجیل کریگا پس وہ افضل ہے
ایساہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور کرے متمتع جو کرتا ہے معذور حج کرنیوالا
سواے اسکے کہ نہ طواف کرے طواف تحیۃ اور رمل کرے طواف
زیارت مین اور سعی کرے بعد اسکے اور اگر اس متمتع نے بعد احرام
حج کے طواف قدوم کیا ہوا ور سعی کی ہو پہلے جانے سے منا کو
نہ رمل کرے طواف زیارت مین برابر ہے کہ رمل کیا ہو طواف
قدوم مین یا نہ رمل کیا ہوا ور نہ سعی کرے بعد طواف زیارت کے
ایساہی ہے نہایہ اور فتح القدیر مین ۔ عالمگیریہ ۔ ۔
اور واجب ہے دم متمتع پر واسطے شکر انعام خدا کے جو انعام کیا ہے
ساتھہ میسر کرنے جمع کے درمیان دو عبادتون کے ایساہی ہے
فتاوی قاضی خان مین اور نہ حلق کرے سر کا یہان تک کہ ذبح کرے
اور اگر ہو مفلس کہ نہ پایا ہو شن ہاری کے تو روزی رکہے تین دن کے
ایام حج مین اور سواے اسکے نہین کہ جایز ہے اسکو روزی رکہنا
تین دن کے بعد احرام عمرہ کے یوم عرفہ تک اور نہین جایز ہے پہلے
احرام عمرہ سے اور نہ بعد یوم عرفہ کے اور افضل روزہ رکہنا ان تین

وکہا ہے اور عرفہ اور روز ترویہ اور ایک روز پہلے روز ترویہ سے
یہان تک کہ آخر تین روز وکہا دن عرفہ کہ ایسا ہی ظہیریہ مین
اور یہان جایز ہے یہہ روزہ رکہنا گو ساتہ نیت شب کے مانند روزہ دلی
تمام کفاروں کی اور اختیار ہے ان روزوں کے رکہنے مین کہ پے درپے
رکہے یا فرق سے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین پہر جب کہ چکے یہہ
تہہ آدمی ان حلق کا اول کرے یا قصر کری پہر روزی رکہے سات دن کے
بعد گذرنے ایام تشریق کے نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے ظہیریہ
مین اور اگر روزی رکہے سات دن کے مکہ مین بعد فارغ ہونے کے
حج سے جایز ہی نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے قدوری مین کہا ابو حنیفہ
نے اور جسنے نہ روزی رکہی تین دن کہا پس نہین ہین اوسپر
روزی رکہنا سات دن کے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر تہا در
ہوجاہی اوپر ہدی کے پہلے کامل ہونے تین دن کے یا بعد کامل ہونے
تین دن کے پہلے اس سے کہ حلق کرے یا حلال ہوا تو حلال نہین کہ وہ
ایام ذبح مین ہے باطل ہوگا روزہ اوسکا اور نہ حلال ہوگا مگر ساتہ ہدی
کے اور اگر پایا ہدی کو بعد اوسکے کہ حلق کیا اور حلال ہوا اور پہلے اس

کہ روزی رکہے سات دن کے صحیح ہوگا روزہ اوسکا اور نہ لازم آتی
اوسپر ذبح ہدی کی اور اگر روزے رکہی تین دن سکے اور نہ حلال
ہوا یہانتک کہ گذر گئے ایام ذبح کے پہر پایا ہدی کو پس روزی
اوسکے گذرنیوالی ہین انہین ہے کچہہ اوسپر ایساہی روایت کیا ہے
حسن نے ابی حنیفہ سے اور اگر نہ روزی رکہے ایام ثلثہ کے نہ کافی ہوگا
اوسکو روزہ رکہنا بعد اسکے اور نہ کافی ہوگا اوسکو مگر دم پس اگر نہ پایا ہو
ہدی کو اور حلال ہوا ہو پس لازم ہے اوسپر ایک دم واسطے تمتع کے
اور دوسرا دم واسطے احلال کے پہلے ذبح سے اور نہین دم ہے
اوسپر بسبب ترک صوم کے ایساہی ہے ظہیریہ مین اور جسکہ عاجز
ہوا ہوا اسے یا مر گیا ہو یا وصیت کی ہو نہ کافی ہوگا اوسکو فدیہ
سوا اسکے نہین کہ لازم ہے اسکو دم دینا اس سے ایساہی ہے
تاتارخانیہ مین اور اگر روزے رکہی ہون باوجود ہدی کے دیکہا جائیگا
پس اگر باقی رہے ہدی دن نحر تک نہ کافی ہوگا روزے رکہنا
اوسکو اور اگر ہلاک ہوگئی ہوگی ہدی پہلے ذبح سے جایز ہوگا ایساہی
ہے تبئین مین عالمگیریہ —

پس جب ارادہ کری تمتع کہ سوق ہدی کرے احرام باندہے اور
سوق ہدی کرے ایسا ہی ہے قدوری مین اور احرام سے ساتھہ
عادم سوق ہدی کے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور گزتے کہ سوق
ہدی کے ہوا اور اوسکی نیت مین تمتع ہو پہر جب فارغ ہوا ہو عمرہ سے
دل مین آئی اوسکے کہ تمتع کری جایز ہے اوسکو پہلہ ذکر کری ساتھہ
اپنی ہدی کے جو چاہی ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین عالمگیر
اور نہین ہے واسطے اہل مکہ کے تمتع اور نہ قران اور سوا اسکے کہ واسطے
اہل مکہ کے خاص افراد ہی ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور ایسی ہے اہل
مواقیت اور جو داخل مواقیت ہین طرف مکہ کی حکم مین اہل مکہ کے ہین ایسا ہی
ہے سراج وہاج مین جب نکلی مکی طرف کوفہ کی اور قران کری صحیح
ہوگا قران اوسکا اور اگر نکلی مکی طرف کوفہ کی اور احرام باندہی عمرہ کا
اور عمرہ کری پہر حج کری ہوگا متمتع اور اگر مکی نکلا طرف کوفہ کی اور احرام
باندہا عمرہ کا اور سوق ہدی کے ہوگا متمتع اور صحیح ہوگا الما م اوسکا
ساتھہ سوق ہدی کے بخلاف کوفی کے ایسا ہی ہے محیط مین اگر
احرام باندہا عمرہ کا پہلے اشہر حج سے پس ادا کیا عمرہ کو اور حلال ہوا

عمرہ سے اور اقامت کی مکہ مین پہر احرام باندہا عمرہ کا پہر حج کیا
اسی سال مین نہوگا متمتع پس اگر ہو جبکہ فارغ ہوا ہو عمرہ اوسی سے
نکلا ہو پس متجاوز ہو گیا ہو میقات سے پہلے اشہر حج سے پہر احرام
باندہا ہو میقات سے عمرہ کا اشہر حج مین اور حج کیا اسی سال مین
پس یہہ متمتع ہے اور اگر ہو کہ متجاوز ہو گیا ہو میقات سے اشہر حج
مین نہوگا متمتع مگر جبکہ نکلا ہو طرف اپنی اہل کی پہر عمرہ کیا ہو پہر حج کیا ہو
اسی سال مین نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد
کے وہ متمتع ہے متجاوز میقات سے پہلی اشہر حج سے ہوا ہو یا بعد
اوسکے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر عمرہ کیا ہو کوئی نے
اشہر حج مین اور اقامت کی ہو مکہ مین یا بصرہ مین اور حج کیا ہو اوسی
سال مین نہوگا متمتع ایسا ہی ہے متون مین اور اگر عمرہ کیا ہو اشہر
حج مین پہر فاسد کیا ہو اوسکو اور تمام کیا ہو عمرہ کو فساد پر اور حج کیا ہو
اوسی سال مین نہوگا متمتع اور اگر قضا کی ہو عمرہ فاسدہ کی اور حج کیا ہو
اوسی سال مین اگر قضا کی ہو عمرہ کی پہلے لوٹ جانے سے طرف
میقات کے نہوگا متمتع قول فقہا مین اور اگر قضا کی ہو عمرہ فاسدہ کے

بعد لوٹ جانیکی طرف میقات کے ہوگا متمتع اور اگر نہ قضا کی ہو عمرہ فاسدہ
کی یہان تک کہ لوٹ جاوی طرف اوس جگہہ کی کہ واسطے اہل اوس
جگہہ کے تمتع اور قران ہے پہر عود کیا اور قضا کی عمرہ فاسدہ کی اور
حج کیا اوس سال کہا ابو حنیفہ نے نہو گا متمتع مگر یہہ کہ لوٹ جاوے
طرف اپنی اہل کی پہر ہو جاوی محرم ساتہہ عمرہ کے ایسا ہی ہے فتاوی
قاضی خان مین یہہ جب ہے کہ عمرہ کیا ہو اشہر حج مین اور فاسد کیا ہو
اوسکو اور اگر عمرہ کیا ہے پہلے اشہر حج سے اور فاسد کیا ہے اوسکو پہر
تمام کیا ہے اوسکو بر فساد اور خارج ہوا میقات سے یہان تک کہ داخل
ہوی اشہر حج کے اور قضا کی عمرہ کے اشہر حج مین اور حج کیا اوسی سال
مین ہوگا متمتع بالاجماع اور اگر لوٹ گیا ہو طرف غیر اہل اپنی کی اور لاحق
ہوا ہو ساتہہ ایسے موضع کے کہ اوس موضع کے اہل کے لئے تمتع اور
قران ہے پہر لوٹ آیا ہو اور قضا کی ہو اپنی عمرہ کے اشہر حج مین اور
حج کیا ہو اوسی سال پس قول ابی حنیفہ مین اگر دیکہا ہلال شوال کا
خارج میقات کے اور لاحق ہوی اوسکو اشہر حج کی اور وہ اہل تمتع
سے ہے پہر عود کیا اور قضا کی اپنی عمرہ کی اشہر حج مین اور حج کیا

اوس سال مین ہو کا تمتع اور اگر دیکھا ہلال شوال کا داخل میقات مین
اور لاحق ہوی اوسکو اشہر حج کے اور وہ نہین ہے اہل تمتع مین سے
اور متوجہ ہوی ہے طرف اوسکی نہی تمتع سے پس نہ مرتفع ہوگی اوس سے
نہی یہانتک کہ لاحق ہوجای ساتھہ اہل اپنی کے اور نزدیک ابی یوسف
اور محمد کے ہوگا تمتع دونون صورتون مین ایسا ہی شرح طحاوی مین اور جسنے
عمرہ کیا اشہر حج مین اور حج کیا اوسی سال مین پس جس چیز کو کہ ان
دونون مین سے فاسد کرے ساقط ہوگا دم تمتع کا ایسا ہی ہے ہدایہ
مین اور اگر تمتع کیا اور قربانی کی عید کی نہ کافی ہوگی قربانی عید کی دم تمتع
سے ایسا ہی ہے کنز مین عالمگیریہ ۔ مسئلے نہین ہے رکن عمرہ مین
علی الصحیح مانند حج کی ردالمحتار ۔

شرایط تمتع

ذکر کیا ہی لباب مین کہ شرایط تمتع کی گیارہ ہین پہلی شرط یہہ ہے کہ طواف کری عمرہ کا
سارا یا اکثر اشہر حج مین ۔ دوسری شرط یہہ ہے کہ مقدم کرے
احرام عمرہ کا حج پر ۔ تیسری شرط یہہ ہے کہ طواف کرے عمرہ کا
سارا یا اکثر پہلے احرام حج سے چوتھی شرط نہ فاسد کرنا عمرہ کا ہے

پانچوین شرط نہ فاسد کرنا حج کا ہے چھٹی شرط نہ پھر جانا ہے طرف اپنی اہل کی بہ المام صحیح جیسا کہ آتا ہے بیان اسکا ساتوین یہہ کہ ہو طواف عمرہ کا سارا یا اکثر اور حج ایک سفر مین پس اگر لوٹ جاے طرف اپنی اہل کی پہلے اتمام طواف کے پھر لوٹ آئی اور حج کرے پس اگر ہوا اکثر طواف سفر اول مین ہوگا متمتع اور اگر ہوا اکثر طواف سفر دوسرے مین ہوگا متمتع اور یہہ شرط خاص محمد کے قول پر ہے جیسا کہ مشاہیر کتب مین ہے —

آٹھوین ادا طواف عمرہ اور حج دونوں کے ایک ہی سال مین ہو پس اگر طواف کیا ہو عمرہ کا اشہر حج اس سال مین اور حج کیا ہو دوسرے برس نہوگا متمتع اگر نہ لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے اور باقی رہا ہو محرم دوسرے برس تک — نوین عدم توطن مکہ مین پس اگر عمرہ کیا ہو پھر عزم کیا ہو اوپر قیام مکہ کے ہمیشہ نہوگا متمتع اور اگر عزم کیا ہو دو مہینہ کا مثلاً اور حج کیا ہو ہوگا متمتع دسوین یہ کہ نہ داخل ہون اوپر اشہر حج کے اوس حال مین کہ حلال ہو مکہ مین یا محرم ولیکن اکثر طواف کر چکا ہو عمرہ کا پہلے اشہر حج سے مگر یہہ کہ پھر جای طرف اپنی اہل کے پس

احرام باندہی عمرہ کا ۔ گیارہوین یہہ کہ مواہل آفاق سے اوراعتبار واسطے توطن کے ہے پس اگر وطن کر لیا مکے نے مدینہ مین مثلاً پس وہ آفاقی ہے اور بالعکس مکی ہے اور جو شخص کہ ہون اوسکے لئے اہل مکہ اور مدینہ دونون مین اور برابر ہو اقامت اوسکی دونو نہین پس نہین ہے متمتع اور اگر ہو اقامت اوسکی ایک اون دونو مین اکثر نہین تصریح کی ہے اوسکی فقہانے کہا صاحب بحر نے اور سزاوار یہہ ہے کہ حکم واسطے کثیر کے اور اطلاق کیا ہے تمتع کو خسزانہ اکمل مین انتہی رد المحتار ۔ کہا فتح القدیر اورنہر الفایق مین ہے اور حیلہ واسطے اوسکے کہ داخل ہو مکہ مین محرم ساتہہ عمرہ کے قبل اشہر حج کے ارادہ رکہتا ہو تمتع کا یہہ کہ طواف نکرے بلکہ صبر کرے یہان تک داخل ہون اشہر حج کے پہر طواف کرے پس وہ جبکہ طواف کریگا واقع ہوگا عمرہ سے پہر اگر احرام کیا ہو ساتہہ عمرہ دوسرے کے بعد داخل ہونے اشہر حج کے اور حج کیا ہو اسی سال مین نہوگا متمتع قول کل مین اسلئے کہ ہو گیا حکم مکی مین بدلیل اسکی کہ میقات اوسکا میقات اونکا ہی رد المحتار رد المحتار مین حموی سے نقل کیا ہے کہ متمتع بعد فراغ طواف اور سعی عمرہ کے

اگر چاہے حلق کرے اور چاہے تقصیر کرے اور چاہے باقی رہے محرم یہ
کہا اسمین دلالت ہے اسپر کہ جس متمتع نے سوق ہدی نہ کی ہو نہین
لازم ہے اوسکو تحلل جیسا کہ ذکر کیا ہے اوسکو اسبیجابی وغیرہ نے
اور ظاہر ہدایہ خلاف اسکے ہے اور تمام اسکا شرح لباب مین ہے —

بیان تمتع

امام ابوحنیفه	امام شافعی
جبکہ سوق ہدی کی ہو تو نہین جایز ہے نکل آنا اوسکو بلکہ لازم ہے اوسکو کہ احرام باندہی حج کا تا کہ نکلی اون دونون سے	جب فارغ ہو متمتع عمرہ سی جایز ہوگا اوسکو نکل آنا برابر ہے کہ سوق ہدی کے یا نہ کی ہو
	مستحب ہے متمتع کو جب فارغ ہوا اپنی عمرہ سے اور اوسکی ساتہہ ہدی ہو یہہ کہ احرام باندہے حج کا دن ترویہ کے بعد زوال کے اوس حالتمین کہ متوجہ ہو طرف منی کی اور اگر نہو ساتہہ اوسکی ہدی پس رات مین چہٹی دن ذی حجہ کے اور مکی احرام باندہے جبکہ متوجہ ہو المعانی البدیعہ

امام مالک	امام احمد
	متفق با امام ابو حنیفہ
مستحب ہے متمتع کو احرام باندھنا حج کا جب چاند دیکھے ذی حجہ کا المعانی البدیعہ	افضل یہ ہے کہ تاخیر کرے متمتع احرام کی ترویہ کے دن تک المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے رمضان مین نہوگا متمتع اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے شوال مین ہوگا متمتع	جب احرام باندہا ہو عمرہ کا غیر اشہر حج مین اور لایا ہو افعال عمرہ کے اشہر حج مین پس قول مین ایک قول مین متمتع نہوگا اور نہ دم ہوگا اوسپر	
	دوسرا قول یہہ ہے کہ ہوگا متمتع اور لازم ہوگا اوسپر دم۔	قتادہ اسحاق جابر حکیم حسن
	جب عمرہ کیا ہو غیر اشہر حج مین پہر حج کیا ہو حج کے مہینون مین نہ لازم ہوگا اوسپر دم۔	ابن سیرین ثوری
	متمتع وہ ہے جو احرام باندہے عمرہ کا حج کے مہینون مین پہر احرام باندہے حج کا اوسی برس مین	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بقول اول شافعی	جبکہ داخل ہوا شوال مین اور نہین نکلا عمرہ سے ہوگا متمتع اگرچہ لایا ہوا افعال عمرہ کے رمضان مین	نزدیک طاؤس کے اگر داخل ہوا حرم مین بیچ رمضان کے نہ ہوگا متمتع اور اگر داخل ہوا شوال مین ہوگا متمتع نزدیک طاؤس کے لازم آئیگا اور سیوم نزدیک حسن کے جسنے عمرہ کیا بعد نحر کے پس وہ متمتع ہے۔
متمتع وہ ہے جو احرام باندہے حج کا پہر رکجاوے بسبب دشمن اور بیماری کی یہانتک کہ آجاوے حج پہر کرے اسکو عمرہ اور متمتع کرے ساتہ تحلل اسکے کے سال آیندہ تک پہر حج کرے سال آیندہ مین اور ہدی لاوے		

امام ابوحنیفہ		امام شافعی
جب لوٹ آیا اپنی گہر والون مین ساقط ہوا اوسی دم اور اگر نہ لوٹ آیا اپنی گہر والون مین نہ ساقط ہوگا اوسی دم ساقط ہوگا دم یہانتک کہ جاوے اپنے گہر والون مین درمیان اپنی حج او رعمرہ کے	طاوس مجاہد	جب لوٹ آئی متمتع طرف میقات کی احرام حج کے لئے ساقط ہوگا دم کہ بدنی جب سفر کرے ایسا سفر کہ جسمین قصر کیجاتی ہے نماز نہ واجب ہوگا اوسپر دم

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
جب سفر کیا ہو درمیان اپنی اور اپنی عمرہ کے سفر صحیح ساقط ہوگا اوسی دم	جب لوٹ آئی طرف اپنی شہر کے یا اوسقدر مسافت جو ہے اوسکے شہر تک ساقط ہوگا اوسی دم	نزدیک سعید بن المسیب دو روایتین ہین ایک روایت مین قول اونکا مانند قول مالک کے ہے اور ابو حنیفہ کے دوسری روایت مین قول اونکا مانند قول شافعی کے ہے ۔

تعریف ہدی

ہدی لغت اور شرع مین اوسکو کہتے ہین جو حرم محترم مین چوپایے
حلال جانور کا تحفہ گذرانا جاوے تاکہ اوسکے ذبح کرنے سے حرم مین
حق تعالی کا قرب اور رضامندی حاصل ہو ہدی کا ادنی رتبہ بہیڑ بکری
اور ہدی کی اعلی قسم پانچ برس کا اونٹ ہے اور اوسط قسم دو برس
کے گامی بیل ہے اور ادنی قسم ایک برس کی بہیڑ بکری دنبہ
ہے اور واجب نہین ہدی کو عرفات مین لیجانا یا پٹہ گردن مین ڈالکر
یا کوہان کی کہال چیر کر مشہور کرنا بلکہ شکر کے خون مین اشتہار
مستحب ہے یعنی قران اور تمتع اور نفل کی ہدی مین اشتہار بہتر ہے
اور جنایات کی ہدی مین اخفا مناسب ہے جیسے قضا کی نماز کو
چہپانا افضل ہے کذا فی المنح — اور جایز نہین ہدی مین مگر
جو جانور کہ صحیح و سالم جایز ہے قربانیون مین چنانچہ اسکی تفصیل
کتاب الاضحیہ مین آوی گی تو صحیح ہی شریک کرلینا ایک شخص کا چہہ شخصونکو
اونٹ اور گای مین جو بہ نیت قربت کی خرید ہوئی ہو اگرچہ اجناس قربت کے
مختلف ہون چنانچہ قران و تمتع او احصار او جزای صید غیرہ اک لیکن قربت کا

استحداد بحیض ہونا مستحب ہے کذا فی المنح —

اور جایز ہے بہیڑ بکری کا ذبح کرنا حج کی ہر شئی مین مگر طواف الزیارت کو جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت مین کرنے سے اور بعد وقوف عرفات قبل حلق کے وطی کرنے مین بہیڑ بکری کافی نہین بلکہ اونٹ یا گای کا ذبح کرنا یہان واجب ہے چنانچہ باب الجنایات مین مذکور ہو چکا —

اور جایز ہے کہانا ہدی کا بلکہ قربانی کی مانند مستحب ہے کہانا نفل کی ہدی کا جب کہ وہ حرم تک پہنچ جاوے اور تمتع اور قران کی ہدی کو کہانا جایز ہے فقط اور سوای نفل و تمتع اور قران کے اور ہدی کو اگر کہاویگا تو بقدر کہانیکی قیمت دینا لازم ہوگا اگر نفل کی ہدی کو قبل حرم کی پہنچنے کے ذبح کیا تو اوسکا کہانا جایز نہین کہ وہ صدقہ ہے ہدی نہین تو اوسکا کہانا بہی جایز نہین کذا فی المنح —

اور فقط تمتع اور قران کے ہدی کے ذبح کرنیکے واسطے یوم النحر مستعین ہے لفظ یوم کا یہان بمعنی مطلق وقت ہے تو جمیع اوقات نحر کو شامل ہوگا اور وہ تین دن ہین یعنی دسوین گیارہوین بارہوین تو تمتع اور قران کے ہدی کو ذبح کرنا قبل یوم النحر کے بالاجماع جایز نہین بلکہ بعد بارہوین کے البتہ

کافی ہے لیکن ترک واجب ہوا کہ ایام نحر سے تاخیر ہوئی لہذا اوس پر دوسرا خون واجب ہے امام کے
نزدیک صاحبین کے نزدیک سوای تمتع اور قران کے جنایات و نذر او احصار اور
نفل کے ہدی کا ذبح کرنا ایام نحر مین مخصوص نہین کذا فی الطحطاوی —

اور سب قسم کی ہدی کے ذبح کرنیکے واسطے حرم متعین ہے مساکین کی کچھ خصوصیت نہین بقول صحیح اور تصدق
ہدی کے گوشت کا حرم کے محتاجون کی واسطے مخصوص نہین بنا بر وجوب کے لیکن حرم کا محتاج افضل ہے غیر سے
اور ہدی کی جہول و نکیل کو خیرات کردے اسواسطے کہ صحاح ستہ مین علی مرتضی سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم کیا اونٹون کے گوشت و جہولون اور کہالون کے تصدق کرنیکا
محتاجون پر اور فرمایا کہ قصاب کی مزدوری اسمین نہ دیجاے کذا فی الفتح اور قصاب کی مزدوری ہدی کے
گوشت وغیرہ سے نہ دیجاوے سو اگر دیگا تو ضمان دینا لازم آویگا لیکن اگر بطور صدقہ دے بطور اجرت
تو جائز ہے اور سوار ہو ہدی پر بلا ضرورت مت صحیحین مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ سوار ہو اپنی ہدی پر تو مراد اس حدیث سے یہہ ہے کہ اس شخص کو
حاجت ہوگی سواری کی اسواسطے کہ صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سوار ہو ہدی پر دستور کے موافق جسوقت کہ تمکو حاجت ہو تو معلوم ہوا کہ بلا ضرورت چڑہنا
جائز نہین کذا فی الفتح القدیر پہر اگر مضطر ہو سواری کیطرف تو ضمان دے جسقدر نقصان ہو ہدی
مین اوسکے اوپر سوار ہونے سے اور اسباب لادنے سے اور ضمان کو فقیرون پر خیرات کرے کذا فی البحر سوا اگر

ضمان ہمین بیچ مالدار کو کہانا دیگا تو جتنا مالدار کو دیا اوسکی قیمت کا ضمان دینا لازم ہوگا
کذا فی المبسوط - اور ہدی کا دودہ نہ دوہے اور اوسکے تہن کو ٹہنڈی پانی کا چہینٹا
مارے تاکہ دودہ کا ٹپکنا بند ہوجاوے بشرطیکہ ذبح کرنیکا مکان قریب ہو اور اگر دور ہو تو دودہ کو
دوہے تاکہ جانور کو تہنون کے تناوے سے تکلیف نہو اور اوس دودہ کو خیرات کردے اگر قایم کرے
دوسری ہدی عوض اوس ہدی واجب کے جو ہلاک ہوگئی یا اوسمین ایسا عیب ہوگیا جو قربانی
کا مانع ہے یعنی لنگڑی ہوگئی یا اندہی ہو رجب بدلا دیا تو عیبدار کو چاہے سو کرے کہ آج
بیچے یا ذبح کرکے کہاجاوے اور اگر نفل کی ہدی مین عیب ہوگیا ہو یا قریب ہلاک ہو تو اوسکو
نحر کرے اور اوسکا پٹا اوسکے خون مین رنگین کرے اور اوسکے کوہان کی ایک جانب پر
رکہدے اس فعل سے غرض یہہ ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہہ ہدی محتاجون کے واسطے
ہے اور اسمین سے غنی لوگ نہ کہانے کے واسطے اسلیئے کہ وہ ہنوز حرم کو
نہین پہنچی کہ مالدارونکو اوسکا کہانا جایز ہوتا -
صحیح مسلم اور مسند احمد مین قبیصہ سے مروی ہے کہ رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم میرے
ساتہہ ہدی کو بہیجا کرتے تہے اور فرماتے کہ اگر ہدی ہلاک ہونے لگے تو اوسکو نحر کرنا اور نعل
کو اوسکے خون مین ڈبونا اور اوسکی ایک جانب کو رکہدینا اور تو اوسمین سے نہ کہانا
اور نہ کوئی تیرا ساتہی کہاوے کذا فی العینی شرح الکنز از غایۃ الاوطار

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
ہدی اطلاق کیا جاتا ہے تین جنس کے جانوروں پر اونٹ اور گای اور بکری پر المعانی البدیعہ	زیدیہ اہل لغت	متفق با امام ابوحنیفہ

	دیگر علماء
	نزدیک ابن عمر کے اطلاق ہدی کا بکری پر نہین آتا ہے المعانی البدیعہ

مسایل ہدی

امام ابوحنیفه	امام شافعی	
	مستحب ہے کہ ہو نحر ہدی کا موضع تحلل مین یعنی اگر عمرہ کرنیوالا تو نزدیک مروہ اور اگر حج کرنیوالا تو منی ہے اور اگر ہو نحر کری مکہ کی راہون مین کافی ہے عمرہ کرنیوالی اور حج کرنیوالی کے لیے	
وقت واجب نحر ہدی تمتع کا جب ہے کہ فارغ ہو عمرہ سے اور احرام باندہے حج کا — پہلے دن نحر کے جائز نہین ہے —	متفق با امام ابوحنیفه افضل یہ ہے کہ ذبح کیجاوے ہدی تمتع کی تا دن نحر کے پہر اگر ذبح کیا بعد احرام کے ساتھ حج کی یا پہلی دن نحر کے جائز ہے —	
جائز ہے اسکو روزی رکہنا بعد احرام کے اور پہلی نکل آنیکے عمرہ سے المعانی البدیعه	متمتع جب احرام باندہے حج کا اور نپاوی ہدی تو جائز ہے اسکو تین روزی رکہی اور نہین جائز ہے تین روزی رکہنا پہلی حج احرام سے المعانی البدیعه	ابن عمر عائشه اکثر علماء

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بامام شافعی	نہین کافی ہے عمرہ کرنیوالی کے لئے مگر نزدیک مرد اکی نہین کافی ہے حج کرنیوالی کے لئے مگر منی مین نہین جبتی ہے ہدی یہان تک کہ امی کرے جمرۃ العقبہ کے پس اعتبار کیا مالک نے کمال حج کا اور عطا نے اعتبار کیا لانا معظم حج کا	نزدیک عطا کے نہین اجبتی ہے ہدی یہان تک کہ وقوف کرے عرفہ کا
متفق بامام ابوحنیفہ		
دو روایتہ مین ایک روایت مین قول اونکا مثل قول ابوحنیفہ کے ہے دوسری روایت مین مانند قول عطا کے ہے المعانی البدیعہ		نزدیک عطا کے جایز ہین تین روزہ رکہنا بعد نکل جانیکی عمرہ سے المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
ساقط ہوجاتیگی روزی اور ٹہر جاتیگی ہدی اوسکے ذمہ مین المعانی البدیعہ	جب فوت ہوجاوین تین روزی ہشتہ دن عرفہ سے پہلے ساتھ ہونگی ساتھ ہدی کے اور تین روزے رکھی ایام منی مین قول قدیم پر اور تین روزے رکھی بعد ایام منی کے قول جدید پر۔ جب فوت ہوجاوین تین روزی پہلی دن نحر سے پس کیا جایز ہے اوسکو روزی رکھنا ایام منی مین اسمین دو قول ہین قول قدیم یہہ ہے کہ جایز ہے اوسکو روزی رکھنا ایام منی مین	ابن عمر عائشہ عروہ بن الزبیر ایک روایت مین اوزاعی زہری اسحاق —
نہین جایز ہے اوسکو روزی رکھنا ایام منی مین المعانی البدیعہ مراجعت کری طرف ہدی کی پس اگر ہو تونگر نکالیگی ہدی اوسکو اور جو نہو تونگر تو ثابت رہیگی ہدی اوسکی ذمہ مین یہان تک کہ تونگر ہو المعانی البدیعہ	قول جدید نہین جایز ہے اوسکو روزی رکھنا ایام منی مین بھی المعانی البدیعہ جب فوت ہوجاوین روزی مین دنکے کہ رکھتا ہے اونکو تمتع حج مین قضا کرے اونکی المعانی البدیعہ	علی ابن ابی طالب حسن عطا زید بن علی

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی قول قدیم مین ایک روایت مین دو روایتون مین سے	متفق با امام شافعی قول قدیم مین ایک روایت مین دو روایتون مین سے

امام ابو حنیفه		امام شافعی	
جب پایا موہدی کو اتنا ر صوم مین لازم ہے ار سپر انتقال طرف ہدی کی المعانی البدیعه	ثوری حماد عطا ابن ابی نجیح	ایک روایت مین دو روایتون مین سے جب صوم سوی ہدی کی شروع کیا رکہنا تین روز دن کا پہر قادر ہوا ہدی پر مستحب ہے اسکو نکل آنا صوم سے اور انتقال طرف ہدی کے اونہین واجب ہے یہہ اسپر — سات روزی رکہنی مین کہ کب رکہی اونکو تین قول ہین —	
		صحیح ترین قول اونہین سے یہہ ہے کہ رکہی اونکو جب لوٹ آئی اپنی اہل وطن مین	عطا مجاہد [illegible] ثوری ابو [illegible]
رکہی اونکو جب فارغ ہو افعال حج سے المعانی البدیعه		دوسرا قول رکہی اونکو جب فارغ ہو افعال حج سے	اکثر علماء
		تیسرا قول کہ رکہی اونکو جب شروع کرے چلنا جب شروع کرے روزی کہنا حج سے فارغ ہوکر یا راہ مین پس کیا افضل ہی تاخیر اوسکی وطن تک اسمین دو قول ہین ایک قول مین تاخیر اوسکے وطن تک افضل ہے دوسری قول مین کہہ لینا افضل ہے تاخیر سے المعانی البدیعه	اسحاق عطا مجاہد ایک روایت مین

امام احمد	امام مالک
ایک روایت مین دو روایتون مین سے متفق باامام شافعی	ایک روایت مین دو روایتون مین سے متفق باامام شافعی
ایک روایت مین متفق باامام شافعی	
متفق ساتھہ دوسری قول شافعی کے	
ایک روایت مین متفق ساتھہ تیسری قول شافعی کے	متفق ساتھہ تیسری قول شافعی کے
	متفق درباب تاخیر ساتھہ پہلے قول شافعی کے

امام ابوحنیفه		امام شافعی	
سوق ہدی سے حلال نہیں ہوتا جب تک فارغ نہو اپنی حج کے اعمال سے	ناصر زیدیین	متمتع حلال ہوتا ہے بعد فارغ ہونیکے عمرہ سے برابر ہے سوق ہدی کی ہو یا نکی ہو	ہادی مدنیین
	زید ابن علی		
المعانی البدیعه		المعانی البدیعه	

بکری غصب کی ذبح کرنا		
امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد
کافی ہوجائیگی المعانی البدیعہ	جب غصب کی ایک بکری پہر ذبح کیا اوسکو کیا اپنی تمتع یا قرانسی نہ کافی ہوگی وہ اگرچہ پالی مالک بکری کا بہی المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی۔

قران

قران لغت عرب مین دو چیز ملانے کو کہتے ہین اور اصطلاح شرع مین قران یہ ہے کہ محرم
لبیک پکار کر کہے بلفظ حج اور عمرہ ساتھی حقیقی معیت ہو اسطرح کہ دونون کی احرام
کا زمانہ ایک ہی ہو یعنی یون کہی لبیک بحجۃ وعمرۃ یا حکمی معیت ہو اسطرح کہ اول عمرہ کا
احرام کری بعد اوسکے حج کا احرام کری عمرہ کی چار شوط طواف کرنی سے پہلی یا اوسکی
بالعکس ہی کہ عمرہ کا احرام حج کے احرام پر داخل کری طواف القدوم کرلی سے پہلے
اگرچہ اوسنے برا کیا کہ حج کا احرام عمرہ پر مقدم کیا یا بعد طواف القدوم کی احرام عمرہ کا
حج پر داخل کیا اگرچہ اس صورت مین ذبح کرنا اوسپر لازم ہوگا بسبب مخالفت سنت کے اور اگر
عمرہ کے چار شوط کے بعد حج کا احرام کری گا تو تمتع ہو جاویگا قران باقی رہیگا کذا فی حاشیہ الطحطاوی
حج اور عمرہ کا معًا احرام کری میقات سے اسواسطے کہ قارن نہین ہوتا مگر آفاقی نہ مکی یا قبل میقات
سکے حج کے مہینون مین دونون کا احرام باندھے یا حج کی مہینون سے پہلی احرام کری اگرچہ
احرام قبل اشہر کے مکروہ ہے اور قران کرنیوالا نماز کے بعد یہ دعا کری اللہم انی ارید الحج والعمرۃ
فیسرہما لی وتقبلہما منی۔ اور مستحب ہے عمرہ کا اول کہنا ذکر مین بسبب مقدم ہونے عمرہ کے فعل مین
یعنی قران مین اول عمرہ ادا کرتے ہین پھر حج تو اسیطرح مناسب ہے کہ ذکر مین بھی عمرہ کو حج پر مقدم
کرین صاحب کنز اور صاحب مجمع نی بنظر استحباب عمرہ کو حج پر مقدم ذکر کیا اور اکثر متون مین حج

مقدم ہے۔ از غایۃ الاوطار اور قران عبارت ہے جمع کرنا حج اور عمرہ کا ساتھہ
شرطون اپنی کی اور بالاتفاق ائمہ اربعہ واجب ہے متمتع اور قارن پر قربانی کرنا ساتھہ اون شرطون کی جو
ذکر کیا ہمنی منسک کبیر مین اور وہ قربانی نزدیک شافعی کی عبارت ہے ایک شاۃ سی یا اونٹ یا گاے
سے مگر اونٹ اور گاے مین سات تک شریک ہو سکتی ہین کیفیت اس قربانی کی وہی جو حج
ہے اور ذبح کرے اوسکو حرم مین اور تصدق کرے گوشت اوسکا مساکین حرم پر اور اگر استطاعت
نرکہی قربانیکی لازم ہے اوسپر تین روزہ ایام حج مین اور سات روزہ اوسوقت جو لوٹے طرف
اہل اپنی کی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے دم قربانی عبارت ہے بکرا ہو یا بکری اور گاے
سے مگر واجب نہین ہے تصدق کرنا گوشت اوسکا اور مستحب ہے کہ کہاوے ایک ثلث اور تصدق کرے
دوسرا ثلث اور ہدیہ کرے تیسرا ثلث اور اگر نہو سکے اوسی قربانی روزہ رکہے تین ایام حج
مین اور سات روزہ رکہے جسوقت فارغ ہووے حج سے اور نزدیک مالکیون کے دم قربانی کی وہ
کیفیت ہی جو گذر چکی مگر ذبح کرے اوسکو منی مین اگر اوسنے قربانی انکی منی مین بیچ
ایام نحر کے شتعین ہوتا ہے قربانی کرنیوالا مکہ مین یا وہ گہر جو حوالی مکہ کے ہین اور بانٹے گوشت
اوسکا مسکینون پر اور وہ بہی وسے کہاوے اور اگر نہو سکے اوسی قربانی روزہ رکہے بدستور سابق
نزدیک حنبلیون کے دم قربانی ساتھہ صفت مذکور کے ہونا چاہیئے اور قربانی کرے اوسکو ایام
نحر مین اور بعد ایام نحر کے ذبح کرے ازروی قضا کے از مناسک صغیر ابن جماعہ

قارن کیونکر ہوتا ہے

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
واجب ہے قارن پر دم اور وہ بکری ہے		متفق با امام ابوحنیفہ	
نہیں ہوتا ہی قران اگر ساتھ سوق ہدی کے	ابوطالب ابی یوسف محمد	نہیں واجب ہوتا ہی سوق بدنہ قارن پر	ناصر زیدیہ مؤیدیہ
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ	

امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام ابو حنیفہ	نزدیک شعبی کے اوسپر پڑنا ہے نزدیک طاؤس اور داود کے نہین ہے دم اوسپر المعانی البدیعہ

تعریف بدنہ

امام ابو حنیفہ		امام شافعی		دیگر علماء
روایت ہی ابو یوسف اور محمد سی کہ بدنہ واقع ہوتا ہے اونٹ اور گای دونون پر اور نہین فاصل ہے درمیان دونون کے مگر سنت	اہل لغت جابر عطا ناصر زیدیہ	بدنہ جب طلاق کیا جاتا ہے کتب فقہ اور حدیث مین مراد اوسکی اونٹ ہوتا ہے نر ہو یا مادہ	زہری جمہور مفسرین سید ابو طالب یحیی	نزدیک بعض علماء کے واقع ہوتا ہی بدنہ اونٹ اور گاہی اور بکری پر
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ		للمعانی البدیعہ

مفرد بالحج

مفرد بالحج اوسکو کہتے ہین جو خالص حج کے لیے احرام باندہی عمرہ
کی شرکت احرام مین نکری احرام لغت عرب مین دخول فی الحرمت
کو کہتے ہین یعنی بی حرمتی نکرنا اور شرع مین احرام عبارت ہے حرمات
مخصوصہ کے دخول سے بشرط نیت مع الذکر یا سوق ہدی کذا فی فتح القدیر
و نہر الفائق — از غایۃ الاوطار

تلبیہ

روایت ہی عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی خزیمہ
سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تہی حضرت جب فارغ
ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالی سے خوشنودی اوسکی
اور جنت اور طلب معافی کرتے اوسے ساتہہ رحمت اوسکی کے آگ سے
نقل کی یہہ شافعی نے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
	مستحب ہے بلند کرنا آواز کا ساتھ لبیک کہنے کے سب جگہ ۔ اور مسجد خیف مین بیچ منی کے ۔ مسجد مکہ مین اور مسجد ابراہیم مین بیچ عرفات و دور اور سوای مساجد مین مساجد جماعت کے دو قول ہین شافعی کے قول قدیم یہ ہے کہ لبیک نہ کہی قول جدید مین لبیک کہی اور یہی صحیح ہے مختار ہے بیچ قول شافعی کے لبیک کہنی مین بیچ طواف کے تین قول ہیں ۔ قول اول یہ ہے کہ لبیک نہ کہے دوسرا قول ترک لبیک کہنی کا اچھا ہے پھر اگر لبیک کہی نہ لازم ہوگا کچھ ۔ پھر تیسرا قول لبیک کہی لیکن پست آواز سے المعانی البدیعہ

تیسرا قول [illegible]

امام احمد	امام مالک
مستحب نہیں ہے ظاہر کرنا تلبیہ کا شہروں میں المعانی البدیعہ	بلند نہ کرے آواز ساتھ تلبیہ کے مساجد جماعت میں تاکہ سنی آوے پاس والا مگر مسجد حرام اور مسجد منیٰ میں باقی متفق با امام شافعی المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام مالک
زیادہ کرنا تلبیہ کا رسول خدا پر مستحب ہے المعانی البدلیعہ	مستحب ہے کہ نہ زیادہ کیا جاوے تلبیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اگر زیادہ کیا مکروہ ہوگا اور نہ مستحب ہوگا المعانی البدلیعہ اگر ترک کیا تلبیہ کو ساری حج میں بس برا کیا اور نہیں لازم آتا ہے اور سپر کچھ المعانی البدلیعہ	
اگر لبیک کہی ایک بار بس نہیں لازم آتا ہے اوپر کچھ لیکن برا کیا المعانی البدلیعہ جائز ہے لبیک کہنا ساتھ جس زبان کے کہ چاہے جبکہ پائی جاویں اسمین معنی لبیک کے جو زبان عربی میں ہیں — المعانی البدلیعہ	لبیک کہی زبان عربی میں اگر اچھی طرح کہہ سکتا ہو عربی میں اور جو نہیں تو لازم ہے اوسکو کہ سیکھے عربی میں کہنا اوسکا اگر وقت وسعت رکھتا ہو اور اگر وقت تنگ ہو تو اپنی زبان میں کہے المعانی البدلیعہ	اگر ترک تلبیہ کیا تو نزدیک قاسم اصحاب مالک کے لازم آتا ہے اوپر دم المعانی البدلیعہ

امام شافعی	امام مالک
نہیں مکروہ ہے لبیک کہنا حلال کو یعنی اسکو کہ جو احرام سے نکل آیا ہے المعانی البدیعہ	مکروہ ہے ہے

تلبیہ اگرچہ ساتھہ فارسی کے سوای یا غیر فارسی کے مانند ترکی اور ہندی کے جیسا کہ لباب مین ہے اور اشارہ کیا ہے اسطرف کہ عربی افضل ہے جیسا کہ خانیہ مین ہے — رد المحتار

لباب مین اور اوسکی شرح مین ہے اور مستحب ہے کہ بلند کرے آواز کو ساتھہ تلبیہ کے بہر پست کرے آواز کو اور درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے جو چاہے اور دعای ماثور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اور یہی لباب مین ہے اور تکرار تلبیہ کی سنت ہے مجلس اول مین اور ایسا ہی ہے اور مجلس مین اور نزدیک تغیر حالات کے مستحب مؤکد ہے اور اکثار تلبیہ کا مطلقاً مندوب ہے اور مستحب ہی تکرار تلبیہ کے جبکہ شروع کرے اوسمین تین بار پی درپے اور نہ قطع کرے اوسکو ساتھہ کلام کے رد المحتار لفظ تلبیہ کا یہ ہے لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ ایسا ہی ہے درمختار مین رد المحتار مین ہے کہ بعض نسخ درمختار مین بعد اللّٰهم کی لبیک لبیک دو بار ہے اور یہی موافق ہے اوسکے جو کنز اور ہدایہ اور جوہرہ

اور لباب وغیرہ مین ہے پس ہوگا اعادہ لبیک کا تیسری بار واسطے
مبالغہ تاکید کے کہا بعض محشیون نے اور تحقیق تحسین کہا ہے
شافعیہ نے وقف کو لبیک تیسرے پر اور نہین پایا ہے اوسکو
اپنی ایمہ سے پس غور کر تو اسمین انتہی کہتا ہون نہین مقتضی اوسکا
جو قہستانی مین ہے وقف سے لبیک ثانیہ پر اسلئے کہ قہستانی نے
کلام کیا ہے اوپر قول اوسکے لبیک اللہم لبیک کے پہر کہا ہے
لبیک لا شریک لک استیناف ہے پس تحقیق مفاد اسکا یہہ ہے
کہ استیناف ساتہہ قول اوسکے لبیک ثالثہ کے ہے نہ ساتہہ قول
اوسکے لا شریک لک اور یہی مفاد اوسکا ہے جو شرح لباب مین
آخر سو احاصل عبارت رد المحتار کا ان الحمد مین ان ساتہہ کرہ
ہمزہ کے ہے اور کبہی فتحہ بہی اوسکو دیا جاتا ہے در مختار
اور اول یعنی کسرہ افضل ہے کہا محیط مین اسلئے کہ آنحضرتؐ نے
کیا ہے اسکو اور رد کیا ہے اسکو نہایہ مین کہ یہہ کرنا آنحضرتؐ کا
معروف نہین ہے

ہاں ملت بیان کی ہے اکثر علما نے افضلیت کی اسطرح کہ کسرہ مین

استیناف ہے واسطے ثنا کی رد المحتار

اور حکایت کیا ہے شراح نے امام سے فتحہ کو اور محمد او رکسائی اور فرا سے کسرہ کو مگر مذکور کشاف مین یہہ ہے کہ اختیار امام کا کسرہ ہے اور شافعی کا فتحہ اور یہہ وہ ہے جسکا معلی ہے ظاہر کلام فقہا کا نہر الفایق رد المحتار

اور النعمة ساتھہ نصب تاہی فوقانیہ کے مشہور ہے اور جایز ہے رفع اوسکا نہر الفایق اصوب نصب ہے رد المحتار اور والملک ساتھہ نصب کاف کے ہے اور جایز کیا گیا ہے رفع اوسکا اور بر تقدیر رفع خبر محذوف ہے اور مستحسن ہے وقف اوسپر تاکہ نہ متوہم ہو کہ مابعد اوسکا خبر اوسکی ہے شرح لباب — اور نقل کیا ہے بعض علما نے کہ وقف اوسپر مستحب ہے نزدیک ایمہ اربعہ کے رد المحتار اور مشروب ہے زیادت تلبیہ مذکورہ پر نہ زیادت اوسکی درمیان مین در مختار اور نہین مستحب ہے زیادت غیر ماثور ہے جیسا کہ غایہ مین ہے برخلاف اوسکے جو نہر الفایق مین ہے مانند شرح لباب مین ہے کہ جو واقع ہوا ہے ماثور مستحب ہے اسطرح کہ کہے لبیک

وسعدیک والخیر کلہ بیدیک والرغباء الیک الٰہ الخلق لبیک بحجۃ حقا تعبدا ورقا لبیک ان العیش عیش الاخرۃ اور جو نہین روایت کیا گیا ہے پس جایز ہے بلکہ حسن اور کہی اسکو بعد تلبیہ مذکورہ کے نہ درمیان مین تلبیہ مذکورہ کے رد المحتار —

اور نہ کم کرے تلبیہ مذکورہ سے پس کم کرنا مکروہ تحریمی ہے بسبب قول فقہا کے کہ تلبیہ ایکبار شرط ہے اور زیادہ ایکبار سے سنت اور ہوتا ہے ساتھ ترک زیادت کے اور ساتھ ترک رفع صوت کے ساتھ تلبیہ کے درمختار اور کم کرے تلبیہ مذکورہ کو جو مکروہ کہا ہے تابع ہوا ہے اسمین نہر الفائق کا برخلاف بحر رائق کے اور نہین پوشیدہ ہے جو اسمین ہے کہ اگر ارادہ کیا ہے شرط سے خصوص صیغہ تلبیہ کا جو گذر اپس اسمین یہ ہے کہ ظاہر مدت جیسا کہ فتح القدیر مین ہے یہہ ہے کہ ہوتا ہے محرم ساتھ ہر ثنا اور تسبیح کے اور تحقیق گذر چکا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکے مطلق ذکر پس مفید مدعا نہین ہے اور وہ کراہت نقصان کی اس صیغہ سے تحریمی ہے پس حق وہ ہے جو بحر مین ہے کہ خصوص تلبیہ سنت ہے پس جبکہ ترک کیا ہوا اسکو اصلا مرتکب ہوگا کراہت تنزیہی کا پس جبکہ کم کیا ہے اوس سے

پس ایسا ہی بالاوے اور قول کافی نسفی کا کہ نہین جایز تلم کرنا اسمین نظر ظاہر ہے اور قول اوسکا جسنے کہا کہ تلبیہ ایکبار شرط ہے مراد اوسکی تلبیہ سے وہ ذکر ہے کہ قصد کیجاتی ہے ساتھہ اوسکے تعظیم نہ خصوص تلبیہ رد المحتار اور ایک بار سے زاید کہنا سنت ہے اسی تکرار اسکی جیساکہ پہلے بیان کر چکے ہین ہم لباب سے اور اسی زاید کرنا اوس صیغہ تلبیہ پر جو گذرا ایس تحقیق گذرا کہ مندوب ہے اور وہ معنی اوسکے ہین جو کافی وغیرہ مین ہے کہ زیادت مستحب ہے اور ہوتا ہے مسی ساتھہ ترک رفع صوت کے ساتھہ تلبیہ کے مقتضا اسکا یہہ ہے کہ رفع صوت ساتھہ تلبیہ کے سنت ہے اور ساتھہ اسکی تصریح کی ہے نہر الفایق مین محیط سے اور وہ خلاف ہے جو پہلے بیان کر چکے ہین ہم اوسکو تصریح کی ہے اوسکی بحر رایق اور فتح القدیر مین کہ رفع صوت ساتھہ تلبیہ کے مستحب ہے لیکن ذکر کیا ہے بحر رایق مین اور جگہہ کہ اسارت کمتر ہے کراہت سے پس نہین لازم آتا ہے قول شارح سے بہ ثبوت محیط کے کہ ہوتا ہے اسارت کرنیوالا ساتھہ اوسکے ترک کی کہ ہو سنت موکدہ رد المحتار — روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا مین سنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ آواز بلند کرتے تھی تلبید کیے ہوئے کہتے حاضر ہون خدمت تیری مین یا آلہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیری اور بادشاہت نہین شریک واسطے تیری نہ زیادتی کرتی تھی ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے —

ف

تلبید کی ہوی تلبید یہہ ہے کہ ڈالی محرم سر مین گوند یا خطمی یا اور کچھہ تاکہ بال ملجاوین آپسمین اور نہ بیٹھے اوسمین غبار اور جون سے محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلئے مستحب وقف کرنا لفظ والملک پر شیخ عبد الحق

اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی بال سراپنی کے ساتھہ ایسی چیز کے کہ اوسنے سر دہو جاتا ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے وہ جو جامع مین ہے کہ اگر تلبید کیا سر کو پس اوپر اوسکے دم ہے اور تلبید لینا کچھہ خطمی اور آس اور گوند کا پھر ڈالنا

اوسکا بالونکی جڑمین تاکہ چپک جائین اور وہ جو ذکر کیا ہے رشید الدین
بصری نے اپنی مناسک مین اپنا قول کہ حسن ہے تلبید
سر کے احرام سے پہلی بسبب تغطیہ کے مشکل ہے اسلئے کہ نہین
جایز ہے باقی رکھنا تغطیہ کا جو احرام سے پہلے ہو بخلاف خوشبو کے فتح القدیر
اور مستحب ہے بہت تلبیہ نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے
اور نزدیک مالکیون کے قطع کری تلبیہ قبل وقوف عرفات اور بعد زوال
جسوقت جاوے طرف مسجد ابراہیم کے اور مستحب ہے کہ بلند کری آواز کو
تلبیہ کے ساتھہ بلا افراط اور آہستہ پڑہے ماسوا تلبیہ کے اور یہہ ہے
مذہب شافعیہ کا اور سچے دل سے توبہ کری گناہون سے اور روئی اور
نادم ہووی قلب سے اور مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رح نے دیکہا
عرفات مین رونا لوگونکا کہا اوسنے اگر یہہ لوگ روتی اور مانگتی تہی کسی
شخص سے ایک دانگ ایا نہین دیتا تہا کہا لوگون نے نہین بلکہ دیتا تہا
پس کہا فضیل نے قسم ہے خدا کی کہ بخشنا ان لوگون کا عند اللہ زیادہ
آسان ہے دینی ایک دانگ سے اوس شخص پر اور سزاوار ہے
اسکو نہین جو نہ مشغول ہووے کسی چیز مین سوا ذکر اللہ تعالی کے

مروی ہے کہ سالم بیٹا عبداللہ اور عبداللہ بیٹا خطاب سے نے دیکھا سائل کو کہا سالم نے کہ ای مجبور حرص ایسے دن میں مانگتا ہے غیر اللہ سے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بہترین سب دعاؤں میں دعا عرفہ کی ہے اور بہتر چیز جو کہ میں نے اور نبیوں نے پڑھا ہے یہہ ہے کہ کوئی نہیں کوئی معبود مگر اللہ واحد نہیں ہے شریک اسکا اور ملک اور حمد خاص ہے اسکو اور وہ ہر شی پر قادر ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے کہ اکثر دعا میری اور اور انبیاؤں کی عرفات میں یہہ تہی لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر اللہم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا اللہم اشرح لی صدری ویسر لی امری واعوذ بک من وسواس الصدور وشتات الامور وفتنۃ القبر اللہم انی اعوذ بک من شر مایلج فی اللیل وشر مایلج فی النہار وشر ماتہب بہ الریاح ومن شر بوائق الدہر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ واحد اور نہیں ہے مثل اور شریک اسکی کوئی ملک اور تعریف خاص اسکی واسطے ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے ای بار خدایا کر دل اور سمع اور بصر میری میں نور ای بار خدایا کہول سینہ میرا اور آسان کر

سر میرا اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے وسوسون سینوں کے اور
پراگندہ ہونا کامون کے اور فتنہ قبر سے ای بار خدایا پناہ مانگتا ہون
تیرے ساتھہ اوس چیزون کے جو لاتی ہے ہوا اور دن مین بوقوع آتے ہین
اور شر اوس چیزون کے جو بوقوع آتے ہین ہواؤن کے اور شر زمانہ
سے اور بعضے علماؤن نے مختار کیا ہیہ دعا اللهم ربنا اٰتنا فی الدنیا
حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار اللهم ظلمت نفسی ظلما کثیرا
و لا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک
انت الغفور الرحیم اللهم اغفر لی مغفرة تصلح بها شانی فی الدارین وارحمنی
رحمة اسعد بها فی الدارین وتب علی توبة نصوحا لا انکث بعدها ابدا والزمنی
سبیل الاستقامة لا ازیغ عنها ابدا اللهم انقلنی من ذل المعصیة الی
عز الطاعة و اغننی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصیتک و بفضلک
عن من سواک و نور قلبی و قبری و اعذنی من شر کله و اجمع لی الخیر کله اللهم
انی اسئلک الهدی و التقی و العفاف و الغنی اللهم یسر لی الیسری و جنبنی العسری
وارزقنی طاعتک ما ابقیتنی اللهم متعنی بسمعی و بصری ابدا ما ابقیتنی و اجعلهما الوارث
منی و اجعل ثاری علی من ظلمنی و انصرنی علی من عادانی و لا تجعل الدنیا اکبر همی و لا مبلغ علمی و لا تسلط

علی ہٰذہٖ بی من لایرحمنی یا ارحم الراحمین ای بارخدایا دے مجکو دنیا و آخرت میں
نعمت اور بچا مجکو دوزخ کی آگ سے ای بارخدایا ظلم کیا مینی نفس پر ظلم کثیر اور نہین بخشنے
والا گناہونکا مگر تو اور بخشدے مجھکو اور رحمت کر مجھپر خاص تو غفور الرحیم ہے ای بارخدایا
بخش تو مجھکو تاکہ بہتر ہوجاوے کیفیت میری دنیا اور آخرت میں اور بخشدے مجھکو تاکہ
نیک ہووے بسبب اس بخشش کے کیفیت میری دارین میں اور لوٹا مجھکو گناہ
سے اور چھپا مجھکو سیدھے رستہ سے تاکہ نہ لوٹون وہی ہمیشہ ای بارخدایا لوٹا او
مجھکو ذلت معصیت سے اور پہونچا مجھکو عزت طاعت تک اور بے پرواہ کر مجھکو بسبب
حلال اپنی کے حرام سے اور بسبب بندگی تیری کے نافرمانی سے اور بسبب مہربانی
اپنی کے ماسوای تیری سے اور روشن کر دل میرا اور قبر میری اور بچا او
مجھکو کل برائیو نسے اور مہیا کر میرے واسطے کل سامان خیر کے ای بارخدایا
مانگتا ہون تجھسے ہدایت اور تقوی اور پاکی اور بے پروای اے بارخدایا
دور کر سختی میری اور دور کر مجھکو سختی سے اور نصیب کر مجھکو طاعت اپنی کو
جب تک مجھکو زندہ رکھے ای بارخدایا فائدہ دے مجھکو سمع اور بصر سے جب تک
مجھکو باقی رکھے اور مدد دے مجھکو میرے دشمنون پر اور مت گردان دنیا اصل
مقصود میرا اور نہ ثمرہ علم میری کا اور مت مسلط کر مجھپر بسبب گناہ

میری سکے وہ شخص جو مجھپر رحم نکرے یا ارحم الراحمین ازمناسک
صغیر ابن جماعہ

دخول مکہ

امام ابو حنیفہ جب داخل ہو مکہ مین لبعد بے خوف ہو نیکے اسباب سے
پہلے مسجد مین جاے باب السلام سے درمختار۔
مستحب ہے داخل ہونا مکہ کا دن مین ایسا ہی ہے خانیہ مین باب معلی سے
تاکہ ہو مستقبل باب خانہ کعبہ کا اسی دخول مین تعظیما اور جب نکلے پس نکلے
باب صفی سے بحر رد المحتار
سنت ہے داخل ہونا مکہ مین معلی سے اور نکلنا صفی سے نہر الفائق
نہین ضرر کرتا ہے محرم کو رات مین داخل ہونا یا دن مین ہدایہ
رات اور دن برابر ہین حق دخول مین فتح القدیر
کہا لباب مین اور رہے محرم ابھی داخل ہونے مین بیچ مکہ کے لبیک کہنے والا
دعا مانگنے والا یہان تک کہ پہونچے باب السلام تک رد المحتار
مستحب ہے داخل ہونا مسجد مین باب بنی شیبہ سے کہ اوسی سے داخل
ہوے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح القدیر اور باب بنی شیبہ وہی

مسمی ہے ساتھہ باب السلام کے بہر اتفاق اور مسنون ہے غسل واسطے
دخول مکہ کے اور یہہ غسل واسطے نظافت کی ہے پس مستحب ہے یہہ غسل
واسطے عورت حیض والی اور نفاس والی کے درمختار

امام شافعی نہین مکروہ ہے داخل ہونا مکہ مین ۔ المعانی البدیعہ
دیگر علما ر نزدیک نخعی و اسحاق کے اولی یہہ ہے کہ داخل ہو مکہ
مین دن کو نزدیک عطا کے نہین جائز ہے داخل ہونا مکہ مین رات کو المعانی البدیعہ
اور مستحب ہے غسل اوس شخص کو جو داخل ہووے مکہ مین اگرچہ حایضہ
اور نفاسہ ہووے دران حالیکہ محرم ہووے اور یہہ مذہب حنفیون
اور شافعیون کا ہے اور کہا مالکیون نے کہ سوای حایض کے
اور وہنکے لئے یہہ غسل مسنون ہے اور جایز ہے داخل ہونا مکہ مین
رات اور دن مین مگر داخل ہونا دنکا افضل ہے رات سے بالاتفاق
اور جایز ہے داخل ہونا مکہ مین پیادہ اور سوار اور ثابت کیا
شیخ محی الدین شافعی نے کہ پیادہ داخل ہونا مکہ مین افضل ہے
اور مستحب ہے دخول مکہ مین ثنیہ اعلای مکہ سے باتفاق چارون
اماموںکے مگر مالکی یہہ کہتے ہین کہ یہہ اوس شخص کے لئے مستحب ہے

جو مدینہ کے راستہ سے آتے ہین اور مروی ہے جعفر بیٹے محمد صادق
سے کہ اونہون نے روایت کیا باپ اپنے سے اور اونہون نے
جد اوسکی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نزدیک دخول
مکہ کے اللہم البلد بلدک والبیت بیتک جئت اطلب رحمتک
والزم طاعتک متبعا لامرک راضیا بقدرک مسلما لامرک اسئلک
مسئلۃ المضطر الیک المشفق من عذابک ان تستقبلنی بعفوک
وان تتجاوز عنی برحمتک وان تدخلنی جنتک ای بارخدایا یہہ شہر
شہر تیرا ہی اور یہہ گہر گہر تیرا ہے آیا ہون مین واسطے طلب
کرنے رحمت تیری کے اور لازم پکڑی مینے طاعت تیری در انحالیکہ
تابعدار ہون امر تیری کو اور راضی ہون تقدیر تیری پر اور تسلیم کرتا ہون
حکم تیری کو اور سوال کرتا ہون تجہسے مثل سوال بیقرار کی تیری طرف
اور ڈرتا ہون تیری عذاب سے اور متوجہ ہو میری طرف ساتہہ بخشش
اپنی کے اور رحمت کر مجہہ پر تاکہ داخل ہون جنت تیری مین اسناسک
صغیر ابن جماعہ

دعا روقت دیکھنے مکہ کے

اورجب مشاہدہ کری خانہ کعبہ کا تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے۔ درمختار
عبارت فتح القدیر مین ہے تکبیر اور تہلیل کہے تین بار اور عبارت ابن ملک
مین ہے کہ تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے تین بار ردالمحتار
کہا بحرالرائق مین اور نہین ذکر کیے گئے متون مین دعا نزدیک مشاہدہ خانہ کعبہ کے
اور یہہ غفلت ہے اونسے جیسے غفلت لائق نہین اسلیئے کہ دعا نزدیک
مشاہدہ خانہ کعبہ کے مستجاب ہے اور محمد رحمۃ اللہ تعالے نے نہین معین
کیا ہے اصل مین واسطے مشاہدہ حج کے کچھہ دعاؤن مین سے اسلیئے کہ توقیت
کیجاتی ہے رقت کو اور اگر تبرک کرے ساتھہ دعائی منقول کے دعاؤن مین سے
پس حسن ہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور فتح القدیر مین ہے اور اہم دعاؤن
مین سے طلب جنت ہے بدون حساب کے اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسجگہہ
اہم اذکار مین سے ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اوسکو حلبی نے تنبیہ اور
کہا لباب مین اور ندا اوٹھائے جائین دونو ہاتھہ نزدیک دیکھنے خانہ
کعبہ کے اور کہا گیا ہے کہ اوٹھائے جائین کہا ملا علی قاری نے
شرح لباب مین ای نہ اوٹھائے جائین ہاتھہ اگر وقت دعا کے ہو

اور نہانا اسلئے کہ اور نہانا ہاتھو نکا نہین ذکر کیا گیا ہے ہمارے اصحاب یعنی حنفیہ کے مشاہیر کتب مین بلکہ کہا ہے سروجی نے کہ مذہب کا اوسکا ہے اور تصریح کی ہے طحاوی نے اور نہانا ہاتھو نکا وقت مشاہدۂ خانہ کعبہ کے مکروہ ہے نزدیک ہماری ایمہ ثلثہ یعنی ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کے رد المحتار

محرم وقت داخل ہونے مکہ کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ جِئْتُ لِاُؤَدِّيَ فَرْضَكَ وَاَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسُ رِضَاكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَضَائِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ الْمُشْفِقِيْنَ مِنْ عَذَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِي الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتَحْفَظَنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَتَجَاوَزَ عَنِّيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِيْنَنِيْ عَلٰى اَدَاءِ فَرَائِضِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَاَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ — اور ایسا ہی ہے پڑہے یہہ دعا داخل ہونے مسجد کے فتح القدیر

اور مروی ہے عطا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے جب ملاقات کرتے خانہ کعبہ کی اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اور وہ لوگ تھے اوٹہاتے فتح القدیر

بیہقی نے روایت کیا ہے سعید بن المسیب سے کہا سعید بن المسیب نے سنا میں عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کلمہ کہ نہیں باقی رہا کوئی سننے والا اوسکا سوا میرے کہتے عمر جب دیکھتے خانہ کعبہ کو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اور شافعی نے ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے خانہ کعبہ کو اوٹھاتے دونوں ہاتھہ اور کہتے اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَكَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ اَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَبِرًّا اور ذکر کیا ہے دو قاری نے معازی میں اسکو موصولا ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں ذکر کیا ہے اوسمین ہاتھہ اوٹھانے کو فتح القدیر

امام شافعی مستحب ہے ہاتھہ اوٹھانا دعا مین وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے المعانی البارعیہ —

امام مالک نہین اچھا جانتے اوسکو اور کہا جابر نے کہ نہین کرتے ہین اسکو مگر یہود المعانی البارعیہ —

اور مستحب ہے نزدیک شافعیونکے کہ جسوقت دیکھے بیت اللہ
کو اوٹھا دے ہاتھہ اپنی کو جسطرح دعا کے واسطے اوٹھاتے
ہین اور نہ اشارہ کرے ساتھہ ہاتھون اپنی کے اور
نہ ساتھہ مسبّابہ کے طرف بیت اللہ کے جیسا کرتے
ہین بعض عوام اور یہہ بدعت ہے اور کہی یہہ دعا اللھم زد
ہذا البیت تشریفا وتعظیما وتکریما ومھابۃ وزد من شرفہ
وعظمہ وکرمہ ممن حجہ او اعتمرہ تشریفا وتکریما وتعظیما وبرا اللھم
انت السلام ومنک السلام فحینا ربنا بالسلام ای بارخدایا
زیادہ کر اس گہر کے لئے شرافت اور بزرگی اور بزرگی اور
امن اور زیادہ کر اوس شخص کو جو تکریم اور تعظیم کرے
اور حج اور عمرہ اوس گہر کا ای بارخدایا تو سلامتی دینیوالا ہے
اور تجہسے سلامتی ہے اور زندہ رکہہ ہمکو ساتہہ سلامتی
کے اور ایسا ہی ہے مذہب حنبلیونکا مگر اونہوںنے زیادہ
کیا تکبیر کو پہلے دعا سے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب
ہوتی ہے وقت دیکھنے بیت اللہ کے اور کہا حنفیون نے

جسوقت دیکھے بیت اللہ کو تکبیر کرے اور تہلیل کرے تین دفعہ
اور نہ اوٹھاوے ہاتھونکو وقت دیکھنے بیت اللہ کے از مناسک
صغیر ابن جماعہ

طواف قدوم

امام ابو حنیفه	امام شافعی
پہر بعد مشاہدہ خانہ کعبہ کے ابتدا کرے ساتھہ طواف کے پس اگر ہو حلال پس یہہ طواف تحیۃ ہوگا اور اگر ہو محرم با حج پس طواف قدوم ہے یہہ جبکہ داخل ہو پہلے یوم نحر سے پس اگر داخل ہو بیچ دن نحر کے ہی پہر ادا کریگا طواف فرض کو طواف تحیۃ سے اور اگر محرم ہوگا ساتھہ عمرہ کے پس یہہ طواف طواف عمرہ کا ہوگا اور نہین طواف قدوم کا ہے واسطے عمرہ کے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین نہر الفایق اطلاق مفید اسکا ہے کہ نہین مکروہ ہے طواف اون اوقات مین کہ مکروہ ہے اونمین نماز جیسا کہ تصریح کی ہے اسکی فتح القدیر مین	طواف قدوم سُنت ہے جب احرام باندہے حج کا مکہ سے طواف کرے قدوم کا وقت احرام کے المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
ایک روایت مین نہ طواف کری جب تک نہ لوٹ آئی عرفات اور منی سے المعانی البدیعہ	اگر ترک کیا طواف قدوم کو بسبب تعجیل کے تو کچھہ لازم نہین آتا ہے اور اگر ترک کیا اوسکو باوجود طاقت کے تو لازم آئیگا اوسپر دم بعضی اصحاب مالک اوسکو تعبیر کرتے ہین ساتھہ وجوب کے یعنی طواف قدوم کو واجب کہتے ہین نہ طواف کری جب تک لوٹ نہ آئی عرفات اور منی سے المعانی البدیعہ	طواف قدوم نزدیک ابی ثور کے نسک ہے یعنی افعال حج مین سے ہے واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
کہا فتح القدیر میں مکروہ ہے کہ نہ پڑھے رکعتیں طواف کی اوقات مکروہ میں بلکہ ٹھہرے یہانتک کہ داخل ہو وقت کہ نہیں ہے کراہت نماز کی اوسمین رد المحتار اور ابتدا ساتہ طواف کے اوسوقت کرے کہ نہ خوف ہو فوت نماز مکتوبہ یا اوسکی جماعت یا وتر یا سنت راتبہ کا در مختار اور جبکہ خوف ہو فوت نماز مکتوبہ یا اوسکی جماعت یا وتر یا سنت راتبہ کا مقدم کرنا چاہیے انکا طواف تحیہ وغیرہ پر ایسا ہی ہے لباب و اوسکی شرح میں بیہ اسکی بعد طواف کرنے کے رائق رد المحتار واجب ہے دو رکعت پڑہنا المعانی البدیعہ	دو رکعت طواف کی سنت ہے ایک قول میں دونو میں ہے اور واجب کہا ہے شافعی نے ان دو رکعت کو دوسری قول میں مستحب ہے کہ پڑھے جاوین یہ رکعت پیچھے مقام ابراہیم کے پھر اگر فوت ہو جاوین مقام ابراہیم میں پڑھی جاوین حرم میں پھر اگر فوت ہو جاوین حرم میں پس پڑھے جاوین جسجگہ چاہے جب بھول گیا دو رکعت طواف کی یہانتک کہ نکل آیا حرم سے اور لوٹ گیا طرف اپنی شہر کے پڑہ لیوے اونکو جہان چاہے حل میں سے یا حرم میں سے المعانی البدیعہ	متفق بقول اول شافعی	متفق بقول اول شافعی

امام ابو حنیفه	امام شافعی	امام مالک
اور ختم کری طواف کو ساتھہ استلام حجر کے اور یہہ سنت ہے پہر نماز پڑہے دو رکعت وقت مباح مین و مختار پڑہے ان دو رکعتون مین کافرون اور اخلاص واسطے اقتدا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہر اور مستحب ہے یہہ کہ دعا کری بعد ان دو رکعت کے ساتھہ دعا آدم علیہ السلام کے اور اگر پڑہے زاید دو رکعت سے جایز ہے اور نہ کافی ہوگی نماز فرض اور نہ نماز نذر ان دو رکعتون سے اور نہ جایز ہوگی پہیرنیوالے ان دو رکعت کو اقتدا ساتھہ شکل اپنی کے اسلئے کہ طواف اسکا غیر ہے		
طواف دوسری کا اور اگر طواف کری سات تب بہی کی نماز پڑہے اوسکی طرف سے لباب	جایز ہے پڑہنا دو رکعت طواف کا نذر و فرض سے لیکن افضل ہے المسائل البدیعه	جایز نہین ہے المسائل البدیعه

پڑہے رکعت پہلی مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین
قل ہو اللہ احد بیتبرکا ساتہہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور اگر پڑہے غیران دو سورتونکی توجایز ہے پہر دعا کرے واسطے
مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے اور اگر ملادے طواف
کو ساتہہ طواف دوسرے کے پہلے نماز سے مکروہ ہوگا تحریمًا
بسبب کراہت وصل اسابیع کے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے
برخلاف ابی یوسف کے اوس صورت مین کہ فارغ ہووتر
سے اور خلاف مقید ہے بغیر وقت کراہت کے پس اگر ہو نہ مکروہ
ہوگا اجماعًا نہر اور مکروہ رکہا ہے بعض اصحاب ہماری نے طواف
کو بعد نماز صبح اور عصر کے اسواسطے کہ نہین جایز ہے نماز بعد
ان دونون کے اور مشہور عدم کراہت ہے اور تاخیر کرے
نماز کے مابعد طلوع اور غروب تک بر جندی طحطاوی وقت
مباح مین قید ہے واسطے نماز کے فقط پس مکروہ ہے وقت
کراہت مین بخلاف طواف کے اور سنت موالاۃ ہے
درمیان اوسکے اور درمیان طواف کے پس مکروہ ہے

تاخیر اوسکی طواف سے مگر وقت مکروہ مین اور اگر طواف کیا بعد
عصر کے نماز پڑہے مغرب کی پہر دو رکعت طواف کی پہر سنت
مغرب کی اور اگر پڑہا ہے نماز کو وقت مکروہ مین کہا گیا ہے کہ
صحیح ہوگی نماز ساتھہ کراہت کے اور واجب ہوگا قطع اوسکا
پس اگر گذر جاتا ہے اوسہین پس واجب اعادہ اوسکا ہے
لباب اور اوسکے اطلاق مین نظر ہے بسبب اوسکے کہ گذرا
اوقات صلوۃ مین کہ واجب اگرچہ واسطے غیر کے ہو مانند دو رکعت
طواف اور نذر کے نہ منعقد ہوگا تین وقتون مین اوقات معینہ
مین سے اعنی وقت طلوع اور استوای شمس اور غروب مین
بخلاف مابعد فجر اور مابعد نماز عصر پس تحقیق وہ منعقد ہو جاتا ہے
ان وقتون مین رد المحتار
اور یہہ دو رکعت بعد طواف کے واجب ہین علی الصحیح بعد ہر ساتھ
پہیرون کے نزدیک مقام کے کہ وہ پتہر ہین ظاہری اوسہین
نشان دو قدمون ابراہیم خلیل اللہ کا آیا غیر مقام مین مسجد سے
اور ایا مستقیں ہے مسجد اسمین دو قول ہین درمختار

اور کہا گیا ہے کہ یہہ دو رکعت سنت ہین قہستانی رد المحتار
بعد ہر سات پہیرونکے یعنی اوپر تراخی کے جب تک کہ نہ ارادہ
کیا ہو کہ طواف کرے سات پہیرون اور کا پس علی الفور ہے بحر
اور سراج وہاج مین ہے کہ مکروہ ہے نزدیک ابی حنیفہ او محمد کے
جمع درمیان دو اسبوعون یا اکثر کے بدون نماز کے درمیان دو اسبوع
اگرچہ فارغ ہو چکا ہو وتر سے اور کہا ابو یوسف نے نہین مکروہ
ہے جبکہ فارغ ہو چکا ہو وتر سے مانند تین اسبوعون یا پانچ
یا سات کے اور خلاف غیر وقت کراہت مین ہے اور وقت کراہت
مین پس نہین مکروہ ہے اجماعًا اور تاخیر کری نماز کی وقت مباح
تک انتہی اور جب زایل ہو جای وقت کراہت کا ادا مکروہ ہے
طواف پہلی دو رکعت سے نماز سے واسطے ہر اسبوع کے کہا
بحر مین نہین دیکہا ہے مین نے اسکو اور سزاوار ہے مکروہ ہونا
اسلئے کہ اسابیع اسوقت مین ہو جائینگے مانند اسبوع واحد کی
انتہی اور اگر یاد کیا دو رکعت طواف کے بعد شروع کے دوسرے
طواف مین پس اگر ہو یاد کرنا پہلے تمام کرنے ایک پہیری کے

ترک کرے اوسکو اور جو نہین تمام کرے طواف کو اور لازم ہونگی
اوسپر واسطے ہر اسبوع کے دو رکعت لباب اور اطلاق کیا اسبوع کو
پس شامل ہے طواف فرض اور واجب اور سنت اور نفل کو برخلاف
اوسکے جسنے مقید کیا ہے وجوب نماز کو ساتھہ طواف واجب کے
کہا فتح القدیر مین یہہ تقیید کچہہ نہین ہے بسبب اطلاق ادلہ کے
انتہی اور ظاہر مراد ساتھہ اسبوع کے طواف ہے نہ عدد یہانتک
تک کہ اگر ترک کیا ہو اقل اشواط کو بسبب کسی عذر کے مثلاً واجب
ہونگے دو رکعت اوسپر اور لازم آئیگا اوسپر موجب ترک اقل الاشواط
کا اور قول اوسکا شرح لباب مین واجب ہے بعد ہر طواف کے
اگرچہ ادا کیا ہوا ونکو ناقص پس محتمل ہے نقصان عدد کا اور
نقصان وصف کا مانند طواف کے ساتھہ حدث کے اور جنابت
کے اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اوسکی ثانی ہے رد المحتار
نزدیک مقام کے عبارت لباب کے ہے کہ پیچہے مقام کے کہا
اور مراد ساتھہ اسکے وہ ہے جو صادق آتا ہے اوسپر یہہ عادۃً
اور عرفاً ساتھہ قرب کے اور روایت ہے ابن عمر سے کہ جب ارادہ

کری رکوع کرنے کا پیچھے مقام کے گرد انے درمیان اپنے اور درمیان مقام کے ایک صف یا دو صف یا ایک مرد یا دو مرد روایت کیا ہے اسکو عبدالرزاق نے انتہی رد المحتار

تھے ابراہیم کھڑے ہوتے اون پتھر دن پر وقت اوترنے اور سوار ہونیکے جسوقت کہ آتے طرف زیارت اسمعیل اور ہاجرہ کے اور کہا گیا ہے کہ وہ ایک جگہہ ہے کہ تہا اوسمین پتھر جب کہ رکھا تہا اوس دونو قدمونکو اور بلایا تہا لوگونکو طرف حج کی اور کہا گیا ہے کہ وہ وہ ہے کہ جسپر کھڑے ہوتے تھے واسطے رفع بنای خانہ کعبہ کے اور شرح ملتقی مین ہے کہ طول اوسکا دس بالشت کا اور عرض اوسکا سات بالشت کا تہا اور وہ جگہہ اوسکے اب ہے بحر و نہر مصاوی سے اور کہا گیا ہے کہ وہ سارا حرم ہے طحطاوی -

پتھر مین ذکر کیا ہے اسکو بحر مین تفسیر قاضی سے لیکن تعبیر کیا ہے ساتہہ حجر مفرد کے وہ وہ موضع ہے کہ تہی اوسمین جسکہ قیام کیا ابراہیم علیہ السلام نے اوسپر اور بلایا لوگونکو طرف حج کی اور تحریر کیا ہے بعض علمای اعلام نے کہ وہ حجر کہ مقام مین ہے بلندی

اوسکی زمین سے بقدر نصف ذراع اور چوتہائی اور آٹھوین حصہ کے ہے اور اوپر کی جانب اوسکی مربع ہے ہر طرف سے نصف ذراع اور ربع ہے اور گہرائی عوض یعنی وسعی قابین کے ساتھہ قیراط اور نصف سکے ہے رد المختار معتمد یہہ ہے کہ تعین مسجد کا بطریق افضلیت ہے پس اگر پڑہا اون دو رکعت کو بعد لوٹنے کے طرف اپنی اہل کے کافی ہوگا اوسکو اسلیئے کہ وہ دو رکعت تراخی ہین اور یہہ قول امام اور اصحاب امام کا ہے اور کہا ابو طاہر نے اگر چہوڑا پڑہے ان دو رکعت کو مسجد مین واجب ہوگا اوسپر دم اور تقویت کی ہے اوسکی صاحب نہر الفایق نے اور نہین وجہ ہے عدول کی مذہب امام اور اصحاب امام سے طحطاوی — اور متعین ہونے مسجد مین جو لکہا کہ دو قول ہین نہین دیکہا مینے اوسکو کہ جسنے حکایت کیا ہو دو قولونکو سوا اسکے کہ جسکا وہم دلایا ہے عبارت نہر نے اور عبارت نہر مین نظر ہے اور مشہور عامہ کتب مین ہے کہ نماز اوسکی مسجد مین افضل ہے غیر مسجد سے اور لباب مین ہے کہ نہین خاص ہے یہہ نماز ساتہہ زمان اور نہ ساتہہ مکان کے

اور نہین فوت ہوتی ہے بہ نماز پس اگر ترک کیا ہوا وسکو نہ جبیر
کی جائیگی ساتھہ دم کے اور اگر پڑہا ہوا ونکو خارج حرم کے اگرچہ
بعد رجوع کے ہو طرف وطن کی جایز ہے اور مکروہ ہوگا اور
مستحب ہے تاکید کے ساتھہ ادا اوسکا پیچہے مقام کے پہر
کعبہ مین پہر حجر مین نیچے میزاب کے پہر ہر اوس جگہہ کہ قریب ہو
حجر سے پہر باقی حجر مین پہر اوسمین کہ قریب ہو خانہ کعبہ کے پہر مسجد
مین پہر حرم مین پہر نہین فضیلت ہے بعد حرم کے بلکہ اساءت
ہے انتہی ردالمحتار —
نہ خوف تیز فوت وقت مکتوبہ کا سزاوار یہہ ہے کہ ہو مراد فوت
وقت مستحب مکتوبہ کا اسلئے کہ ساقط ہوتی ہے ساتھہ اوسکے ترتیب
اور پرایک دو قولون مصححین کی پس بالا ولی ہے جو بیان ہے
اور زیادہ کیا ہے شرح لباب مین فوت نماز جنازہ کو اور زیادہ کیا ہے
پہرا در نہر مین اوسکو جبکہ داخل ہوا وسوقت مین کہ منع کئے جاتے
ہون لوگ طواف سے یا ہو اوسپر فائتہ مکتوبہ انتہی اور ذکر کیا ہے اخیرکو
لباب مین و قصد کیا ہے اوسکو شارح لباب نے ساتھہ صاحب ترتیب کے

کہتا ہون مین اور ظاہر مراد فائتہ سے وہ فائتہ ہے کہ فوت کیا ہے اوسکو عمدًا اور واجب ہے قضا اوسکی فورًا اور جو نہین پس تقدیم طواف کی اوسپر نہین مضر ہے مگر جبکہ خوف ہو فوت مکتوبہ و قتیہ کا جبکہ مقدم کرے اوسپر طواف کو اور قضاء فائتہ کو اور اسوقت مین پس ذکر مکتوبہ وقتیہ کا بی پروا کر دیگا ذکر فائتہ سے رد المحتار

اور طواف کری خانہ کعبہ کا طواف قدوم اور سنت ہے طواف قدوم واسطے آفاقی کے اسلئے کہ وہی آفاقی قادم ہے در مختار طواف قدوم کو طواف تحیتہ اور طواف لقاء اور طواف اول عہد بخانہ کعبہ اور طواف احداث عہد بخانہ کعبہ اور طواف الوارد و الورود بہی کہتے ہین شرح لباب مین ہے کہ واقع ہو جاتا ہے یہہ طواف واسطے قدوم کے مفرد بالحج سے اگرچہ نہ نیت کی ہو واسطے قدوم کے لئے ہونی کی یا نیت کی ہو غیر قدوم کے لئے اسلئے کہ واقع ہوا ہے محل قدوم مین کہا لباب مین پہر اگر ہو محرم مفرد ساتہہ حج کے واقع ہوگا یہہ طواف اوسکا واسطے قدوم کے اور اگر ہوگا مفرد ساتہہ عمرہ کے یا متمتع یا قارن واقع ہوگا طواف عمرہ سے نیت کی ہو اوسکے لئے یا واسطے اوسکے غیر کے اور قارن پر ہے

یہہ کہ طواف کرے اور طواف واسطے قدوم کے انتہی یعنی استحباباً بعد فراغ اپنی کے سعی عمرہ سے قارن اور لباب مین ہے کہ اول وقت طواف قدوم کا وقت دخول مکہ کے ہے اور آخر اوسکا وقوف عرفہ سے ہے پس جب وقوف عرفہ کیا پس تحقیق فوت ہوگیا وقت اوسکا اور اگر نہ وقوف کیا پس طلوع فجر نحر تک ردالمحتار

اور مسنون ہے طواف قدوم واسطے آفاقی کے نہ واسطے غیر آفاقی کے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین پس مسنون نہین ہے واسطے مکی کے اور نہ واسطے اہل مواقیت کے اور جو داخل مواقیت ہین کہ تک سراج و شرح لباب —

مگر تحقیق مکی جب نکلے واسطے آفاق کے پہر لوٹے حالت احرام مین ساتھہ حج کے پس لازم ہے اوسپر طواف قدوم لباب پس یہہ خلاف اوسکے ہے جو قہستانی مین ہے کہ مسنون ہے واسطے اہل میقات اور داخل میقات کے ردالمحتار

اور شروع کرے طواف کرنیوالا اپنی داہنی طرف سے اوسجگہہ سے کہ متصل دروازہ کعبہ کے ہے درمختار —

اور یہہ واجب ہے اصح مین جیسا کہ گذرا رد المحتار
پس ہوجائیگا کعبہ بائین طرف اسلئے کہ طواف کرنیوالا مانند مقتدی
کی ہے خانہ کعبہ کا اور ایک مقتدی کہڑا ہوتا ہے داہنی طرف
امام کی اور عکس اوسکا کرے اسطرح کہ شروع کرے طواف کو
بائین طرف سے اور گرد اسلئے خانہ کعبہ کو داہنی طرف سے اعادہ
کرے جب تک مکہ مین ہے اور ایسا ہی اعادہ کرے طواف کا
جب تک کہ مکہ مین ہے اگر طواف مین استقبال کرے خانہ کعبہ کا
ساتہہ اپنی چہرہ کے یا استدبار کرے خانہ کعبہ کا اور طواف کرے
درحالیکہ عرض مین جانیوالا ہو جیسا کہ شرح لباب وغیرہ مین ہے پس
اگر لوٹ جاسے طرف اپنی شہر کی پہلے اعادہ کرنے سے درمختار ردالمحتار
اور ایسا ہی ہے اگر شروع کیا طواف کو غیر حجر سے جیسا کہ گذرا لیکن
اعادہ کرے اوسکا اور رجوع نہین پس اوپر اوسکے دم ہے اور یہہ
اوپر قول کے ہے ساتہہ وجوب اوسکے کے جیسا کہ اشارہ کیا ہے
طرف اوسکی ساتہہ قول اوسکے کے جیسا کہ گذرا لیعنی واجبات مین ہے
درمختار ردالمحتار

کہاہے علمارنے اور مرور کرے ساتھہ ساری اپنی بدن کے اوپر
ساری حجر کے درمختار
کہا بحرالرائق مین ہے اور ہرگا ہیکہ ہے ابتدا حجر سے واجب ہوگی
ابتدا طواف مین اوس جہت سے کہ اوسہین رکن یمانی ہے قریب
حجراسود سے متعین اور ساتھہ اسکی تصریح کی ہے فتح القدیر مین
اوس حال مین کہ کہنے والا ہے اپنی تعلیل مین اور تابعداری کی ہے
اوسکی ملا علی قاری نے شرح لباب مین واسطے خروج کے اوس
شخص کے خلاف سے جو شرط کرتا ہے مرور کو حجر پر ساتھہ ساری
بدنکے اور کرمانی مین ہے کہ یہہ اکمل اور افضل ہے پھر کہا قاری
نے اور جو نہین پس اگر استقبال کرے حجر کا اور نیت کرے
طواف کی کافی ہوگا نزدیک ہمارے اصل مقصود مین کہ وہ
ابتدا ہے حجر سے برابر ہے کہ کہین ہم کہ وہ سنت ہے یا واجب یا فرض
یا شرط انتہی — اور شرنبلالیہ مین ہے بعد اوسکے کہ گذرا
بحرالرائق سے اور یہہ جسوقت کہ تہوا اپنی قیام مین سمت پر حجر کے
اسطرح کہ کہڑا ہو جانب ملتزم کے اور مایل ہو ساتھہ اپنی بعض

جسدکے تاکہ بوسہ دے حجر کو امی پر جو کہڑا ہو مقابل ساتہہ اپنے جسد کے
حجر کا پس داخل ہوگا اوسمین کچہہ رکن یمانی سے اسلئے کہ حجر اور رکن
اوسکا نہین پہونچتا ہے غرض جسد سامنے حجر کو او ساتہہ اسکے
حاصل ہوگی ابتدا حجر سے انتہی کہتا ہو نہین نہ حاصل ہوگا ساتہہ اوسکے
مرور ساتہہ سارے بدن کے اوپر ساری حجر کے

لیکن جانا ہے تو نے کہ یہہ غیر لازم ہے نزدیک ہمارے اور
شاید کہ شارح نے اشارہ کیا ہے اسکے ضعف کیطرف ساتہہ لفظ
قالوکے بسبب اسکے کہ جانا تو نے اوسکو رد المحتار —

اور طواف کرے حطیم کے پیچھے سے توجہ یا اسلئے کہ حطیم بین سے ہو گز
خانہ کعبہ مین سے ہے پس اگر طواف کریگا فرجہ سے نہ جایز ہوگا مانند
استقبال اوسی حطیم کی احتیاطاً اور اسی حطیم بین قبر اسمعیل اور ہاجرہ
کی ہے در مختار —

اور نام رکہا جاتا ہے حطیم حظیرہ اسمعیل اور وہ ایک جگہ ہے نیچے
میزاب یعنی پرنالی کے اوپر اوسکے حاجز ہے یعنی حایل ہے مانند نصف
دایرہ کے درمیان اوسکے اور درمیان خانہ کعبہ کے ایک فرجہ ہے نام

رکہا گیا حطیم اسلئے کہ توڑا گیا ہے خانہ کعبہ سے اور نام رکہا گیا ہے
حجر اسلئے کہ منع کیا گیا ہے یعنی الگ کیا گیا ہے خانہ کعبہ سی رد المحتار
کہا فتح القدیر مین اور نہین ہے حجر یعنی حطیم سارا خانہ کعبہ مین سے
بلکہ چہ گز حطیم مین سے فقط خانہ کعبہ مین سے ہے بسبب حدیث
عائشہ کے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ چہ
گز یعنی حطیم سے خانہ کعبہ مین سے ہے اور جو زیادہ ہے چہ گز سے
وہ نہین ہے خانہ کعبہ مین سے روایت کیا ہے اسحدیث کو مسلم رد المحتار
اور مراد عدم جواز سے عدم حل ہے نہ عدم صحت ایسا ہی
ظاہر ہے رد المحتار سے کہا قاری نے شرح نقایہ مین اور
اگر طواف کیا فرجہ سے نہ کافی ہوگا اوسکو تحقیق کہا ل مین ا؛ ز
لابد ہوگا اعادہ سب طواف کا اور اگر اعادہ کریگا تنہا حطیم سے
اسطرح کہ شروع کرے اپنی داہنی طرف سے خارج حجر یعنی حطیم کی
یہان تک کہ منتہی ہو آخر حطیم تک پہر داخل ہو حطیم مین فرجہ سے
اور نکلے دوسری جانب حطیم سے یا نہ داخل ہو حجر یعنی حطیم مین اور
یہہ افضل ہے اسطرح کہ لوٹے اور ابتدا کرے اول حجر سے اسیطرح

کری سات بار اور پورا کری صفت طواف کی رمل وغیرہ سے
اور اگر نہ اعادہ کریگا طواف کو صحیح ہوگا طواف اوسکا اور واجب ہوگا
اوسپر دم ردالمحتار
مانند استقبال کیا ہوگا حطیم کا مصلی نے نہ صحیح ہوگی نماز اوسکی
اسلئے کہ فرضیت استقبال کعبہ کی ثابت ہے ساتھہ نص قطعی کے اور
ہونا حطیم کا کعبہ مین سے ثابت ہوا ہے ساتھہ احاد کے پس ہوگیا گویا
حطیم کعبہ مین سے من وجہ دون وجہ ہے پس ہوگی احتیاط وجوب طواف
مین وراء حطیم سے اور عدم صحت استقبال حطیم مین ہے ردالمحتار
اور حطیم مین قبر اسمعیل اور ہاجرہ کے ہے نسبت کیا ہے اسکو جز مین شرح
غایۃ البیان کے اور ذکر کیا ہے بعض نے کہ ابن جوزی لایا ہے کہ
قبر اسمعیل بیچ مابین میزاب باب حجر غربی تک ہے تنبیہ
نہین ذکر کیا درمختار مین شاذروان کو اور وہ افریز المسنم ہے یعنی
گول خارج چوڑا ہی دیوار خانہ کعبہ سے قدر دو ثلث گز کے کہا گیا ہے
کہ شاذروان خانہ کعبہ مین سے ہے باقی رکھا گیا ہے اوسی جگہ تعمیر کیا ہے
اوسکو قریش نے مانند حطیم کی اور شاذروان نہین ہے خانہ کعبہ مین سے

نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے لیکن سزاوار یہہ ہے طواف خانہ کعبہ کا وراے
شاذروان سے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسا کہ فتح القدیر اور لباب
وغیرہما مین ہے ردالمحتار
اور طواف کری سات پہیرے فقط پہر اگر طواف کیا ہو آٹھوان باوجود
اسکے کہ جانتا ہو کہ یہہ آٹھوان ہے پس صحیح یہہ ہے لازم ہوگا اوسکو
اتمام اسبوع کا واسطے شروع کے یعنی اسلئے کہ شروع کیا ہے اوسمین
بالتزام بخلاف اوسکے کہ ظن کیا ہو اسکا کہ یہہ ساتوان ہے بسبب
اسکے کہ شروع اسمین واسطے اسقاط واجب کے ہے اور وہ تمام کرنا
سات پہیرونکا ہے نہ بالتزام کے ساتہہ پہیرے مستانف کی بخلاف
حج کے جیسا کہ شروع کیا ہوگا اوسمین بقصد اسقاط لازم ہوگا اوسپر
اتمام اوسکا برخلاف باقی عبادات کے بحر — اور حاصل یہہ ہے
کہ طواف مانند اور عبادات کے ہے جیسے نماز اور روزہ اگر شروع
کیا ہوا اوسمین بطریق اسقاط کے اسطرح کہ اوسپر ہے پہر ظاہر ہوا
خلاف اوسکا نہین لازم ہے اوسکو اتمام اوسکا مگر حج کہ لازم ہوتا ہے
اتمام اوسکا مطلقاً جیسا کہ گذرا اول فصل مین تنبیہ

اگر شک کیا پھیرونکی عدد مین بیچ طواف رکن کے اعادہ کرے اسکا اور نہ بنا کری غالب ظن پر بخلاف نماز کے اور کہا گیا ہے جبکہ ہو کہ بہت ہوتا ہو شک تحری کری اور اگر خبر دی اوسکو عادل سا تہہ کسی عدد کی مستحب ہے کہ اخذ کرے ساتہہ اوسکی قول کے اور اگر خبر دین اوسکو دو عادل تو واجب ہوگا عمل ساتہہ قول دو عادل کے لباب —

کہا شارح لباب نے اور مفہوم اسکا یہہ ہے کہ اگر شک کیا بیچ پھیرون غیر رکن مین نہ اعادہ کری اوسکا بلکہ بنا کری اوپر غلبہ ظن اپنی کی اسلئے کہ غیر فرض اوپر توسع کے ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ واجب حکم رکن مین ہے اسلئے کہ فرض عملی ہے انتہی رد المحتار

حجر سے حجر تک ایک پھیرا ہے خانیہ اور یہہ بیان ہے واسطے واجب کے نہ واسطے فرض کے طواف مین بسبب اسکے کہ گذرا کہ اقل اشواط سبعہ کا سوای اکثر کے واجب ہے جبر کیا جاتا ہے ساتہہ دم کے پس رکن اکثر اشواط ہے بحر — لیکن ظاہر یہہ ہے کہ یہہ فرض مین ہے اور واجب پس تحقیق تصریح کی ہے فقہا نے اسطرح کہ اگر ترک کیا اکثر پھیرون طواف صدر کو لازم آئیگا اوسپر دم اور اقل مین واسطے ہر پھیری کے

صادق ہے اوراسی پر طواف قدوم پس نہین تصریح کی ہے فقہانے
ساتھہ اوسکے جو لازم آتا ہے اگر ترک کیا ہوا وسکو بعد شروع کے
اور بحث کی ہے شاہی نے منسک کبیر مین کہ مانند صدر کی ہے
اور نزاع کیا ہے اسمین بیچ شرح لباب کے اسطرح کہ صدر واجب ہے
باصلہ پس نہین قیاس کیا جائیگا اوسپر جو واجب ہوتا ہے ساتھہ شروع کے
پس ظاہر یہہ ہے کہ نہ لازم آئی اوسکے ترک سے کچھہ سوای توبہ کے
مانند نماز نفل کی انتہی ملخصا اور کبھی کہا جاتا ہے کہ وجوب اوسکا ساتھہ
شروع کی بمعنی واجب ہونے اکمال اور قضا اوسکے کے ہے ساتھہ
اہمال اوسکی کے اور لازم آئیگا اوس سے وجوب لانے اوسکے واجبات کا
مانند نماز نافلہ کے یہان تک کہ اگر ترک کیا ہو نماز نافلہ سے کسی واجب کو
واجب ہوگا اعادہ نماز نافلہ کا اور لانا اوسکا کہ جبر کری یعنی پورا کرے
اوسکو جو ترک کیا ہے نماز نافلہ مین سے مانند نماز واجب کے شروع
مین اور یہان ایسا ہی ہے اگر ترک کیا ہو اقل طواف کو واجب ہوگا
اوسمین صدقہ اور اگر ترک کیا ہو اکثر طواف کو واجب ہوگا اوسمین دم
اسلئے کہ دم جایز ہے واسطے ترک واجب کے طواف مین مانند سجدہ سہو کے

ترک واجب ہین نہ بیچ نماز نافلہ کے رد المحتار

پس اگر طواف کیا ہو آٹھوین بار جان کے یعنی اسطرح کہ آٹھوین بار کے لیکن کیا ہو اوسکو بنابر وہم یا وسوسہ کے نہ بقصد دخول او طواف کے اسلئے کہ اسوقت مین لازم آئیگا اوسپر اتمام اتفاقاً شرح لباب سے کہتا ہو نہین لیکن تعلیل مضید اسکے ہے کہ خلاف اوسصورت مین کہ قصد کیا ہو دخول کا اور طواف مین سے ہے رد المحتار

اور جانتو تحقیق مکان طواف داخل مسجد ہے اگرچہ ورا زمزم کے ہو نہ خارج مسجد کے بسبب ہونے نطایف کے خارج مسجد مین طواف کرنیوالا ساتھہ مسجد کے نہ ساتھہ خانہ کعبہ کے درمختار

اگرچہ ہو ورا زمزم کے یا مقام کے یا ستونونکے اوپر سطح کے اگرچہ مرتفع ہو خانہ کعبہ پر لباب رد المحتار

نہ ساتھہ خانہ کعبہ کے اسلئے کہ دیوارین مسجد کے حایل ہوتی ہین درمیان طواف کرنیوالی اور درمیان خانہ کعبہ کے بحر محیط سے اور مفہوم اسکا یہہ ہے کہ اگر ہون دیوارین گری ہو نہین صحیح ہوگا طواف خارج مسجد سے اور تحقیق کہا ہے فتح القدیر مین کہ یہہ مفہوم غیر معتبر ہے لیکن تعلیل

مبسوط سے رد المحتار —
اور اگر نکلا ہو طواف سے یا سعی سے طرف نماز جنازہ کی یا مکتوبہ کے
یا تجدید یا وضو کے پہر لوٹے بنا کرے در مختار
بنا کرے اسے اور جسقدر رکے کہ طواف کیا ہوا اور نہین لازم ہے
از سر نو کرنا فتح القدیر کہتا ہو نہین ظاہر فتح القدیر یہہ ہے کہ اگر
از سر نو کرے نہین ہے کچھ اوسپر بس نہ لازم ہوگا اوسکو اتمام
اول کا اسلئے کہ یہہ از سر نو کرنا واسطے اکمال کے ہے ساتھہ موالاۃ
کے درمیان اشواط کے پہر دیکھا مینے لباب مین جو دلالت کرتا ہے
اسپر جہان کہین کہ کہا فصل مستحباب طواف مین اور مستحباب
طواف مین سے ہے استیناف یعنی از سر نو کرنا طواف کا اگر قطع کیا ہو
اوسکو یا کیا ہوا وسکو بروجہ مکروہ اور کہا شارح لباب نے اگر قطع
کیا ہو طواف کو اگرچہ ساتھہ عذر کے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ
مقید ہے ساتھہ اوسصورت کے کہ ہو پہلے لانے اکثر طواف کے انتہی
باقی رہی صورت حاضر ہونے جنازہ یا فرض کے درمیان پہیرے
مین یا تمام کرے اوسکو یا نہین نہین دیکہا ہے مینے اوسکو کہ تصریح

کی ہو اسکی نزدیک ہماری اور سزاوار ہے عادم اتمام جبکہ خوف کرے فوت رکعت کا ساتھہ امام سے اور جبکہ لوٹے واسطے بنا کی ایا بنا کرے محل انصراف سے یا ابتدا کرے پھیری کے حجرے اور ظاہر اول ہے بر قیاس اوسکے کہ آیا ہوا اوسکو حادث نماز مین پھر دیکھا مینے بعض کو کہ نقل کیا ہے اوسکو اونہون نے صحیح بخاری سے کہ اوسمین مروی ہے عطا ابن ریاح تابعی سے اور یہی ظاہر قول فتح القدیر کا ہے کہ بنا کری اوپر اوسقدر کے کہ طواف کیا ہو واللہ اعلم تنبیہ — جب نکلے طواف سے واسطے غیر حاجت کے مکروہ ہے اور نہین باطل ہوتا ہے طواف نکلنے سے بادون حاجت کے پس تحقیق کیا ہے لباب مین —

اور نہین مقیاس ہے واسطے طواف کے اور شمار کی گئی ہے مکروہات طواف سے تفریق طواف کے یعنی فصل درمیان اشواط طواف کے تفریق کثیر کر اور ایسا ہی کہا ہے سعی مین بلکہ ذکر کیا ہے منسک کبیر مین اگر تفریق کرے سعی کی بہت تفریق کرکہ ہو سعی ہر دن سے کچھ ایک پھیر ایا کمتر ایک پھیرے سے نہ باطل ہوگی سعی اوسکی اور

مستحب ہوگا استیناف رد المحتار —

اور جایز ہے بیچ طواف اور سعی کے اکل اور بیع اور فتوی دینا اور قراءۃ لیکن ذکر افضل ہے قرارت سے اور منسک نووی مین ہے کہ ذکر ماثور افضل ہے اور غیر ماثور مین قرارت افضل ہے اور مصحح یہ لباب مین کراہت بیع کی ہے طواف اور سعی دونون مین اور کراہت اکل کی ہے طواف مین نہ سعی مین اور ماننار بیع کی شرار ہے اور شمار کیا ہے شرب طواف اور سعی مین مباحات سے رد المحتار اور جایز ہے طواف اور سعی دونون مین اکل اور بیع اور افتا ظاہر اسکا یہہ ہے کہ حکم متحد ہے ساری اوسین جو ذکر کیا ہے اوسکو اور جو بحر مین ہے وہ یہہ ہے اور مکروہ ہے پڑہنا شعر کا طواف مین اور بات بدون حاجت کے اور بیع اور راہی پر قرارت قرآن طواف مین بس مباح ہے اور نہ بلند کرے ساتہہ قرارت کی آواز کو اور ظاہر اطلاق کراہت کا کراہت تحریمی ہے اور ذکر کیا ہے کرمانی نے زائد اوسکی جو بحر مین ہے اور کہا کراہت مراد کلام سے فضول کلام ہے نہ وہ جسکی حاجت ہو اور نہین ڈر ہے اسین کہ پئے پانی اگر حاجت ہو

اوسکی اور نہ لبیک کہی طواف مین طحطاوی — لیکن ذکر افضل ہے
اوسی ای قراءت سے طواف مین اور یہہ وہ ہے جسکو نقل کیا ہے
فتح القدیر مین تجنیس سے اور کہا اور ینبوع کافی کے ہے واسطے حاکم کے
کہ اوسمین جمع ہے کلام محمد کا مکروہ ہے رفع صوت ساتھہ قراءت
کے طواف مین اور نہین ڈر ہے ساتھہ قراءت کے چپکے اور منتقی
مین ہے ابی حنیفہ سے کہ نہین سزاوار ہے واسطے مرد کے قراءت
طواف مین اور نہین ڈر ہے ساتھہ ذکر اللہ تعالے کے اور نہین

امام ابو حنیفه	شافعی
نفرت کرتا ہے جسکو ذکر کیا ہے تجنیس مین اوسی جسکو کہ ذکر کیا ہے حاکم نے اسلئے کہ لا باس اکثر مین اسلئے خلاف اولی کے ہے انتہی یعنی اور غیر اکثر مین سے قول منتقی کا ہے اور نہین ڈر ہے ساتھہ ذکر اللہ کے پھر کہا فتح القدیر مین ماحصل یہہ ہے کہ طریقہ نبی صلعم کا وہ افضل ہے اور نہین ثابت ہے انحضرت صلعم سے طواف مین قرارت بلکہ ثابت انحضرت سے ذکر ہے اور وہی متوارث سلف سے اور مجمع علیہ ہے پس ہوگا ذکر اولی رد المحتار حاصل ان نقول سے جو ذکر کین ہمنے	ایک روایت مین قرارت قران طواف مین افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر ماثور افضل ہے قرارت قران سے دوسری روایت مین نہین واجب ہے قرارت قران طواف مین المعانی البدیعه

امام احمد	دیگر علمار
ایک روایت مین متفق با امام شافعی ایک روایت مین دو روایتون مین سے مکروہ ہے قرارت قران طواف مین المعانی البدیعہ	نزدیک مجاہد کے واجب ہے المعانی البدیعہ

ابہی یہہ ہے کہ قرارت خلاف اولی ہے اور ذکر افضل ہے
قرارت سے ماثور ہو یا نہ ماثور ہو جیساکہ وہ مقتضی اطلاق کا ہے
مگر یہہ کہ مراد ہو ذکر سے ذکر کامل اور ذکر کامل ماثور ہے پس
موافق ہوگا اوسکی جسکو نقل کیا ہے شارح نے نووی سے
اور استحسان کیا ہے اوسکا شرح لباب مین لیکن ہونا قرارت کا
افضل غیر ماثور سے نفرت کرتا ہے اوس سے قول منتقی کا کہ
نہین سزاوار ہے قرارت کرنا طواف مین اسلئے کہ قول مشعر
ہے ساتہہ منع کے قرارت سے تنزیہا اور ظاہر عدم منع ہے
ذکر غیر ماثور سے دلالت کرتا ہے اسپر جو پہلے بیان کیا ہمنے ہدایہ
سے کہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نہین معین کیا ہے اصل مین واسطے
مشاہد حج کے کچہہ دعاؤ مین سے اسلئے کہ معین کرنا پہنچاتا ہے
رقت کو اور اگر تبرک کرے ساتہہ منقول کے دعاؤنہین سے پس
حسن ہے انتہی —
اور یہہ مفید اسکا ہے کہ مراد ساتہہ ذکر کے اسجگہہ مطلق ذکر ہے
جیساکہ وہ مقتضی فقہا کے اطلاق کا ہے برخلاف اوسکے

جسکی تفصیل کی نودی نے تنبیہ
وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے درمیان
رکنین کے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ الخ اور نہین منافی ہے یہہ
اوسکی جو گذرا اسلیئے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد منع ہے قرارت
اوسکے سے جسمین ذکر نہین ہے یا کہا ہے ربنا اٰتنا اوسکو
بقصد ذکر یا واسطے بیان جواز کے رد المختار
اور ذکر افضل ہے طواف مین اور تحقیق کہا ہے آنحضرت صلعم نے
جو طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے اوسمین
مگر ساتھہ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا
قوۃ الا باللہ کے مٹائی جاتی ہین اوس سے دس برائی اور
لکہی جاتے ہین اوسکے لئے دس نیکی روایت کیا ہے اسکو
ابن ماجہ نے نہر الفایق ۔
مستحب ہے داخل ہونا مسجد مین دروازہ بنی شیبہ سے نزدیک
چاروں اماموں کے اور داخل کرے پیر داہنی اپنے کو پہلے بالاتفاق
اور کہے وقت داخل ہونے مسجد کے اللہم افتح لی ابواب رحمتک

ای بار خدایا کہولو میرے واسطے دروازے رحمت اپنی کے اور
جسوقت داخل ہووے مسجد میں نیت کرے طواف خانہ کعبہ کی
کیونکہ یہہ طواف ہے تحیۃ مسجد الحرام کا دراں حالیکہ ہووے حاجز
اور تلبیہ کرنیوالا اور طواف کرنیوالا اور جسوقت پہونچے حجر اسود
کو تو نزدیک شافعیون کے مقابل کرے حجر اسود کو جمیع بدن اپنی کے
اور نزدیک حنبلیون کے کہڑا ہووے داہنے حجر اسود کے دراں
حالیکہ متوجہ طرف بیت اللہ کے ہووے یا کہڑا ہووے دراں حالیکہ
بیت اللہ اوسکی بائین پر واقع ہو قبل محاذات حجر اسود کے اور نزدیک
چاروں اماموں کے ارادہ کرے ساتھہ طواف اول کے طواف قدوم
بشرطیکہ تنہا محرم بالحج ہووے اور داخل ہووے مکہ مین قبل
ٹہرنے عرفات کے اور اگر ہووے محرم بالعمرہ فقط داخل ہووے
مکہ مین قبل وقوف عرفات کے تو نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون
کے ارادہ کرے طواف سے طواف قدوم اور نزدیک حنفیونکے
نیت کرے اول طواف سے طواف عمرہ اگر اوسنے نیت کی طواف
قدوم کی تو نیت اوسکی لغو ہے پہر شروع کرے طواف کو اور گردانے

بیت اللہ کو بیا را پنی سے اور چلے سیدہا دران حالیکہ خارج کرنیوالا ہووے
جمیع بدن اپنی کو شاذروان سے اور حجر اسود اور زمزم اوسکے بیچ میں
واقع ہووے یہان تک کہ پہونچے حجر اسود تک اور جسوقت اوسنے
اس طریقہ پر سات دفعہ طواف کیا اور پہونچا حجر اسود تک اور
محاذی کیا بعضے بدن اپنے کو اخیر طواف مین حجر اسود کے اور
حاصل ہو طہارت کامل بدن اور کپڑے اور مکان طواف کا اور
مستور کیا عورت اپنی کو صحیح ہوتا ہے طواف اوسکا نزدیک
چارون اماموں کے ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

طواف صحیح

امام ابو حنیفه	امام شافعی
طہارت اور ستر عورت شرط صحت طواف مین ہے اختلاف ہے اصحاب ابی حنیفہ کا اسمین کہ آیا طہارت اور ستر عورت واجب ہے یا نہین -	ایک روایت مین دو روایتون مین سے طہارت حدث اور نجاست اور ستر عورت شرط ہے صحت طواف مین جب حدث واقعہ ہوا اثنا طواف مین وضو کرنے اور بنا کرنی طواف کی ساتہہ قرب فصل کے اور ساتہہ طول فصل کے دو قول ہین قول قدیم مین باطل ہوتا ہے طواف از سر نو کرے طواف کو اور قول جدید شافعی مین نہ باطل ہوگا طواف اوسکا او ربنا کرے
المعانی البدیعه	المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی ایک روایت میں دوسری روایت میں اگر فاصلہ کرے تکیہ میں یا اعادہ کرے اور اگر لوٹ جاوے اپنی شہر پلٹ تو کافی ہوگیا اور جبر اوسکا ساتھہ دم کے ہوگیا المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی ایک روایت میں المعانی البدیعہ	اور نزدیک ابی شجاع کی طاہر اور ستر عورت سنت ہے نہ واجب اور کہا غیر ابو شجاع نے کہ واجب ہے اور اتفاق اسپر کہ جبر اوسکا ساتھہ دم کے ہے نزدیک زیدیہ کی جب طواف زیارت کرے حالت نجاست یا حدث میں جبر اوسکا ساتھہ دم کے ہے اور دوا یک بکری ہے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جب لاسی اکثر طواف کو یا چار پہیرون کو پس اگر ہو مکہ مین لازم ہوگا اوسکو اعادہ طواف کا اور اگر نکل آیا ہو مکہ سے جبر اوسکا ساتہہ دم کے ہے — المعانی البدیعہ	نہ پورا ہوگا طواف جبتک نہ کری سات طواف پہر اگر ترک کیا ایک طواف یعنی ایک پہیری کو سات پہیرونمین سے نہ اعتبار ہوگا اوسکا یہان تک کر لاوے اوسکو کہ ترک کیا ہے اور نہ قایم ہوگا مقام اوسکے دم برابر ہے کہ مکہ مین یا خارج مکہ مین — جب شک ہو عدد طواف مین بنا کرے اپنی یقین پر اور وہ کمتر عدد ہے اور تقلید کرے اپنی غیر کے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی	اور نزدیک عطا اور فضل بن عیاض کے واسطے ایسکے یہہ ہے کہ تقلید کرے اوسکی جسکو شک ہے

امام ابوحنیفه		امام شافعی	
جمع درمیان اسابیع طواف مین مکروہ ہے	حسن زہری عروہ	نہین مکروہ ہے جمع درمیان اسابیع طواف مین اور کرے کری واسطے ہر واحد کے اونہین سے	مسور عائشہ
مکروہ ہے ملصق اسابیع طواف مین المعانی البدیعه	.	متفق با امام ابوحنیفه المعانی البدیعه	
ترتیب شرط نہین ہے صحت طواف مین پس اگر طواف کیا اونقص کیا صحیح ہوا پھر اگر وہ مکہ مین اعادہ کرے اور اگر نکل گیا اپنے شہر کیطرف کافی ہوگیا اور لازم آیگا اوسپر دم المعانی البدیعه		ترتیب شرط ہے صحت طواف مین اور وہ یہہ ہے کہ گردانا جاوے بیت الله بائین طرف اور طواف کیا جاوے داہنی طرف المعانی البدیعه	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق باامام ابوحنیفہ	متفق باامام ابوحنیفہ	
ایک روایت مین مکروہ نہین ہے دوسری روایت مین مکروہ ہے بشرطیکہ قطع کرلی ہو پیرو تر کے یعنی طاق پر المعانی البدیعہ		
متفق باامام شافعی ۔	متفق باامام شافعی	نزدیک اُن کے تحقیق یہہ ہے جسوقت نقص کیا کافی نہین ہے دم اوپر اوسکے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جبکہ طواف کیا ہو گرد خانہ کعبہ ہی ہوتے حال کا اور ترک کیا ہو حجر کو کافی ہو جائیگا اور لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	طواف معتد بہ یہہ ہے کہ طواف کرے بیت عتیق کا اور وہ بنایا گیا ہے چہہ یا سات گز حجر سے پہر اگر طواف کیا گرد اوسکے جو بنا ہے خانہ کعبہ سے نہ شمار ہوگا اوسکے طواف کا اور ایسی ہی ہے جبکہ طواف کیا ہو شاذروان خانہ کعبہ پر نہ شمار ہوگا اوسکا المعانی البدیعہ
واجب نہیں ہے المعانی البدیعہ	واجب ہے توجہ طرف بیت اللہ وقت ادائے طواف کے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	نزدیک حسن کے اعادہ کری طوف کا پہر اگر رمل آیا سہو احرام سے اہراق کری دم کا المعانی البدیعہ

امام شافعی	امام ابو حنیفه
ایک روایت مین قرارت قران طواف مین افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر ماثور افضل ہے قرارت قران سے دوسری روایت مین نہین واجب ہے قرارت قران طواف مین المعانی البدیعه	
ایک روایت مین مستحب ہے طواف پانون چل کے پہر اگر طواف کیا سوار ہوکے بدون عذر کے جایز ہے اور کچہہ نہین لازم آتا ہے جب کیا بالغ کو اپنی طواف مین اور نیت کی دونون نے سو اسمین قول ہین ایک قول مین واقع ہوگا طواف حامل یعنی سوار کرنے والی سے اور دوسرے قول مین واقع ہوگا محمول یعنی سوار سے المعانی البدیعه	اگر طواف کیا سوار ہوکے بسبب عذر کے کچہہ نہین لازم آتا ہے اوسپر اور اگر طواف کیا سوار ہوکے بدون عذر کے تو دم لازم آتا ہے اوسپر طواف حامل اور محمول دونون کی طرف سے واقع ہوجائیگا المعانی البدیعه

امام احمد		دیگر علماء
ایک روایت میں متفق با امام شافعی ایک روایت میں دو روایتیں نہیں ہے مکروہ ہے قرات قرآن طواف میں المعانی البدیعہ	حسن مکروہ	نزدیک مجاہد کے واجب ہے المعانی البدیعہ
متفق با امام شافعی نہ کافی ہوگا طرف حائل اور محمول ہیں روایت میں ایک روایت میں کافی ہو جائیگا محمول کی طرف سے ساتھ عار کے اور دم لازم آئیگا — دوسری روایت میں دم لازم نہ آئیگا اوسپر المعانی البدیعہ		

شافعیون کے نزدیک طہارت ہے حدث اور نجاست سے جو بدن
اور کپڑون مین ہووے اور پاک ہووہ مکان جو بیچ رکہتے ہین اوسپر
وقت طواف کے اور واجب ہے ستر عورت اور محاذی کرنا سارا
بدن کل حجراسود کے شروع طواف مین اور واجب ہے سات
طواف کا جو ہر ایک من الحجر الی الحجر ہووے
اور واجب ہے وقوع طواف سبھی مین اور گرد اسکے بیت اللہ کو
طواف کرنیوالا بیسار اپنی سے در انحالیکہ خارج کرنیوالا ہووے
جمیع بدن اپنی کو بیت اللہ اور شاذروان سے اور اگر طواف کیا اپنے
در انحالیکہ چہوتی تہی دیوار کعبہ کو اگرچہ ہووے یہہ فعل بعضے قدمون
مین نہین ہے صحیح طواف اوسکا کیونکہ اوسنے طواف کیا در انحالیکہ
بعضے اوس طواف کا شاذروان مین ہے اور شاذروان بیت اللہ
سے ہے اور لائق ہے کہ پرہیز کرے ہر شخص وقت استلام حجراسود
اور رکن یمانی کے اس سے یعنی طواف شاذروان سے کیونکہ اگر
چلے شاذروان مین وقت استلام اور تقبیل کے بسبب انبوہ کے اونکے
کچہہ تہوڑا قدم نہین ہے صحیح طواف اوسکا پس واجب ہے کہ معلوم ہو

کری قدم اول بنی کو حالت استلام اور تقبیل کے پہر سیدہا ہوکر کہڑا ہووے
اپنی مکان مین جسوقت فارغ ہووے استلام اور تقبیل سے اور
اگر چلے حالت استلام اور تقبیل کے شاذروان مین پس لازم ہے کہ طرف
مکان اول کے پہر وہان سے چلے تا کہ کامل ہووے طواف اوسکا
خارج بیت سے اور بہتر ہے کہ ہوشیار رہی طواف کرنیوالا تا کہ
بچی ان باتون سے کیونکہ اکثر لوگ نزدیک شافعیونکے لوٹتا ہے
بلا حج کے ان باتونکے سبب سے اور واجب ہے نیت طواف اگر ہو طواف
غیر حج اور عمرہ مین پہہ واجبات طواف سے ہے جو نہین ہے صحیح
نزدیک شافعیون کے طواف بغیر اسکے اور مذہب حنبلیونکا ایسا ہے
جیسے شافعیونکا یعنی نہین ہے صحیح طواف بغیر ان واجبات کے
مگر حنبلی یون کہتے ہین کہ طہارت نجاست سے ساقط ہوتی ہے
بعجز اور جہل اور نسیان سے اور کہتے ہین حنبلی کہ اگر پہیرے
طواف کرنیوالا دیوار خانہ کعبہ کو ہاتہہ سے وقت محاذات شاذروان
مین صحیح ہے طواف اوسکا کیونکہ اکثر اوسکا خارج ہے بیت اللہ سے
اور کہتے ہین کہ موالات درمیان طوافون کے واجب ہے اور

نہین ضرر دیتا ہے چہوڑنا طواف کا نماز اور جنازہ کے واسطے اور
نہین ضرر دیتا ہے چہوڑنا طواف کا تہوڑی دیر بسبب غیر ان امور کے
مگر نزدیک احمد کے از سر نو شروع کری طواف کو جو سے اگر اسنے
چہوڑا طواف کو ناتمام اور کہا اونہون نے نہین ہے صحیح طواف
بغیر نیت کے خواہ وہ طواف حج مین ہووے یا عمرہ مین یا سوا
ان دونون کے اور ماسوا ان مذکورات سے سنن اور مستحبات
ہین اور اوسکے ترک کرنے سے فوت ہوتی ہے فضیلت اور نہین
لازم ہے اوسپر کوئی چیز اور نزدیک حنفیون کے طواف کے لئے
رکن ہین کہ نہین صحیح طواف بغیر اونکے اور واجبات ہے کہ بدلا اوسکا
قربانی ہے اگر ترک کرے اون واجبات کو پس رکن طواف چار شوط
ہین اور واجبات طواف جو بدلہ اوسکا دم ہے شروع کرنا مشی سے
یمین بیت سے اور ستر عورت اور طہارت حدثین سے ہے اور واجب
پاک اوس مقدار طبعی کی ہے جو پوشیدہ کرے عورت کو اور زیادہ
چار شوطون سے بہی واجب ہے اور ماسوای اسکے سنن اور مستحبات
اور آداب ہین اور نہین واجب ہوتی ہے اونکے چہوڑنے سے کوئی چیز

اور نزدیک مالکیونکے وہ واجبات جو نہین صحیح طواف بغیر اونکے ابتدا
کرنا حجر اسود سے ہے اور نہین ہے شرط محاذی ہونا حجر اسود کا اور
گردانے بیت اللہ کو داہنی اپنی سے اور کامل کرے سات طواف
کو حجر سے حجر تک درانحالیکہ خارج کری جمیع بدن اپنی کو بیت اللہ
اور حجر اور شاذروان سے اور واجب ہے طہارت حدثین سے
اور نجاست سے اور یہی واجب ہے ستر عورت اور مشہور مذہب
مالکیونکا یہہ ہے کہ دور کرنا نجاست کا واجب ہے بشرط قدرت اور
یاد کے اور ساقط ہے وقت نسیان اور عجز کے کہتے ہین اگر پڑہے
نماز عورت حرہ درانحالیکہ کہلا ہووے سر یا اطراف یا سینہ
اوسکا صحیح ہے نماز اوسکی مگر اعادہ کرے اوس نماز کا اگر وقت باقی
ہووے اور ایسا ہی حال ہے طواف کا جیسے نماز کا اور کہا
اونہون نے کہ نہین ہے صحیح طواف خارج مسجد سے اور اگر
طواف کیا اوسنے وراء زمزم سے یا پیچہ ترون مسجد یا ازدحام
کے سبب سے نہین کوی خوف اور اگر اوسنے طواف کیا گرمی
یا سردی کے سبب سے ان مقامات مذکورہ میں اعادہ کرنے

طواف کا اور اگر لوٹ گیا طرف شہر اپنی کی اسمین دو قول ہین
ایک قول مین بدلہ دیوے طواف کے ہدی اور دوسرے
قول مین اعادہ کرے طواف کو اور واجب ہے پے درپے
کرنا طوافونکا اور اگر اوسنے چہوڑ دیا طواف کو نماز فرض کیوجہ
سے پورا کری باقیماندہ طوافونکو قبل نفلون سے یہانتک واجبات
تہے اور ماسوا اس سب سنن اور مستحبات ہین اور نہین لازم
ہوتی ہے کوئی شے اونکے ترک کرنے سے جسوقت فارغ
ہووے طواف سے آوے مقام ابراہیم علیہ السلام مین
پڑہے دو رکعت نماز اور ارادہ کرے اون دونون رکعتون
سے دو رکعت طواف اور یہہ دونون رکعت سنت موکدہ ہین
نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے یہہ+ دو رکعت واجب ہین مگر
نہین لازم ہوتی ہے بسبب ترک کرنے اون دونون رکعتون
کے قربانی اور نزدیک مالکیونکے واجب ہے اور بدلہ دیاجاتا ہے
اونکے ترک کرنے سے قربانی اور مستحب ہے
جو پڑہے رکعت اول مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون

+ اور نزدیک حنفیون [illegible]

اور دوسرے میں قل ہو اللہ احد کو چنانچہ مذہب شافعیون اور حنفیون
اور حنبلیون کا ہے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہے خلف
مقام ابراہیم علیہ السلام کے از مناسک صغیر ابن جماعہ

طواف صبی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد		امام مالک
+	جائز ہے پہنا دیوے کپڑا کہ صبی لیتقل کے المعانی البدیعہ			جائز نہیں ہے المعانی البدیعہ
	طواف کرے ساتھ لڑکے کے اور نیت کرے طواف کی اپنی جانب سے اور لڑکے کی جانب سے پس طواف واقع ہوگا حامل کا نہ محمول کا المعانی البدیعہ	واقع ہوگا حامل اور محمول سے المعانی البدیعہ	تورسی استحاق	

طواف مریض

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
+	جائز ہے کہ طواف کیا جاوے ساتھ مریض کے اور کافی ہوجاویگا مریض کیطرف سے المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کی ایک روایت مین اور روایتونمین سے اجرت پر ٹھہرایا جاوے دوسرا شخص کہ وہ طواف کرے مریض کی طرف سے المعانی البدیعہ

طواف قارن

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
قران کرنیوالی پر واجب ہے دو طواف اور دو سعی کا المعانی البدیعہ اور شرح مذہب ابو حنیفہ کے یہہ ہے کہ جب داخل ہو مکہ مین طواف کرے اور سعی کرے عمرہ کے لئے اور نہ حلق کرے یہان تک کہ طواف کرے اور سعی کرے دن حج کے پہر حلق کرے اور نکل آوے دونون سے ایک حالت مین پہر اگر نہ طواف کیا ہو اور نہ سعی کی ہو عمرہ کے لئے یہان تک کہ وقوف کیا ہو عرفہ مین جاتا رہا عمرہ اوسکا اور صحیح ہوا حج اوسکا اور لازم آئیگی اوسپر قضا عمرہ کی اور واجب ہوگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	شعبی نخعی جابر بن عبد اللہ عبد الرحمن بن اسود ثوری ابی حنیفہ واصحاب ابی حنیفہ حسن بن صالح ابن حی علی ابن مسعود	قران کرنیوالا درمیان حج اور عمرہ کے اقتصار کرے طواف واحد پر اور سعی کرے اور مستحب ہے اوسکے لئے دو طواف اور دو سعی المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق بامام شافعی متفق بامام ابوحنیفہ ایک روایت مین درباب جزئیہ طواف اور دو سعی کے المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی المعانی البدیعہ

اضطباع طواف مین

اور محرم پہلے شروع طواف سے اپنی چادر کو: اپنی بغل کے
نیچی سے نکال کے کنارہ اوسکا بائین مونڈہے پر ڈالے اور یہہ
ڈالنا پہلے شروع طواف سے سنت ہے درمختار
اور اسطرح چادر ڈالنا نام رکہا جاتاہے اضطباع اور جو صاحب
درمختار نے اول احرام مین کہا اوڑہے چادر کو بیٹہ پر اور سنت ہے
کہ داخل کری چادر کو نیچے داہنے مونڈہے کے اور ڈالے اوسکو
اپنی بائین مونڈہے پر وہ مخالف ہے واسطے قول بحر کے اوڑہے
چادر کو پیٹہ اور دونون مونڈہون اور سینہ پر اور جدا جگہ درمختار مین ہے
اوسکو نسبت کیا ہے قہستانی نے طرف نہایہ کی اور نسبت کیاہے اوسکو
شرح لباب مین طرف برجندی کے خزانہ سے پہر کہا شرح لباب مین
اور یہہ توہم ہے اسکو کہ اضطباع مستحب ہے اول احوال احرام مین اور
اسی پر عوام ہین اور نہین ہے ایسا اسلئے کہ محل اضطباع مسنون تہوڑا
پہلی طواف کی انتہای طواف تک نہ غیر طواف مین کہا بعض محشین نے

اور شرح مرشدی مین جو مناسک کنز پر ہے یہہ ہے کہ یہی اصح ہے
اور یہی سنت ہے اور نقل کیا ہے اسکو مناسک کبیر سندی مین غایۃ
اور مناسک طرابلسی اور فتح القدیر سے اور کہا ہے کہ اکثر کتب مذہب کے
ناطق ہین ساتہہ اسکے کہ اضطباع سنت ہے طواف مین نہ پہلی
طواف سے احرام مین اور اسی پر دلالت کرتے ہین احادیث
اور ساتہہ اسکے قایل ہوے ہین شافعی انتہی اور ایسا ہی نقل کیا ہے
قہستانی نے عمارۃ المناسک سے صاحب ہدایہ سے کہ عدم اوسکا یعنی
عدم اضطباع کا وقت احرام کے پہلی طواف سے اولی ہے رد المحتار
کہا فتح القدیر مین اور لایق ہے یہہ کہ اضطباع کری پہلے شروع سے طواف
مین تہوڑا سا رد المحتار در شرح لباب مین ہے اور جان تو کہ اضطباع
سنت ہے ساری پہیرون طواف مین جیسا کہ تصریح کی ہے اوسکی
ابن الضیا نے پس جبکہ فارغ ہو طواف سے ترک کرے اضطباع کو یہان
تک کہ جسوقت کہ دو رکعت طواف کے پڑہے حالت اضطباع مین
مکروہ نہو گا بسبب کہولنے مونڈہے کے اور آتا ہے کلام اسپر کہ نہین اضطباع
ہے سعی مین انتہی رد المحتار   اضطباع سنت ہے ہر طواف مین

کرا وسکے بعد سعی ہے مانند طواف قدوم اور طواف عمرہ کے
اور مانند طواف زیارت کے اگر تاخیر کیے ہو سعی مین اور
نہوا وڑہنے والا باقی رہا جسنے کہ پہنا ہو سلا کپڑا بسبب عذر کے
ایا مسنون ہے اوسکی تشبیہ ساتہہ مضطبع کے نہین تعرض کیا ہے
اوسے ہمارے اصحاب نے یعنی حنفیہ نے اور کہا ہے بعض شافعیہ
نے متعذر ہے اضطباع اوسکے حق مین اسے اور بوجہ کمال کے
پس نہین منافی ہے اوسکے جو ذکر کیا ہے اوسکو بعض نے کہ کبھی
کہا جاتا ہے مشروع ہے اوسکے لئے اگرچہ ہو مونڈہا چھپا ساتہہ
سلے کپڑے کے بسبب عذر کے کہتا ہو نہین اظہر کرنا اوسکا ہے
شرح لباب ملخصًا رد المحتار۔
اور مستحب ہے نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے اضطباع
اوس طواف مین کہ اوسمین رمل ہووے اور اضطباع عبارت
ہے اوسے کہ گردانے مرد آدہی چادر اپنی کو نیچے کندہے داہنے
کے اور ڈالے دونون طرف چادر کے اوپر کندہے بائین کے
اور نزدیک حنفیونکے اضطباع مستحب ہے یا سنت ہے اور

نزدیک شافعیونکے ہمیشہ کرے اضطباع آخر سعی تک اور
نزدیک حنفیون اور حنبلیونکے خاص بیچ طواف کے ہے
اور نہ مشروع کرے اضطباع کو نہ طواف نہ غیر طواف مین
از مناسک صغیر ابن جماعہ —

گانٹھ لگانا متعلق اضطباع

امام شافعی		امام مالک	دیگر علماء
یہ گانٹھ لگاوے محرم اپنی جان تئیں المعانی البدیعہ	ابن عمر	اگر ایسا کیا اور تطاول کیا پس واسپر لازم ہے فدیہ دینا المعانی البدیعہ	نزدیک سعید بن المسیب اور حکم کے رخصت ہے اسکی المعانی البدیعہ

رمل

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام احمد		دیگر علما
رمل کرے یعنی چلے سات پھیرے کے ساتھہ قریب قریب ڈالنی قدمونکی اور ساتھہ ہلانے دونون مونڈھون کے پہلے تین پھیرون مین فقط حجر سے حجر تک ہر پھیرے مین اور رمل چلے تینون پھیرون مین سنت ہے درمختار یعنی رمل کرے ہر طواف مین کہ جسکے بعد سعی ہے اور جو طواف کہ نہو بعد اوسکی سعی پس نہین ہے رمل اوسمین مانند اضطباع کے ہدایہ کیا نہر الفایق مین دربیع غایۃ کے ہے کہ اگر سوار ہو قارن اس حال مین کہ رمل کی سو طواف عمرہ مین	سنت رمل کی رمل کرنا حجر سے حجر تک ہے سنت ہی اہل مکہ کے لئی رمل طواف مین جب مقدم کرے سعی کو رمل کرے طواف افاضت مین المعانی البدیعہ	عمر ابن عمر ابن مسعود ابن الزبیر	نہین ہے رمل اہل مکہ کے لی المعانی البدیعہ	اسحاق	نزدیک طاؤس اور مجاہد اور عطا اور حسن سعید بن جبیر اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ مشی کرے درمیان دو رکن یمانی کے اور رمل نکرے المعانی البدیعہ

نہ رمل کری طواف قدوم مین اور محیط مین ہے اگر طواف کیا ہو واسطے
تحیۃ کے اور حال مین کہ محدث ہوا ور سعی کی ہو بعد اوسکے ہو گا
او سپر کہ رمل کری طواف زیارت مین اور سعی کرے بعد اوسکے
بسبب خاص ہونے سعی اول کے بعد طواف ناقص کے اور
اگر نہ اعادہ کرے سعی کا پس نہین ہے کچھہ اوسپر - رد المحتار
صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد او نسائی مین روایت ہے ابن عمر سے
کہا ابن عمر نے کہ رمل کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجر سے حجر تک تین پہیرہ مین اور مشی کے چار پہیرون مین فتح القدیر
اور کہا ابن عباس نے کہ نہین مسنون ہے رمل اور ساتھہ اسکے کہ
لیا ہے بعض مشایخ نے جیسا کہ مناسک کرمانی مین ہے نہر الفائق
رد المحتار - حجر سے حجر تک نہ رکن یمانی تک جیسا کہ کہا گیا ہے
رد المحتار - پس اگر ترک کیا ہو رمل کو یا بہول گیا ہوا وسکو
اگر تین مین نہ رمل کرے باقی مین اور اگر مزاحم ہون اوسکے
لوگ ٹہرا رہے یہان تک کہ پاوی فرجہ پس رمل کرے بخلاف
استلام کے اسلئے کہ واسطے استلام کے بدل ہے در مختار

کہا فتح القدیر مین اگر مشی کی ایک پہیری کا مین پہر یاد کرے نہ رمل کرے مگر دو پہیرون مین اور اگر نہ یاد کرے تینون پہیرون مین نہ رمل کرے بعد اوسکے انتہی - یعنی اسواسطے کہ ترک رمل چار پہیرونمین سنت ہے پس اگر رمل کیا جائے پہیرونمین ہوگا تارک واسطے دو سنتون سکے اور ترک ایک سنت کا دو سنتونمین سہل تر ہے بہ نسبت ترک دو سنتون سکے بحر - اور اگر رمل کیا ہوکل پہیرونمین نہ لازم آئیگا اوسپر کچہہ خلط لو الجبیہ - اور سزاوار ہے یہہ کہ مکروہ ہو تنزیہا بسبب مخالفت سنت کی بحر رد المحتار - ٹہرا ہے اور شرح طحاوی مین ہے کہ مشی کرے یہان تک کہ پاوے رمل کو اور ظاہر تر ہے اسلئے کہ وقوف اوسکا مخالف ہے واسطے سنت سکے قاری علی النقایہ اور شرح ملا علی قاری مین ہے لباب پر اسلئے کہ موالاۃ درمیان پہیرون اور اجزای طواف کے سنت ہے اتفاق کیا گیا ہے اوسپر بلکہ کہا گیا ہے کہ واجب ہے پس نہ ترک کرے اوسکو بسبب سنت مختلف فیہا کے انتہی کہتا ہو نمین سزاوار تفصیل ہے جمعا بین القولین اسطرح کہ اگر ہو زحمت

سے شروع کے ٹہرا ہے اسلئے کہ مباورت طرف طواف کے سبب
ہے پس ترک کرے اوسکو واسطے سنت رمل کے کہ موکد ہے
اور اگر حاصل ہو زحمت درمیان مین پس نہ ٹہرے تاکہ نہ فوت ہو
سوالا دردالمحتار - بدل استلام کا اشارہ ہے طرف حجر کی
اور رمل کے لئے بدل نہین ہے ردالمحتار - عورت نہ رمل
کرے اور نہ اضطباع اور نہ سعی کرے درمیان میلین کے درمختار
اسلئے کہ مشروعیت رمل کے واسطے اظہار جلاوت کے ہے اور وہ
واسطے مردونکے ہے اور اسلئے کہ رمل مخل ہے ستر مین اور
ایسا ہی ہے سعی اسی پہر چلنا درمیان میلین کے سعی کی جگہہ مین
اور اضطباع اسلئے نہ کرے کہ وہ سنت رمل کی ہے ردالمحتار
قول درمختار کہ سعی کری بعد طواف قدوم کے اگر چاہے مقید اسکا ہے
کہ اضطباع کرے اور رمل کرے طواف قدوم مین اگر مقدم
کیا ہو سعی کو جیسا کہ تصریح کی ہے اسکے لباب مین کہا ملا علی قاری
شارح لباب نے اور یہہ وہ ہے جسپر جمہور ہین کہ ہر طواف
کہ بعد اوسکے سعی ہے رمل اوسمین سنت ہے اور بتحقیق نص کرے

کرمانی نے جہان کہ کہا ہے باب قران مین طواف کرے طواف قدوم کا اور رمل کرے اوسمین بہی اسلئے کہ طواف قدوم طواف ہے کہ بعد اوسکے سعی ہے اور ایسا ہی ہے خزانۃ اکمل مین اور سوا اسکے نہین کہ رمل کرے طواف عمرہ مین اور طواف مین مفرد ہو یا قارن اور جو نقل کیا ہے اوسکو زیلعی نے غایۃ سروجی سے کہ جبکہ ہو قارن نہ رمل کرے طواف قدوم مین اگر ہو کہ رمل کئی ہو طواف عمرہ مین پس خلاف اوسکے ہے جیسا کہ اوسکو کہا ہے رد المحتار — اور سنت ہے رمل بیچ طواف عمرہ یا قدوم کے اور رمل نزدیک غیر حنفیہ کے جاری چلنا ہے باوجود قریب قدم ہونے اور دوڑنا مکروہ ہے اور رمل نزدیک حنفیہ کے یہہ ہے کہ ہلاوے کندہون اپنونکو اور نزدیک شافعی کے بہتر یہہ ہے کہ کہے رمل کے وقت اللہم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وسعیا مشکورا ای بارخدایا کردان اس حج کو حج مبرور اور گناہ کو مغفور اور سعی کو مشکور اور کہا شافعی نے کہے چارون طواف اخیر مین اللہم اغفر وارحم واعف عما تعلم وانت الاعز الاکرم اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ای بارخدایا بخش دی اور رحم کر اور عفو کر اوس گناہ کو جو جانتا ہے تو اور تو

غالب و کریم ہے ای رب ہمارے دے ہمکو دنیا اور آخرت
مین نعمت اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے اور اس دعا کو بہتر جانا
صاحب تلخیص حنبلی نے تین طواف اول اور چار آخر مین اور کہا
ابن قدامہ صاحب مقنع نے یہہ کہ کہی یہہ دعا کل طوافو نمین مگر دعای
اخیر اسلیئے کہ دعای اخیر مستحب ہے دولون کنون مین اور نہین
ثابت کوئی دعا راجع عائرن سے نبی صلعم سے مگر ربنا اتنا الخ درمیان
رکن یمانی اور حجر اسود کے اور مذہب شافعی یہہ ہے کہ پڑہنا قران کا
طواف مین بہتر ہے اوس دعا سے جو نہین ہے ماثور نبی صلعم سے
اور پڑہنا دعاء ماثور کا طواف مین بہتر ہے قران کے پڑہنے سے
اور کہا ابو حنیفہ اور خضری نے کہ ذکر اللہ تعالی کا طواف مین
بہتر ہے پڑہنے قران سے اور کہا شمس الایمہ صاحب مبسوط نے
کہ مکروہ ہے پڑہنا قران شریف کا بلند آواز کے ساتھہ طواف مین
کیونکہ لوگ مشغول طواف مین ہوتے ہین بہت کم سنتے ہین کلام اللہ
کو اور نہ سننا کلام اللہ کا خطا ہے وقت جہر کلام اللہ کے اور
کہا مالک نے نہین پڑہنا کلام اللہ کا طواف مین سنت اور مکروہ

جانا مالک نے طواف مین کلام اللہ کا پڑہنا اور صحیح نزدیک حنبلیون کے یہہ ہے کہ نہین ہے خوف پڑہنے کلام اللہ سے اور ثابت ہے نبی علیہ السلام سے جو طواف کیا جناب نے اونٹ پر سوار ہوکر اور جسوقت آتے تھے رکن کو اشارہ کرتے تھے طرف رکن کے کسی شی کے ساتھہ اور تکبیر کرتے تھے اور کہتے تھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا اتنا الخ اور اکثر دعا جناب کی طواف مین یہہ ہوتی تہی اور صحیحین مین وارد ہے کہ اکثر اوقات دعا جناب کی یہہ ہوتی تہی بغیر تقیید طواف کے اور کہا شافعی نے کہ بہتر ہے پڑہے کل مین اور مستحب جانا حنبلیون نے درمیان رکنون کے یہہ دعا پڑہنا ربنا اتنا الخ اور ثابت ہوا نبی علیہ السلام سے کہ فرماتے تہے طواف مین اللہم قنعنی بما رزقتنی وبارک فیہ واخلف کل غائبۃ لی بخیر اے بار خدایا قناعت دے مجھکو اوس چیز پر جو تو نے دی اور برکت کر میری واسطے رزق مین اور ہو خلیفہ کر جو چیز پیچھے میرے ہے ساتہہ بہتری کے اور حکایت کیا صاحب ہدایہ اور دیگر حنفیون نے کہ وہ ذکر کرے ایک دعا

خاص مشاہدہ حج مین کیونکہ معین کرنا دعا کا سلب کرتا ہے نرمی دل کو
اور کہا حنفیون نے برکت ساتہہ اوس چیز کے جو منقول نبی علیہ السلام
سے ہے بہتر ہے اور کہا شمس الایمہ سرخسی نے دعا مانگے انسان
او سچیز کے ساتہہ جو اوسکو معلوم ہووے اور منکر ہو وے الکا
معین کرنے دعا سے طواف اور مشاہدہ حج مین اور مطلق دعا
سنت ہے طواف مین نزدیک مالکیون کے اور مستحب ہے
طواف کرنیوالون کو طواف کرنا قریب بیت اللہ کے باتفاق ایمہ اربعہ
اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہوتی ہے طواف مین پس چاہیے
مانگے اپنی نفس اور اپنی دوستونکے لیے جو چیز کہ بہتر ہے اور
مرد اور عورت طواف مین یکسان ہین مگر عورت نہ رمل اور
نہ اضطباع کرے باالاتفاق اور نہین ہے مستحب عورت کو تقبیل
اور استلام مگر نزدیک خالی ہونے جگہہ طواف کے لوگون سے
باتفاق ائمہ اربعہ کے اور تہین حضرت عائشہ رضہ طواف کرتی تہین
علیحدہ مردون سے اور نہ ملتی تہین مردون سے اور چاہیے کہ نہ چہپے
عورت کہلنے عورت سے اور نہ بچی عورت حرہ کہلنی قدمون سے

بسبب احتیاط کے کیونکہ مذہب شافعیون اور حنبلیونکا یہہ ہے کہ نہیں
ہے صحیح طواف عورت کا اگر کہلے ہوویں قدم اوسکے مگر خلاف ہے
حنفیون اور مالکیونکا ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

حجر اسود

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک
پہر استقبال کری حجر کا تکبیر کہتے ہوی تہلیل کہتے ہوی دونو ہاتہہ اوٹہاکے مانند نماز کی اور استلام کری اوسکا ساتہہ دونو ہاتہون کے اور تقبیل کری اوسکے بدون آواز کے اور ایسا سجدہ کری اوسپر کہا گیا ہے ہان بلا ایذا کے اسلئے کہ استلام سنت ہے اور ترک ایذا کا واجب ہے پس اگر نہ قادر ہو رکہنے دونون ہاتہونکو پہر تقبیل کری دونون ہاتہونکی یا رکہی ایک ہاتہہ کو اور تقبیل کرے اوسکی اور جو نہ ممکن ہو یہہ یعنی رکہنا دونون ہاتہہ یا ایک ہاتہہ کا مس حجر کو ساتہہ کسی چیز کے اور اسکو ہاتہہ مین لیکر عصا ہو پہر تقبیل کرے +	جب نہ ممکن ہو تقبیل حجر اسود کی چہوی حجر کو ساتہہ کسی چیز کے پہر بوسہ دی اوسکو المعانی البدیعہ	سو نہہ سے لگاوی اوسکو بدون بوسہ دینی کے المعانی البدیعہ

اوس جیز کی اور اگر عاجز ہو استلام اور امسا مین دونون سے استقبال
کرے اسطرح کہ اشارہ کرے ساتہہ باطن کفین کے گویا کہ رکہنے والا دونون
کف کا حجر پر اور تکبیر کہی اور تہلیل کہے اور حمد کرے اللہ تعالی کی اور
درود بہیجے نبی صلعم پر پہر بعد اشارہ کے تقبیل کرے کفین کی اور حجر اسود
کے سوای باقی سکانو نمین رفع الیدین کے وقت اندر ہتیلیو نکا جانب
آسمان کی کرے بطور دعا کے نزدیک جمہور نین کے وہان کعبہ معظمہ
کی طرف کرے ۔ در مختار

اسقول مین کہ پہر استقبال کرے حجر کا اشارہ ہے اسطرف کہ نیت
کری طواف کی پہلے استقبال کی بسبب اسکی کہ قریب ہے کہ ذکر
کریگا اسباتکو کہ مرور کرے ساتہہ ساری اپنے بدن کے اوپر
ساری حجر کے اور اسی سے کہا ہے لباب مین پہر استقبال
کرے خانہ کعبہ کا بجانب حجر اسود کے اوس موضع سے کہ متصل ہے
رکن یمانی کے اسطرح کہ ہو سارا حجر جانب یمین مین محرم کے اور ہو
داہنا مونڈہا اوسکا نزدیک طرف حجر کے پس نیت کرے طواف
کی اور یہہ کیفیت مستحب ہے اور نیت فرض ہے پہر مشی کری

اوس حال مین کہ مرور کرنے والا ہو داہنی طرف یہان تک
کہ محاذی ہو حجر کے پس توقف کرے بمقابلہ اوسکے اوراستقبال
کرے اوسکا اور بسم اللہ کہے اور تکبیر کہے اور حمد کرے اور
درود پڑہے اور دعا مانگی انتہی کہا اوسکی شارح نے اسے کہے
بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم
ایمانًا بک ووفاءً بعہدک واتباعًا لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رفع کرے
دونون ہاتہہ وتہا کے یعنی نزدیک تکبیر کے نہ نزدیک نیت کے
اسلئے کہ اوٹہانا ہاتہہ کا نزدیک نیت کے بدعت ہے لباب
اور کہا ملا علی قاری شارح لباب نے دوسری جگہہ بعد ایک کلام کے
اور حاصل یہہ ہے کہ رفع یدین غیر حالت استقبال مین مکروہ ہے
اور رای پر ابتداء غیر رفع الیدین سے پس وہ حرام ہے یا مکروہ تحریمی
یا تنزیہی بنا کرنے کے اوپر اقوال کے نزدیک ہمارے کہ ابتدا کرنا
ساتہہ حجر کے فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے اور سوا اسکے
نہین ہے مستحب ابتدا ای ساتہہ نیت کے پہلی حجر سے واسطے خروج کے
اختلاف سے ردالمحتار

مانند نمازکی ای محاذی دونون کانونکے اور پہلی بیان کیا ہے
کتاب الصلوۃ مین کہ استلام مین اور نزدیک حجر مین کے اٹھانی جاوین
ہاتھہ محاذی دونون مونڈہونکے اور گردانا جاوے باطن دونون ہاتھونکا
طرف حجر اور کعبہ کے انتہی اور نسبت کیا ہے اسکو قہستانی نے
طرف شرح طحاوی کے اور تصحیح کی ہے اسکی ہدایہ وغیرہ مین اور
چلا ہے نقایہ وغیرہ مین اول پر اور تصحیح کی ہے اسکی غایۃ البیان
وغیرہ مین پس تحقیق مختلف ہوی ہے تصحیح رد المحتار
اور استلام کری حجر کا بعد ارسال یدین کے جیسا کہ نہر مین ہے
تحفہ سے کہا لباب مین صفت استلام کی یہہ ہے کہ رکھے دونون
ہاتھہ کو حجر پر اور رکھے مونہہ کو درمیان دونون ہاتھہ کے اور
بوسہ دیوے اوسکو رد المحتار

	امام شافعی		امام مالک
اور دیا سجدہ کری اوسپر اور کہا گیا ہے ہان جزم کیا ہے اسکا لباب مین اور کہا ہے کہ سجدہ کرنا اوسپر مستحب ہے اور مکرر کرے سجدہ کو ساتھہ تقبیل کے تین بار کہا شارح لباب نے اور یہہ موافق ہے اوسکی جو نقل کیا ہے اوسکو شیخ رشید الدین نے شرح کنز مین اور ایسا ہی کہا ہے سجود کو ہمارے اصحاب سے سروجی ابن جماعہ نے	مستحب ہے سجدہ کرنا حجر اسود پر المعانی البدیعہ	عمر ابن عباس طاؤس	سجدہ کرنا حجر اسود پر بدعت ہے المعانی البدیعہ

م

لیکن کہا ہے قوام الدین کاکی نے کہ اولی یہہ ہے نہ سجدہ کرے
نزدیک ہمارے بسبب عدم روایت کے مشاہیر مین انتہی —
اور ظاہر شرح لباب ترجیح اوسکی ہے جو کہا ہے کاکی نے معراج
مین اور یہی ظاہر ہے فتح القدیر کا اور اسی سلئے اعتراض کیا ہے
نہر الفایق مین قول بحر رایق پر کہ جو کاکی نے کہا ہے وہ ضعیف ہے
اسطرح کہ صاحب ذار اوزی ہے یعنی کاکی اہل مذہب ماہرین کے
ہے اور وہ اوزی ہے ساتھہ مذہب کے غیر اوسکی سے پس نہین
سزاوار ہے تضعیف اوسکی جو نقل کیا ہے کاکی نے اوسکو
کہتا ہون نہین لیکن استضعاف کیا ہے کاکی نے طرف عدم ذکر اسکے
کے مشاہیر مین اور نہین یہہ نفی کرتا ہے اوسکی ذکر غیر مشاہیر مین
اور تحقیق سند پکڑی ہے بحر نے اسپر ساتھہ اسکے کہ کیا ہے
اسکو آنحضرت صلعم نے اور فاروق نے آنحضرت کے بعد جیسا کہ
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے اور تصحیح کی ہے اسکی اور استدراک
کیا ہے ساتھہ اسکے ملا علی قاری نے شرح نقایہ مین اور ایسا
چیز کے کہ گذرا کاکی سے اور تائید کی ہے ساتھہ اسکے اوسکی جو نقل

کیا ہے ابن جاعہ نے ہمارے اصحاب سے پہر دیکہا مینے غایۃ
سروجی مین کہ مکروہ رکہا ہے تنہا مالک نے سجود کو حجر پر اور کہا ہے
مالک نے کہ یہہ بدعت ہے اور جمہور اہل علم اوسکے استحباب پر
ہین اور حدیث حجت ہے اوسپر انتہی یعنی مالک پر اور رسالہ
اسکی حجان پاتا ہے جو بحر اور لباب مین ہے استحباب اسلئے کہ
نہین مختص ہے کہ سروجی سے اہل دارین سے ہے پس سروجی
نودی ہے اور اخذ ساتہہ اوسکے جو کیا ہے سروجی نے موافق
جمہور اور حدیث کی اولی اور احری ہے رد المختار —
اور ترک ایذا واجب ہے ای پس نہ ترک کیا جاوے واجب
واسطے فعل سنت کے اور اسی پر نظر طرف عورت کے بسبب خیال
کے پس نہین ہے اسمین ترک واجب بسبب فعل سنت کے اسلئے
کہ نظر اذن دیا گیا ہے اوسمین واسطے ضرورت کے رد المختار
پس اگر نہ قادر ہو یعنی اوپر تقبیل کے مگر ساتہہ ایذا کے یا نہ قادر ہو
مطلقا رکہے دونون ہاتہہ انکو حجر پر پہر تقبیل کرے دونون ہاتہونکو
یا رکہی ایک ہاتہہ کو اور اولی یہہ ہے کہ ہووہ ایک ہاتہہ داہنا اسلئے

کہ داہنا ہاتھہ استعمال کیا گیا ہے اوسمین جسمین شرافت ہے اور نسبت
اسکی کہ نقل کیا گیا ہے بحر عمیق مین کہ حجر داہنا ہاتھہ اللہ کا ہے مصافحہ
کرتا ہے ساتھہ اوسکے اپنی بندون سے اور مصافحہ کرنا ساتھہ داہنے
کے ہے رد المحتار — اور جب گذری ساتوین پہیرو نہین حجر پر
استلام کری کہ سنت ہے درمیان ہر دو پہیرون کے جیسا کہ
غایۃ البیان مین ہے اور ذکر کیا ہے محیط اور سیلی والجیبہ مین کہ
ابتدا اور انتہا مین سنت ہے اور بیچ اوسکے جو درمیان اسکے ہے
اور بحر اور توفیق دی ہے شرح لباب مین اسطرح کہ استلام طرفین
مین موکد تر ہے اوسے جو درمیان مین اوسکے ہے کہا شرح لباب
مین اور ایسا ہی مسنون ہے استلام درمیان طواف اور سعی کے
انتہی — اور ہدایہ مین ہے اگر نہ استطاعت رکھی استلام کی
استقبال کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل دیوے اوسکے کہ ذکر کیا ہے
کہا فتح القدیر مین اور نہین ذکر کیا مصنف نے رفع الیدین نزد تکبیر
مین استقبال کری حجر کا ہر مبدا شوط مین و اعتقاد میرا یہہ ہے
کہ عادم رفع وہی صواب ہے اور نہین دیکہا ہے مینے آنحضرت صلعم

خلاف اسکا ردالمحتار —
اور مستحب جانا شافعیون نے بوسہ دینا حجر اسود کو اور چہونا اوسکا ساتہ
ہاتہہ داہنے کے پہر بوسہ دینا اوسکو لبون کے ساتہہ بلا آواز اور
سجدہ کری اوسپر اگر ممکن ہو بغیر ایذا کے اور مستحب ہے
بوسہ دینا اور پیشانی لگانا وقت محاذات حجر اسود کے ہر طواف
مین اور اگر رک گیا وہ شخص بسبب انبوہ کے سجدہ سے فقط بوسہ دیوی
اور اگر رک گیا وہ شخص بوسہ دینے سے بہی تو چہوئی ہاتہہ یا عصا ر
کے ساتہہ پہر بوسہ دیوی ہاتہہ یا عصا رکو اور اگر ممکن نہو وے
یہہ بہی اشارہ کرے ساتہہ ہاتہہ کے یا کسی اور شے کے ساتہہ جو
ہاتہہ مین ہے طرف حجر اسود کی اور یہہ مذہب شافعیون کا ہے
اور نزدیک حنفیون کے سنت ہے استقبال حجر اسود کا اول
طواف مین اور اوٹہاوے دونون ہاتہون کو کندہون تک اور
پیچہے چہوڑی دونون ہاتہہ نکو اور بوسہ دیوے حجر اسود کو اور
رکہے ہتیلی کو حجر اسود پر اور بوسہ دیوے اور سجدہ کرے
حجر اسود پر اگر ہوسکے اوسے بغیر نقصان کسی کے اور اگر نہو سکے

اوسی کہے دونون ہاتہونکو حجر اسود پر اور بوسہ دیوے دونون
ہاتہونکو اور اگر یہہ بہی نہین ہوسکی عصا رکہے حجر اسود پر اور اگر
یہہ بہی نہوسکے اوٹہا دے دونون ہاتہونکو کندہون تک اور متوجہ
کری ہتیلیون کو طرف حجر اسود کی چنانچہ رکہنے والا ہتیلیون کا حجر اسود پر
اور پشت اپنی دونون ہاتہونکی اپنے موہنہ کیطرف کرے اور بوسہ
دیوی دونون ہاتہونکو اور بوسہ دینا سنتون سے ہے اول اور آخر طواف
مین اور درمیان مین مستحب ہے اور مذہب مالکیون کا یہہ ہے کہ بوسہ
دینا حجر اسود کا موہنہ کے ساتہہ اول ہر طواف مین سنت ہے اور
اگر انبوہ کثیر ہووی چہودی حجر اسود کو ہاتہہ کے ساتہہ اور رکہے ہاتہہ
کو موہنہ پر اور نہ دیوی بوسہ ہاتہہ کو اگر نہ پہنچے حجر اسود تک جسوقت
محاذی ہووے یا اوسے گذر جاوے تکبیر کہے اور نہ اشارہ کرے
ساتہہ ہاتہون کے اور انکار کیا مالک نے رکہنے رخسارون اور
پیشانی کو حجر اسود پر — اور مستحب جانتی ہین شافعی اور حنبلی یہہ کہ کہے
وقت ابتداے طواف اور استلام حجر کے یہہ بہی کہ بسم اللہ واللہ اکبر
اللہم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعہدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد

صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتا ہون ساتھہ اسم اللہ کے اور اللہ بڑا ہے
ای بار خدایا ایمان لایا مین تجہپر اور سچی جانی مین نے کتاب تیری
اور پورا کیا عہد تیرا اور پیروی کی مینی سنت نبی تیرے کی کہ نام
مطہر اوسکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مستحب جانتے ہین شافعی
اور حنبلی پڑہنا اس دعا کا ہر طواف مین وقت محاذات اور استلام
حجر اسود کے اور کہا شافعی نے کہ ذکر اللہ تعالے کا اور درود نبی پر بہتر ہے
اور کہی لا الہ الا اللہ اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ حجر اسود اوترا ہے
جنت سے اور وہ زیادہ سفید تہا دودہ سے اور سیاہ کیا اوسکو گناہون
بنی آدم نے اور کہتے ہین صاحب کتاب کہ دیکہا ہمنے سنہ مین
حجر اسود پر نقطہ سفید اور پہر حج کیا ہمنے بعد اس سنہ کے تحقیق وہ
سفیدی کم ہوگئی تہی اور نہین دیکہا ہمنے اوس سفیدی کو بیچ سنہ
کے مگر بہت وقت کے ساتہہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ رکن اور مقام یاقوت جنت سے ہے اگر نہ لگتا ان دونون کو گناہ
بنی آدم البتہ روشن کرتے یہ دونون مابین مشرق اور مغرب کو
اور نہین چہوتا ہے ان دونونکو کوئی بیمار مگر شفا پاتا ہے اور فرمایا

رسول اللہ صلعم نے اوٹہاویگا اللہ تعالے حجر کو قیامت مین نکہین والا
اور دیکہنے والا اور بولنی والا اور گواہی دیویگا جسنے چوما صادق
دل سے اوسکو اور مستحب ہے بہت عمرہ کرنا نزدیک شافعیون
اور حنفیون اور ایک جماعت حنبلیون کے خصوصًا رمضان شریف
مین کیونکہ عمرہ رمضان مین مانند حج ہے چنانچہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے کہ عمرہ رمضان مین مانند حج ہے میرے ساتہہ اور
مکروہ جانتے ہین مالکی عمرہ کرنا زیادہ ایک دفعہ سے ایک سال مین
از مناسک صغیر ابن جماعہ

رکن یمانی وشامی وعراقی

اور استلام کرے رکن یمانی کا یعنی ہر پہیرے مین اور مراد ساتہہ
استلام کے اسجگہہ لمس اوسکا ہے ساتہہ دونون ہاتہہ کے
یا ساتہہ داہنے ہاتہہ کے نہ ساتہہ بائین ہاتہہ کے بدون تقبیل کے
اور سجدہ کی اوسپر اور نہین ثابت ہے استلام رکن یمانی کے
ساتہہ اشارہ کے وقت عاجز ہونے کے اوسکے لمس سے بسبب
زحمت کے شرح لباب رد المحتار —

اور استلام رکن یمانی کا مندوب ہے لیکن بلا تقبیل کے اور کہا محمد نے کہ یہ استلام سنت ہے اور تقبیل کرے رکن یمانی کی اور دلایل موید قول محمد ہین اور مکروہ ہے استلام غیران دونون کا در مختار شرح لباب مین ہے کہ ظاہر روایت اول ہے یعنی مندوب ہونا اوسکا بدون تقبیل کے ہے جیسا کہ کافی اور ہدایہ وغیرہا مین ہے اور کرمانی مین ہے اور یہی صحیح ہے اور نخبہ مین ہے کہ جو محمد سے ہے وہ ضعیف ہے یقینًا اور ہدایہ مین ہے کہ نہین خلاف ہے اسمین کہ تقبیل اوسکی نہین ہے سنت اور سراجیہ مین ہے اور نہ تقبیل کری اوسکی اصح الاقاویل مین رد المحتار —

اور مکروہ ہے استلام غیران دونون کا اور وہ رکن عراقی اور شامی ہے اسلئے کہ رکن عراقی اور رکن شامی نہین ہین دونون رکن حقیقۃ بلکہ وسط خانہ کعبہ سے ہین اسلئے کہ بعض حطیم خانہ کعبہ مین سے ہے بدایع اور کراہت تقبیل کی تنزیہی ہے جیسا کہ بحرالرایق مین ہے رد المحتار — اور دلایل موید اسکی مین پس روایت کیا ہے ابن عباس نے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقبیل کرتے

رکن یمانی کی اور ایسا ہی روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ میں اور روایت کیا ہے مسلم اور ابو داؤد نے ابن عمر سے تقبیل حجر اور رکن یمانی نسبت دیکھنے اونکے کے نبی صلعم کو بوسہ دیتے حجر اور رکن کو طحطاوی — اور مکروہ ہے استلام غیر حجر اور رکن یمانی کا یعنی رکن عراقی اور شامی کا اسلئے کہ واسطے اوس رکن کے کہ جسمین حجر ہے دو فضیلت ہین ہونا حجر کا اوسمین اور ہونا اوسکا قواعد خلیل پر اور واسطے رکن یمانی کے صرف دوسری فضیلت ہے یعنی ہونا اوسکا قواعد خلیل پر اور رکنین اخرین یعنی عراقی اور شامی پس نہین ہین قواعد خلیل پر اسلئے کہ یہہ دونون بنا ئی حجاج مین سے ہین اور استثنا کیجا ئی چوکھٹ کعبہ کی پس طلب کیا جاوے استلام اوسکا جیسا کہ شبلی میں ہے مجمع سے طحطاوی نہ استلام کری اوسکا یعنی رکن یمانی کا یعنی نہ چھوئی اور نہ چومی اوسکو اور نہ چومی اپنے ہاتھہ کو المعانی البدیعہ

امام شافعی چھونا رکن یمانی کا ہاتھہ سے اور چومنا ہاتھہ کا نہ رکن یمانی کا مستحب ہے — المعانی البدیعہ

نہین مستحب ہے تقبیل رکن عراقی اور شامی کے اور نہ استلام
یعنی چہونا اوسکا المعانی البدیعہ —
امام احمد متفق با امام شافعی چومی رکن یمانی کو اور نہ چومی اوسکو
جسے رکن یمانی کو چہوا ہے المعانی البدیعہ —
امام مالک صرف چہونا اوسکا نزکہنا ہاتہہ کا موشہہ پراور نہ چومنا
ہاتہہ کا المعانی البدیعہ —
دیگر علما رنزدیک امامیہ کے سنت یعنی چہونا اور بوسہ دینا اوسکا
دونون ہین —
نزدیک جابر اور ابن عباس و ابن الزبیر اور انس بن مالک اور
حسن کے یہہ ہے کہ استلام کرین ان دونون رکنونکا المعانی البدیعہ
اور مذہب شافعیون کا یہہ ہے کہ مستحب ہے بوسہ دینا رکن یمانی کا پس
چہوئی اوسکو ساتہہ ہاتہہ داہنے کے ظاہر روایت مین پہر بوسہ دیوے
ہاتہہ داہین کو ہر طواف مین اور نہ بوسہ دیوے رکن یمانی کو اور نزدیک
حنفیون کے بہتر ہے بوسہ دینا رکن یمانی کو اور نزدیک مالکیون کے
سنت ہر طواف مین یہہ ہے کہ چہوی رکن یمانی کو ہاتہہ سے اور

رکھی ہاتھ کو مونھ پر اور نہ دیوے بوسہ اور نزدیک حنبلیوں کے مستحب ہے چھونا رکن یمانی کا ہاتھ سے اور نہ بوسہ دیوی رکن یمانی کو بلکہ بوسہ دیوے ہاتھ میں بھی حنبلیوں کا اختلاف ہے اور باتفاق ایمہ اربعہ نہ چھوی اور نہ بوسہ دیوے دونوں رکنوں کو واسطے پیروی نبی صلعم کے از مناسک صغیر ابن جماعہ

زمزم و ملتزم

پھر التزام کری ملتزم کا اور پیوی پانی زمزم کا در مختار التزام کری یعنی کھڑا ہو جیسے کہ ملتزم کو الحاح کرتا اور ملتزم دیوار خانہ کعبہ کی درمیان حجر اسود اور دروازہ کے طحطاوی اور فتح القدیر میں ہے اور مستحب ہے آنا زمزم کا بعد دو رکعت کے پھر آوی ملتزم میں پہلے نکلنے کے طرف صفا کے اور کہا گیا ہے کہ آوی ملتزم میں پھر آوی زمزم میں پھر عود کری طرف حجر کی ذکر کیا ہے اسکو سروجی نے انتہی — اور ثانی وہ سہل ہے اور افضل اور اسی پر عمل ہے شرح لباب کا اور جسکو ذکر کیا ہے شارح نے یعنی صاحب درمختار نے مخالف واسطے دونوں

تولونکی ظاہر ا لیکن مراد نہین مقتضی ہے ترتیب کو پس حمل کیا جائیگا
وہ جو ذکر کیا ہے شارح نے قول اول پر اور تحقیق ذکر کیا ہے
شرح لباب مین بیچ طواف صادر کے کہ یہی وہ مشہور ہے روایات
مین اور وہی اصح ہے جیسا کہ تصریح کی ہے اوسکی کرمانی اور
زیلعی سے انتہی اور کہا شرح لباب مین اسجگہہ اور نہین ذکر کیا گیا ہے
بہت کتابون مین آنا زمزم اور ملتزم کا مابین نماز طواف اور توجہہ
کیطرف صفا کی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا اوسکا بسبب ہو کہ ہونے
اوسکی کے ہے رد المحتار

اور مستحب ہے دعای ملتزم مین اور ملتزم مابین حجر اسود اور
دروازہ کعبہ کے ہے اور یہہ ملتزم مشہور ہے ساتھہ اجابت دعا کے
اور مستحب ہے واسطے اوس شخص کے کہ وہ مسجد حرم مین بیٹھا
ہووے اور یہہ کہ متوجہ اور قریب ہووی کعبہ شریف کے اور
نظر کری طرف کعبہ کی از روئے اعتقاد اور ثواب کے کیونکہ
نظر طرف کعبہ کی عبادت ہے اور مروی ہے کہ اللہ تعالی نازل
کرتا ہے بیت اللہ پر ہر رات اور دن ایکسو بیس رحمت ساتھہ

واسطے الکے کرنیوالونکے اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والونکے اور بیس واسطے نظر کرنیوالونکے سبہہ از مناسک صغیر ابن جماعہ

مستحب ہے بہت پینا اور پیٹ بہرنا پانی زمزم سے اور ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہہ پانی مبارک ہے اور شفا ہے بیماریونکو اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پانی زمزم کا مفید ہے جس چیز کے واسطے پیا جاوے اگر پیوی تو اوسکو شفا کیواسطے دیویگا اللہ تجھکو اگر پیوی تو استعاذہ کیواسطے پناہ دیوے تجھکو اللہ اگر پیوی تو اوسکو واسطے رفع پیاس کے رفع کری اللہ پیاس کو اور مروی ہے کہ پانی زمین سے اوٹھہ جاویگا پہلے قیامت سے مگر زمزم باقی رہیگا اور درست ہے غسل اور وضو پانے زمزم سے اور حضرت عائشہ ام المومنین رض اوٹھاتی تہین پانی زمزم کو اور فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تہے استنجا پانی زمزم سے ـ

اور مستحب ہے زیادتی صدقہ اور صوم اور پڑہنا کلام اللہ کا اور

باقی طاعت بیت اللہ مین اور کہا ہے ایک جماعت نے متقدمین
سے کہ بوسہ نہین دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام
ابراہیم کو اور نہ احجار و نکو اور کہا علماء سلف نے اگر بوسہ نہ دیتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجراسود اور رکن یمانی کو ہرگز ہم تو
نہ دیتے تھے ان دونون کو اور ابن عمرؓ خارج ہوتے تھے مسجد سے
تاکہ بوسہ دیتے تھے رکن یمانی کو طواف اور غیر طواف مین از مناسک
صغیر ابن جماعہ

متعلق زمزم

امام شافعی نہین مختص ہے رخصت واسطے اہل سقایت کے ساتھ
اہل بیت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے المعانی البدیعہ
امام مالک مختص ہے المعانی البدیعہ
بعض شافعیہ مین سے متفق با امام مالک

مسایل داخلی کوٹھہ کعبہ و افضلیت نماز و طواف

بحرالرائق مین ہے کہ جب داخل ہو حاجی ماہ مین دس دن ذی حجہ مین
اور نیت کرے اقامت نصف شہر کے نہ صحیح ہو گی نیت اوسکی اسلیے

کرلا ہوگا اوسکو جانا طرف عرفات کے پس نہ متحقق ہوگا اتحاد
موضع کا کہ بشرط صحت نیت اقامت ہے طحطاوی -
رد المحتار نہین جایز ہے محرم کو کہ فسخ کرے نیت حج کو بعد اسکے
کہ احرام باندہ چکا ہو حج کا اور قطع کرے افعال حج کو اور کردانے
اپنے احرام اور افعال کو واسطے عمرہ کے لباب -
اور اسی پر امر آنحضرت صلعم کا ساتہہ اسکے اپنے یارونکو مگر وہ کہ سوق
ہدی کی ہوا وسنے پس مخصوص ہے ساتہہ اصحاب آنحضرت صلعم کے
یا منسوخ ہے تہا اور تحقیق کہو لکی بیان کیا ہے اسمقام کو محقق ابن
ہمام نے رد المحتار -
اور نہ جایز ہونا فسخ کرنا برخلاف ہے خابنہ اور ظاہر یہ اور عامہ
اہل حدیث کے اونکی قول مین ہے کہ فسخ کرے محرم حج کو جبکہ
طواف کرے قدوم کا طرف عمرہ کے اور ظاہر کلام اونکے کا یہہ ہے
کہ یہہ واجب ہے اور کہا بعض حنابلہ نے کہ ہم گواہ کرتے ہین اللہ کو
اسکا کہ اگر احرام باندہتے ہم حج کا پس نہ دیکہتے ہم فرض وسکا اسکے
فسخ مین طرف عمرہ کے واسطے خلاصی کے عقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے فتح القدیر ——

اور عامہ فقہای مجتہدین سنے نسخ پر ہین فتح القدیر — اور طواف کرنا ہے
خانہ کعبہ کا نفلا جسقدر چاہے بدون رمل اور سعی کے اسلیئے کہ رمل
اور ایسا ہی اضطباع تابع ہین اوس طواف کے لئے جسکے بعد
سعی ہے اور سعی واجبات حج اور عمرہ سے ہے فقط اور یہہ طواف
تطوع ہے پس نہین ہے اسکے بعد کہا شرنبلالیہ مین کافی سے
کہ نفل ساتہہ سعی کے غیر مشروع ہے — در المختار
سزاوار ہے تقیید اوسکی یعنی مقید ہونے نماز نافلہ کے افضل طواف
تطوع سے حق مکی مین ساتہہ زمانہ موسم کے واسطے توسعہ کے غربا کے
اور جو نہین پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقا یعنی مکی اور آفاقی
دونون کے لیئے غیر موسم مین اور تحقیق قرار کیا ہے اسکا اس بحث پر
نہر مین کہتا ہون مین لیکن مخالف اسکے ہے جو دلوالجیہ مین ہے
اور نص کی ہے اوسپر کہ نماز مکہ مین افضل ہے واسطے اہل مکہ کے طواف
سے اور واسطے غربا اور مسافرین کے طواف افضل ہے اسلیئے
کہ نماز فی نفسہا افضل ہے طواف سے اسلیئے کہ نبی صلعم نے تشبیہ

دی ہے طواف خانہ کعبہ کو ساتھہ نماز کے لیکن غربا اگر مشغول ہونگے
ساتھہ نماز کے فوت ہو جائیگا اونسے طواف بغیر امکان تدارک کے
پس ہوگا مشغول ہونا ساتھہ اوسکے کہ نہیں ممکن ہے تدارک اوسکا
اولی پ تنبیہ شرح مرشدی مین کنز پر ہے کہ قول اونکا کہ نماز
افضل ہے طواف سے نہین ہے مراد اونکی یہہ کہ پڑہنا دو رکعت کا
افضل ہے ادای اسبوع سے اسلئے کہ اسبوع مشتمل ہے اوپر
دو رکعت کے ساتھہ زیادت کے بلکہ مراد اونکے ساتھہ اسکی یہہ ہے
کہ وہ زمانہ کہ جسمین ادا کیا جاتا ہے ایا افضل ہے اوسمین یہہ ہے کہ صرف
کرے اوسکو واسطے طواف کے یا مشغول ہوا اوسمین ساتھہ نماز کے
انتہی اور نظیر اوسکا وہ ہے جو جواب دیا ہے ساتھہ اوسکے علامہ قاضی
بن ظہیرہ مکی نے جہان کہ پوچہے گئے اس سے کہ ایا افضل طواف ہے
یا عمرہ کہ ارجح تفضیل طواف کی ہے عمرہ پر جبکہ مشغول ہو ساتھہ اوسکے
مقدار زمانہ عمرہ کا مگر جبکہ کہا جاسکے کہ عمرہ نہ واقع ہوگا مگر فرض کفایہ پس ہوگا حکم اوسکا طرح

دخول کعبہ کے

سکوت کیا ہے مصنف نے داخل ہونے سے خانہ کعبہ مین کہ یہہ مندوب ہے جبکہ

یہ مشتمل ہو اوپر اپنے یا اپنی غیر کے ایذا پر اور داخل ہونا کعبہ میں ساتھہ
زحمت کے کمتر ہوتا ہے نہر - کہتا ہوں میں اور ایسا ہی ہے جبکہ
یہ مشتمل ہو دفع رشوت پر وہ رشوت کہ لیتے ہیں اوسکو دربان جیسا کہ
اشارہ کیا ہے اسکی طرف ملا علی قاری نے رد المحتار -
اور شرح لباب میں ہے اور حرام ہے لینا اجرت کا اونسے جو داخل ہوتے
ہیں کوٹھہ کعبہ میں یا قصد کرتے ہیں زیارت مقام ابراہیم علیہ السلام کا
بلا خلاف درمیان علمای اسلام اور ایمہ انام کے جیسا کہ تصریح کی ہے
ساتھہ اسکے بحر وغیرہ میں انتہی اور تحقیق تصریح کی ہے ساتھہ اسکے کہ جسکا
حرام ہے لینا حرام ہے دینا مگر واسطے ضرورت کے اور نہیں ضرورت بیچ
اسجگہہ اسلئے کہ داخل ہونا کوٹھہ کعبہ میں نہیں ہے مناسک حج میں رد المحتار
مگر واسطے ضرورت کے اور نہیں ضرورت ہے اسجگہہ اسلئے کہ داخل ہونا
خانہ کعبہ میں نہیں ہے مناسک حج میں رد المحتار
اور ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دخول کوٹھہ کعبہ شریف کا
اور تکبیر و دعا اوسکی جوانب اور نواحی میں اور نماز پڑھنے مصلی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں جب داخل ہووے کوٹھہ کعبہ میں اور مصلی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بمقدار تین ذرع کے ہے جو ارکعبہ شریف کے جسوقت داخل ہوئے کعبہ مین اور چلے سیدہا۔

اور مستحب ہے دخول کوٹہہ کعبہ شریف کا اگر نہو پہنچے نقصان کسی کو وقت داخل ہونے کوٹہہ کے اور غلطی کرتے ہین اکثر لوگ داخل ہونے اندر کعبہ کے کثرت مین اور ایذا دیتے ہین بعض بعضونکو اور بہت دفعہ کہل جاتا ہے عورت بعضونکا اور کہل جاتا ہے مونہہ اور ہاتہہ عورتونکا اور بلند کرتے ہین آوازونکو نہ ڈرتے ہین اور نہ ادب کرتے ہین یہہ عادت ہے جاہلونکی پرہیز کرنا اس سے ضرور ہے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہوتی ہے بیت اللہ کے اندر اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو داخل ہوا کوٹہہ کے اندر گویا داخل ہوا نیکی مین اور خارج ہوا گناہ سے اور روایت ہے نسائی مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوئے اندر کوٹہہ کعبہ کے اوسوقت بیت اللہ چہہ ستون پر تہا اور تشریف رکہی جناب نے بامین اون دونون ستون کے جو قریب ہین دروازہ سے پس تعریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار کیا پہر کہڑے ہوئی اور رکہا مونہہ اور رخسار مبارک کو دیوار کعبہ پر اور

تعریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال اور استغفار کیا اللہ سے پہر
تشریف لیگئے طرف ہر رکن کعبہ کے اور پڑہی تہلیل اور تکبیر اور
تسبیح کو اور کرتے تہے سوال اور استغفار پہر جسوقت باہر تشریف
لائے پڑہیں دو رکعت مستقبل ہوکر قبلہ کی اور مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز
جسوقت داخل ہوتے تہے بیت اللہ مین کہتے تہے اللہم انک
وعدت الامان داخل بیتک وانت خیر منزول بہ اللہم فاجعل امانی
ان تکفینی مؤنۃ الدنیا وکل ہول دون الجنۃ حتی تبلغنیہا برحمتک
ای بار خدایا تحقیق تونے وعدہ کیا امان کو داخل ہونے والے
بیت اللہ اپنی کے اے بار خدایا دے مجہکو امان اور رہا مجہے
محنت دنیا کی اور سختی کو تاکہ پہونچے ان جنت تیری مین بسبب رحمت
تیری کے از مناسک شیخ ابن جماعہ

دوسرا فرض وقوف عرفہ یعنی عرفہ کی دن عرفات مین ٹھہرنا

خطبہ کا ذکر اور بیان خطبہ کا ذکر ذی الحجہ کو واسطے جانے عرفات کے

اول خطبہ ساتوین ذی الحجہ کو بعد زوال اور بعد نماز ظہر کے امام مکہ مین پڑہے اور پہلے زوال سے مکروہ ہے اور تعلیم کری اس خطبہ مین مناسک کہ جنکی حاجت ہودن عرفہ کے کیفیت احرام اور خروج طرف منی کی اور شب باشی اوسی منی مین اور جانا منی سے طرف عرفہ کی اور نماز پڑہنا عرفہ مین اور وقوف کرنا اوسمین اور جانا اوسی عرفہ سے اور سوای اوسکے یا ساری مناسک جنکی حاجت ہوئی حج کرنیوالی کو تمام حج تک بیان کرے اگرچہ ہونگے بعد اوس خطبہ کے اور خطبہ اسلئے تاکید بہتر ہے رد المحتار

دوسرا خطبہ عرفہ مین پہلے جمع بین الصلوٰتین سے — تیسرا خطبہ منی مین گیارہوین تاریخ ذی الحجہ کی فصل ہوگا درمیان ہر خطبہ کے ساتھہ ایک دن کے اور ساری خطبہ بلا جلسہ فقط ایک خطبہ ہونگے مگر خطبہ دن عرفہ کی دو خطبہ ہونگے اور ساری خطبہ بعد نماز ظہر کے ہونگے مگر خطبہ عرفہ کا کہ اول نماز ظہر کی ہوگا اور ساری یہہ خطبہ سنت ہین ایسا ہی ہے لباب مین اور نہین ذکر کیا ہے صاحب تنویر اور در مختار نے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
تیسرے خطبہ کو اسکی جگہ نہین رد المحتار	سنت ہے خطبہ پڑھنا ساتوین دن ذی الحجہ سے کہ مین بعد نماز ظہر کے اور حکم کیا جاوے لوگونکو جانیکا طرف منی کے فردا کو المعانی البدیعہ	نہین سنت ہے خطبہ پڑھنا ساتوین ذی الحجہ سے المعانی البدیعہ
نہین مستحب ہے یہ خطبہ	مستحب ہے خطبہ پڑھنا امام کو بعد ظہر کے دن نحر کے منی مین اور تعلیم کرنا مناسک کا لوگون کو المعانی البدیعہ	نہین مستحب ہے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
حکم کری امام موذن کو ساتهه اذان کے پهر خطبه پڑهے بعد اوسکے مانند جمعه کی المعانی البدایعه	جب ڈهل جاوے آفتاب ہی دن نہی الحجه سے خطبه پڑها جاوے خطبه خفیفه یعنی مختصر اور بعد تمامی خطبه کے بیٹهے خطیب پهر کهڑا ہووے واسطے دوسری خطبه کے اور شروع کرے موذن اذان کہنا اوس حال مین که امام خطبه ثانیه مین ہو یہان تک که ہو فراغ امام کا خطبه سے ساتهه فراغ موذن کی اذان سے المعانی البدیعه

امام احمد	امام شافعی	امام ابوحنیفہ
متفق ساتھ قول شافعی کے المعانی البدیعہ	مستحب ہے یہہ کہ خطبہ پڑہے امام بعد ظہر کے دوسرے دن ایام تشریق مین سے پہلے دن جانے کے المعانی البدیعہ	نہین مستحب ہے المعانی البدیعہ

منی ۸ ذی الحجہ کو

آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کے کہ اوسکو یوم الترویہ کہتے ہین نماز فجر کی مکہ مین پڑہ کے منی کو کہ ایک قریہ ہے حرم مین سے ایک فرسنگ مکہ سے جائے ایسا ہی ہدایہ مین اور کہا کمال نے کہ ظاہر اس ترتیب کا نماز فجر کی پڑہ کے جانا منی کا اور یہہ خلاف سنت ہے اور مستحسن ہے محیط ہونا خروج کا طرف منی کی بعد زوال کے اور کچھہ نہین ہے اور کہا مرغینانی نے بعد طلوع آفتاب کے اور یہی صحیح ہے درمختار ردالمحتار - اور ٹھہری منی مین

فجر عرفہ تک در مختار —
یہہ مفید ہے طلب شب باشی کا منی مین کہ شب باشی سنت ہے
ایسا ہی محیط مین — اور مبسوط مین ہے کہ مستحب ہے پڑہنا
ظہر کا ترویہ کے دن منی مین اور اقامت اوسمین صبح عرفہ تک
انتہی اور نماز پڑہے فجر کی منی مین وقت مختار فجر مین اور وہ
زمانہ اسفار کا ہے اور خانیہ مین ہے کہ پڑہے فجر کو غلس مین
پس گویا کہ اوسنے قیاس کیا ہے اوسکو فجر مزدلفہ پر اور اکثر
اول ہی مین یعنی پڑہنی پر وقت مختار فجر مین پس وہ افضل ہے
شرح لباب اور مناسک نووی مین ہے اور اسی پر جو کرتے
ہین لوگ ان زمانون مین داخل ہونا عرفات کی زمین مین آٹھوین
دن پس خطا ہے مخالف سنت کی اور فوت ہو جاتے ہین
اوسکی بسبب سے بہت سنتین بعض اونمین سے نمازین ہین منی مین
اور شب باشی ہے منی مین اور توجہ ہے منی سے طرف نمرہ کی
اور اوترنا ہے اوسمین اور خطبہ ہے اور نماز ہے پہلی عرفات
کے داخل ہونے سے اور سوا اسکے انتہی اور اوسکے قول مین

کہ توجہ ہے منی سے طرف نمرہ کے اور اولٰی ہونا ہے اسمین ازعرفہ نزدیک
ہمارے کلام سے ہے کہ آئیگا قریب رد المحتار —
اور مستحب ہے خروج منی کیطرف آٹھوین ذی الحجہ سے اور پڑہے
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا منی مین باتفاق چارون امامونکے
وہ جو روشن کرتے ہین جاہل عوام شمع یہہ گمراہی فاحش اور بدعت
ظاہر ہے اور یہہ شاغل ہے ذکر اور دعا سے اور واجب ہے
امیر حاج اور حاکم پر ازالہ اس بدعت کا اور مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے تسبیح کرنا اللہ کا چار رات مین قربانی
کی رات اور عید الفطر کے اور پندرہوین شعبان اور عرفہ کی رات
اور سنت یہہ ہے کہ ٹھیرے منی مین وقت طلوع شمس تک
باتفاق چارون امامونکے اور جسوقت طلوع کرے یہان سے
جاوے طرف عرفات کے تلبیہ اور ذکر اور دعا بہت پڑہے
اور کہا بعض سلف نے کہ کہے وقت چلنے کے یہہ دعا اللہم اجعلہا
خیر غدوت غدوتہا واقربہا الی رضوانک وابعدہا من سخطک اللہم
الیک توجہت وبوجہک الکریم اردت فاجعل حجی مبرورا وسعی مشکورا وذنبی

مغفور یا ارحم الرحمین ای بار خدا یا گرد ان اس دن کو بہتر بہتر دنے جو اوسکے صبح کرتا ہوں اور قریب کر اس دنکو طرف قبولیت اپنی کے اور دور کر اس دنکو غضب اپنی سے ای بار خدا یا متوجہ ہوا مین طرف تیری اور ارادہ کیا مینی طرف ذات کریم تیری کے اور گردان حج میرا مبرور اور سعی میری مشکور اور گناہ میری مغفور یا ارحم الراحمین

جمع نماز و وقت مقام نمرہ

۹ ذی الحجہ کو بعد طلوع آفتاب کے منی سے جانا اور بمقام نمرہ ٹہرنا اور وہان نماز ظہر و عصر ایک وقت مین پڑہنا پہر عرفات مین نمرہ سے آکے بعد زوال کے ٹہرنا اور بطن عرنہ مین نہ ٹہرنا پہر بعد طلوع آفتاب کے جائی طرف عرفات کے راہ پر ضب کے کہ وہ ایک پہاڑ ہے متصل مسجد خیف کے جیسا کہ شرح لباب مین ہے درمختار رد المحتار اور کہا ایضاح مین اگر گیا عرفات کو پہلے طلوع آفتاب سے جایز ہے اور اول یعنی جانا بعد طلوع آفتاب کے اولی ہے اور انتشار اسیکی ہے سراج وہاج مین و المختار –

اور عرفات سارا موقف ہے مگر بطن عرنہ بلفتح را اور وہ ایک جنگل ہے قریب

بہی کہ ایک وادی ہے حرم مین سے بجانب غرب مسجد عرفہ کے در مختار
کہا معراج الدرایہ مین اور اوترنی عرفات مین جسجگہہ چاہے مگر امین
اور نزد جبل رحمۃ کا افضل ہے اور کہا ایمہ ثلثہ نے کہ نمرہ مین افضل ہے
بسبب اوترنے آنحضرت صلعم کے نمرہ مین کہتے ہین ہم حنفیہ جواب مین
کہ نمرہ عرفہ مین سے ہے اور اوترنا آنحضرت صلعم کا اوسمین نہ تہا قصد
سے انتہی۔ اور یہہ مخالف اوسکے ہے جو فتح القدیر مین ہے
کہ سنت ہے اوترنا امام کا نمرہ مین اور مخالف ہے اوسکی جو نقل کیا ہے
علمانے امام رشیدالدین سے کہ سزاوار ہے یہہ کہ نہ داخل ہو عرفہ
مین یہان تک کہ اوترے نمرہ مین قریب مسجد کے آفتاب کے
ڈہلنے تک اور توفیق وہی ہے شرح لباب مین اسطرح کہ یہہ بنسبت
امام کے ہے نہ بنسبت غیر امام کے یا اسطرح کہ اوترنا پہلے نمرہ مین ہے
پہر قریب جبل الرحمۃ کے رد المختار۔ پہر جب پہونچی طرف عرفہ کی
اور ٹہرے اوسمین اِس حال مین کہ دعا مانگنے والا ہو درود پڑہنے والا
ذکر کرنے والا لبیک کہنے والا پہر جب ڈہلی آفتاب غسل کری یا وضو
کرے اور غسل افضل ہے پہر جاے طرف مسجد کی اسی مسجد نمرہ کی

بلاتاخیر پھر جب پہونچ جاوے مسجد نمرہ مین چڑھے امام اعظم
یا نایب اوسکا منبر پر اور بیٹھے اوسپر اور اذان کہے اذان
دینے والا روبرو اوسکے پس جب فارغ ہوا اذان دینے والا
اذان سے کھڑا ہوا امام پس دو خطبہ پڑھے پس حمد کرے
اللہ کی اور ثنا اور لبیک کہے اور تہلیل اور تکبیر اور درود
بھیجے نبی صلعم پر اور نصیحت کرے لوگونکو اور حکم کرے
اونکو اور منع کری اونکو اور تعلیم کرے اونکو مناسک یا نماز
وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور جمع نماز ظہر اور عصر کا
اور رمی اور ذبح اور حلق اور طواف اور باقی مناسک
تیسرے خطبہ تک پھر دعا مانگے اللہ تعالی سے اور اوترے پس
اگر ترک کیا ہو خطبہ کو یا خطبہ پڑھا ہو پہلے زوال کے کافی ہوگا
اور تحقیق اسارت کی یعنی برا کیا جو برا

اور قول زیلعی یہہ ہے کہ جایز ہے یعنی صحیح ہے ساتھہ کراہت
کے شرنبلالیہ رد المحتار — اور بعد خطبہ کے نماز پڑھاوے امام
لوگونکو ظہر اور عصر کی ساتھہ ایک اذان اور دو اقامت کے یعنی

اقامت کہی واسطے ظہر کے پہر نماز پڑہے ظہر کی پہر اقامت کہے واسطے عصر کے درمختار ردالمحتار ۔
ظاہر اسکا کہ بعد خطبہ کے نماز پڑہائی امام لوگونکو عدم تاخیر نماز ہے خطبہ سے اور یہی صریح قول ہدایہ کا ہے کہ جب ڈہلی آفتاب چڑہ جاوے امام منبر پر پس جب فارغ ہو خطبہ سے اقامت کہی موذن اور نماز پڑہائی امام الی آخرہ اور مانند اسکی ہے لباب مین اور بحرالرائق مین ہے معراج الدرایہ سے کہ تاخیر کرے اس جمع بین الصلوتین سے آخر وقت ظہر تک اور مانند اسکی ہے شرح قاضی خانمین جامع صغیر پر کہا شرح لباب مین اسمین یہہ ہے کہ لازم آتی ہے اس سے تاخیر ذنوف کی اور منافی ہے یہہ حدیث جابر رضی اللہ تعالے عنہ کے یہان تک کہ جب ڈہلی آفتاب پس تحقیق ظاہر اسکا یہہ ہے کہ خطبہ تہا اول زوال مین پس واقع ہوگی نماز آخر وقت ظہر مین ردالمحتار ۔
اور قرات کرے ان دونون نمازون ظہر اور عصر مین جو جمع کیجائین سرا اور نہ پڑہے درمیان ان دونون نمازون کے

کچھہ نماز او پر مذہب کے درمختار - کچھہ نماز ای اور نہ سنت انہہ
یعنی مغرب کی کہا باب مین اور اگر دیر کر پڑھے امام نماز عصر کو
نہین مکروہ ہے مقتدی کو تطوع درمیان ظہر اور عصر کے داخل
ہونے امام تک عصر مین رد المحتار -
او پر مذہب کے اور وہ ظاہر الروایت ہے شرنبلالیہ اور وہی صحیح
ہے پس اگر کری یعنی کچھہ نماز پڑھے مکروہ ہوا اور اعادہ کرے اذان کو
عصر کے لئے بسبب منقطع ہوجانے فوراً پڑہنی اوسکی سے پس ہوگیا
مانند مشغول ہوجانے کے درمیان اون دونوں نمازوں کے
ساتھہ فعل دوسری کے بجای مانند کہانے اور بیٹھنے کی پس تحقیق
اسصورت مین اعادہ کری اذان کو سراج اور جوہرہ اور محیط اور
کافی مین ہے استثنار سنت ظہر کا سو خلاف حدیث اور اطلاق
مشایخ کے ہے فتح القدیر تنبیہ لیا ہے اس سے علامہ سید محمد صادق
بن احمد بادشاہ نے کہ ترک کرے تکبیر تشریق کو اس جگہہ اور مزدلفہ
مین درمیان مغرب اور عشا کے واسطے مراعاۃ فوایت کے کہ وارد
ہے حدیث مین نقل کیا ہے اسکو علامہ سے کازرونی نے اپنے

فتاوی مین کہا سو نہین اور اسمین نظر ہے اسلئے کہ وارد حدیث مین
یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز ظہر کے پہر اقامت
کہے پس نماز پڑہے عصر کی اور نہ پڑہے درمیان اون دونون کے
کچہہ نماز پس اسمین تصریح ہے ساتہہ ترک نماز کے درمیان اون دونون
نمازون کے اور نہین لازم آتا ہے اس سے ترک تکبیر کا اور نہ دیا
کیا جاوے تکبیر کا نماز پر بسبب واجب ہونے تکبیر کے نہ نماز کے اور
اسلئے کہ مدت تکبیر کی تہوڑی ہے یہان تک کہ نہین شمار کیجاتی ہے
فاصل درمیان فریضہ اور راتبہ کے اور حاصل یہہ ہے کہ تکبیر بعد ثبوت
اوسکے وجوب کے نزدیک ہمارے نہین ساقط ہوگی اسجگہہ مگر ساتہہ
دلیل کے اور جو ذکر کیا ہے وہ صلاحیت دلیل ہونے کی نہین رکہتی ہے
جیسا کہ جانا تو نے یہہ وہ ہے جو ظاہر ہوا ہے مجکو اور اللہ تعالے
دانا تر ہے رد المحتار۔ اور نہ پڑہے کچہہ نماز بعد ادا کے
عصر کے وقت ظہر مین درمختار۔
ساقط ہے یہہ جملہ بعض نسخون درمختار سے اور نسبت کیا ہے اس
جملہ کو شرنبلالیہ مین طرف شرح وہبانیہ ابن شحنہ کی بحر رد المحتار۔

اور شرط واسطے صحت اس جمع کے یعنی ظہر اور عصر کے عرفات
مین امام اعظم یعنی خلیفہ یا نایب اوسکا ہے جو امام نہو تو تنہا نماز کو
اوسکے وقت مین پڑہین ۔ اور دوسری شرط واسطے صحت جمع کے
احرام حج کا ہے دونون نمازون مین پس نہین جایز ہوگی عصر
اوسکے جو منفرد ہوا ایک نماز مین دونون نمازون مین سے پس اگر
نماز ظہر پڑہی ہو اکیلے نہ نماز پڑہے عصر کی ساتہہ امام کے اور
مانند اسکی ہے اگر نہ پڑہے ظہر کو ساتہہ امام کے اور نہ پڑہے عصر کو
ساتہہ امام کے تو نہ پڑہے عصر کو مگر اوسکے وقت مین اور نہ جایز ہوگی
عصر اوسکے جسنے نماز پڑہی ہو ظہر کی ساتہہ جماعت کے پہلے احرام
حج سے خواہ پڑہی ہو بدون احرام کے یا ساتہہ احرام عمرہ کے
پہر احرام باندہا ہو حج کا پہلے ادا سے عصر کے مگر وقت عصر مین
اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ نہین شرط ہے واسطے صحت
عصر کے مگر احرام نہ امام اور ساتہہ اسکے قایل ہین ہمہ ثلاثہ یعنی
مالک و شافعی اور احمد اور یہی اظہر ہے نقل کیا ہے بیشہ شرح منلا الہدیہ
نے برہان سے نزدیک صاحبین کے در مختار رد المحتار

اختلاف ہے اس جمع مین یعنی جمع ظہر اور عصر مین بیچ عرفات کے
کہ آیا یہہ جمع سنت ہے یا مستحب اور جو کہا گیا ہے کہ تقدیم عصر کے
نزدیک امام کے واجب ہے واسطے صیانت جماعت کے لائق ہے
حمل واجب کا معنی ثابت کے شرح لباب رد المحتار -
اقتصار کیا شروط مین سے - امام اور احرام پر اور زیادہ
کیا ہے لباب مین تقدیم ظہر کو عصر پر یہان تک کہ اگر ظاہر ہو جاوے
امام کو واقع ہونا ظہر کا پہلے زوال کے یا بغیر وضو اور واقع ہونا
عصر بعد زوال کے یا با وضو اعادہ کرے دونون کا اکٹھا اور زمان کو
اور وہ دن عرفہ کا ہے اور مکان کو اور وہ عرفہ ہے اور جو قریب ہے
عرفہ سے اور جماعت کو پس شرطین چھہ ہین کہتا ہون مین لیکن شرط
اخیر یعنی جماعت داخل ہے شرط اول یعنی امام مین اسلئے کہ معنی شرط
ہونے امام کے شرط ہونا نماز امام کا ہے ساتھہ لوگونکے نہ وجود امام کا
اور سوائے اس کے یہہ ہے کہ بحر رائق مین کہا ہے کہ جماعت شرط نہین ہے
یہان تک کہ اگر لاحق ہوا ہو لوگونکو خوف اور گھبراہٹ پس نماز پڑھ لے
امام نے اکیلے دونو نمازین جایز ہوگا بالاجماع علی الصحیح ایسا ہی ہے

ذخیرہ مین پہر نقل کیا بدایع سے کہ جماعت شرط جمع کی ہے
نزدیک ابو حنیفہ کے لیکن حق غیر امام مین نہ حق امام مین پہر کہا
پس جو لقایہ اور جوہرہ اور مجمع مین ہے شرط ہونا جماعت کا ضعیف
ہے اور اعتراض کیا ہے اسپر نہر الفایق مین اسطرح کہ نقل
کیا ہے اس اشتراط کو غیر واحد نے اور تصحیح کی ہے اسکی
اسبیجابی نے اسطرح کہ جواز مسئلہ فزع یعنی خوف اور گہبراہٹ
مین اسواسطے ضرورت کے سبب ہے کہتا ہون مین کہ جو گذر چکا بدایع سے
صلاحیت رکہتا ہے توفیق کا درمیان دونو کلام اور دونو تصحیح
کے پہر کافی پایا ایک جز کا دونو نماز ون سے ساتہہ امام کے
یہان تک کہ اگر پایا اخیر ظہر کو پہر کہڑا ہوا واسطے ادای مافات
کے پہر پایا ایک جز کو عصر مین سے ساتہہ اسکے کافی ہوگا کہ علیہ
افادہ کیا ہے اسکا بحر مین اور لباب مین رد المختار –
اور مطلق چہوڑا امام کو پس شامل ہے مقیم اور مسافر کو لیکن اگر ہو
امام مقیم مانند امام مکہ کی نماز پڑہائی امام نے لوگونکو نماز مقیمونکی اور
نہین جائز ہے امام کو قصر کرنا اور نہ حاجیونکو اقتدا ساتہہ امام کے

قصر مین کہا امام حلوائی نی تہے امام نسفی کہنے عجب ہے اہل موقف سے کہ متابعت کرتے ہین امام مکہ کے قصر مین پس کہا انہنے قبول کیجائیگی دعا اونکی یا امید رکہی جائیگی اوسے کسی چیز کے حال یہہ ہے کہ نماز اونکی غیر جایز ہے کہا شمس الائمہ نے تہا مین ساتہہ اہل موقف

	امام شافعی	امام مالک
کے پس لگ سو رہا مین اور نماز پڑہی مین نے ہر نماز اوسکی وقت مین اور وصیت کی مین نے اپنی یارونکو اور تحقیق سنا ہمنے کہ امام تکلیف کرتا ہے اور نکل آتا ہے مسافت سفر کو پہر آتا ہے عرفات کو پس اگر ہو ایسا پس قصر جایز ہے امام کو اور جو نہین پس احتیاط ہوگی احتیاط انتہی ملخصاً	نہین جایز ہے اہل مکہ و مقیمین مکہ کو قصر اور ایسا ہی نہین جایز ہے امام کے لئے قصر جبکہ مقیم ہون مکہ مین اور تمام کرے نماز کو جو پیچہے امام کے مسافر ہون المعانی البدیعہ	جایز ہے قصر عرفہ مین واسطے مسافران اور اہل مکہ کے اور واسطے اون لوگون کے جو مقیم ہین مکہ مین ۔ المعانی البدیعہ

من التتارخانیہ عن المحیط رد المحتار —

پس احرام شرط متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے اور جبکہ احرام میں بالاضافہ طرف مذکور کے ہے یہاں پر یعنی پس نہیں شرط ہے نزدیک ابی یوسف اور محمد کے اقتدا ساتھ امام یا اوسکے نایب کے اور جو نہیں پس شرط ہونا زمان اور مکان او رتصریح ظہر کا عصر پر متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے جیسا افادہ کیا ہے اسکا شرح لباب میں رد المحتار — شاید اظہر ہونا مشترط امام کا جہت دلیل سے ہے اور جو نہیں پس متعین قول امام پر ہی تصحیح کی اسکی بدایع وغیرہ میں نقل کیا ہے اسکی تصحیح کو علامہ قاسم نے اسبیجابی سے اور اعتماد کیا ہے اسپر برہان الشریعت اور نسفی نے رد المحتار

جبکہ فوت ہو جمع عرفات میں ساتھ امام کے نہیں جایز ہے اکیلی جمع کرنا۔ المعانی او ر الیتید مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی گئی ہو عرفہ میں نسبت کیا ہے اسکو معراج الدرایہ میں طرف مجتبی کے اور قنیہ میں طرف فخر الایمہ الترجمانی اور زاہد الیمین العبادی اور ذکر کیا ہے اسکو حلیہ میں بحثا اور کہا نہیں دیکھا ہے میں نے اسکو صریح اور تابعدار اسکی ہے اسکی تحریر میں رد المحتار

امام شافعی
جبکہ فوت ہو جمع عرفات میں ساتھ امام کے جمع کرے اکیلا — المعانی البدیعہ

اور جسوقت قریب ہووے عرفات کے تو نزدیک شافعیون اور مالکیون اور
حنبلیون کے مستحب ہے اترنا نمرہ مین اور کہڑا کرے امام خیمہ کو وہان جہان
چاہے اور غسل کری باتفاق چارون اماموں کے وقوف عرفات کے
جسوقت ڈہل جاوے شمس مستحب ہے جانا امام اور لوگونکا مسجد ابراہیم کیطرف
کہ وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی ہے اور نہین تہی بنا مسجد کی وہان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین بلکہ بنا اوسکی اول دولت عباسیین مین ہوگئی ہے وہان پڑہے ظہر
اور عصر کو بعد دو خطبون کے نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنفیون کے اور نزدیک
حنبلیون کے پڑہے دونون نمازون کے بعد ایک خطبہ کو مگر نزدیک شافعیونکے
سنت ہے جمع تقدیم مابین اِن دونون نمازونکے واسطے مسافر سفر طویل کے
اور نہ مکی اور مقیم کے واسطے اور یہہ ہی مذہب حنبلیونکا اور مذہب حنفیون اور مالکیون کا یہہ ہے
کہ جمع مابین ان دونون نمازون کے جایز ہے واسطے ہر شخص کے مگر نزدیک حنفیون کے شرط جواز
جمع کیواسطے ادا ے صلواتین بجماعت ہے اور امام اوسکا بادشاہ یا نایب بادشاہ ہووے اور احرام واسطے
حج کے باندہا ہووے اور مذہب شافعیون اور حنفیون اور حنبلیون کا یہہ ہے کہ نہین ہے جایز قصر اس نماز کا مگر
واسطے مسافر کے جو سفر کیا ہووے اوسنے وقت قصر مین اور مذہب مالکیونکا یہہ ہے کہ قصر کرے حاجی عرفات مین سوا اہل عرفات کے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اول وقت وقوف عرفات کا دوپہر ڈھلے دن عرفہ سے طلوع فجر نحر تک ہے المعانی البدیعہ وقت وقوف کا عرفہ میں بعد زوال آفتاب کے ہے دن عرفہ کے طلوع فجر اول روز نحر تک عالمگیریہ اور اگر وقوف کیا غیر وقت میں نہ ہوگا یا نہ ہوا الا وقوف کا مگر جبکہ مشتبہ ہو جاوے لوگوں پر ہلال ذی الحجہ کا اور پورا کیا ہو لوگوں نے ذی القعدہ کو تیس دن پھر ظاہر ہوا ہو	متفق با امام ابوحنیفہ نسبت وقت وقوف عرفہ جب پالیا ہو ایک جزو زمانہ وقوف میں سے کافی ہوگا رات ہو یا دن المعانی البدیعہ	وقت وقوف کا طلوع ہے فجر یوم عرفہ سے طلوع فجر یوم نحر تک ہے المعانی البدیعہ	مستحب وقوف میں رات ہے اور دن تابع رات کا ہے اگر وقوف کیا ہو رات میں نہ دن میں کافی ہو جاویگا اور اگر وقوف کیا ہوگا دن میں نہ رات میں کافی نہ ہوگا المعانی البدیعہ

کہ جس دن وقوف کیا ہے تہا دن نحر کا ہو جائیگا وقوف استحسانا
اور قیاس سے کہ نہ جایز ہو جیسے کہ نہین جایز ہوتا ہے اگر ظاہر
ہو کہ تہا یوم وقوف یوم ترویہ کا ایسا ہی ہے فتاوی قاضی خان مین
اور اگر نہ پایا عرفات کو یہان تک کہ نکل آئی فجر اول دن نحر کے
پس تحقیق فوت ہو گیا اوسکا حج اور ساقط ہو گئی اوسی افعال حج
کے اور پہر گیا احرام اوسکا طرف عمرہ کی پس لاوے افعال
عمرہ کے اور حلال ہو جاوے اور واجب ہو گی اوسپر قضا حج کی
سال آیندہ مین ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین عالمگیریہ —
تنگ ہوا نماز عشا اور وقوف عرفات کا وقت تو نماز کو چھوڑے اور
عرفات کو جاوے بلحاظ مشقت شدید یعنی دسوین ذی الحجہ کی اتنی
کم باقی ہے کہ اگر عشا پڑہے تو وقوف عرفات فوت ہوتا ہے اور اگر
وقوف عرفات کرتا ہے تو عشا کا وقت جاتا ہے تو یہان وقوف عرفات
مقدم ہے اسواسطے کہ اگر عشا پڑہے گا تو حج دوسرے سال پر
موقوف رہے گا پہر واللہ اعلم خرچ باقی رہے دوسری سال تک
یا نرہے پہر آنی کا اتفاق ہو یا نہو بخلاف نماز عشا کے کہ اوسکا قضا کرنا

ہر وقت ممکن ہے از غایت الاوطار۔

اور وقوف عورات حایضہ اور جنبا ورا دن سبکا جنہین پڑہین ہین دونون نمازین کافی ہوگا اور نہ لازم آئیگا اوسپر کچہہ ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین عالمگیریہ ۔

اور کہڑا ہونا نیت وقوف مین شرط نہین ہے اور نہ واجب اگر ہووقوف بیہوشی ہوئی جایز ہوگا حج اوسکا اور یہہ سلئے کہ شرط کیونکہ ہے محل وقوف مین بس صحیح ہے وقوف گذرنیوالی اور بہاگنی والی او قصداً اسکے ڈہونڈنے والی اور سوتی ہوئی اور دیوانہ اور نشہ کہائے ہوئی کا اور شرط کیونکہ ہے محل وقوف مین یعنی تحقیق محل وقوف مین اگرچہ نہ ورنگی کری محل وقوف مین دلالت کرتا ہے اسپر قول اوسکا کہ صحیح ہے وقوف گذرنے والے کا طحطاوی ۔

اور مراد کیونکہ سے حصول ہے محل وقوف مین اور حسین جہکے کہ ہوا اگرچہ سوتا ہو یا اوسکو عرفہ نجانتا ہو یہ شخص مین نہویا کر دیتا ہو یا حالت جنابت مین ہو یا گذرنیوالا ہو جلدی سے رد المختار ۔

پس ہر ایک قیام اور نیت مین سے سنت ہے جیسا کہ لباب مین ہے

اور سوا اسکے نہین کہ ہوئی نیت شرط طواف مین نہ وقوف مین
اسلئے کہ نیت وقت احرام متضمن ہے سارے رکنون کو جو کیجاتے ہین
احرام مین اور وقوف کیا جاتا ہے احرام مین ہر وجہ سے پس اکتفا
کیا گیا وقوف مین ساتھہ اوسی نیت کے اور طواف کیا جاتا ہے
احرام مین بعض وجہ سے نہ بعض وجہ اور سے اسلئے کہ طواف کیا جاتا
بعد تحلل اول کے پس شرط کی گئی اوسمین اصل نیت نہ تعین نیت باعتبار
عمل دونون وجہہ نکے شرح نقایہ قاری لیکن یہہ فرق نہین شامل ہے
طواف عمرہ کو اسلئے کہ طواف عمرہ کیا جاتا ہے پہلے تحلل سے اور
قریب ہے کہ ذکر کیا جائیگا اخیر باب مین فرق دوسرا رد المختار
صحیح ہوجاتے حج مین اوسکے جو گذر جاوے عرفہ مین سوتے ہوئے
یا بیہوش اشارہ ہے اسطرف کو کہ وقوف عرفہ صحیح ہوجاتا ہے
بلا نیت کے جیسا کہ قریب ہے کہ تصریح کریگا اسکی بخلاف طواف کے
کہا بحر الرائق مین اور فرق یہہ ہے کہ طواف عبادۃ مقصودہ ہے اور
اسی لئے تنفل ساتھہ اوسکے ہوسکتا ہے پس لابد ہے اشتراط
اصل نیت سے اگرچہ ہے غیر محتاج طرف تعین کی جیسا کہ گذرا

اور اسی پر وقوف بس نہین ہے عبادت مقصودہ اور اسی لیے نہین تنفل کیا جاتا ہے
ساتھہ اوسکے پس جو ذنیت کا اصل عبادۃ مین اور وہ احرام ہے بی نیاز کرتا ہے
اوسکی اشتراط سے وقوف مین انتہی

لیکن ایراد کیا ہے اسپر نہر الفایق مین کہ قرات نماز مین عبادت مستقلہ ہے بدلیل اسکے
کہ تنفل کیا جاتا ہے ساتھہ قرات کے باوجود اسکے نہین شرط کیجاتی ہے واسطے
قرات کے نیت کہا نہر الفائق مین اور نہین دیکہا مینے اسکو واسطے کسیکی اور نہین
ظاہر ہوا ہے مجکو اسکے جواب کہتا ہون نہین کبہی منع کیا جاتا ہے ہونے
قرات کے عبادت مستقلہ اور تنفل ساتھہ قرات کے نہین دلالت کرتا ہے اوپر اسکی
عبادۃ مستقلہ ہونے کے بدلیل پانی وضو کی کہ تنفل کیا جاتا ہے ساتھہ وضو کے باوجودیکہ
وضو عبادت مستقلہ نہین ہے اور اسی لئے نہین صحیح ہوتی ہے نذر وضو کی اور اسیطرح
قرات ہے کہ نہین صحیح ہوتی ہے نذر اوسکی پس قہستانی کے اعتکاف مین ہے کہ نذر ساتھہ قرات کے نہین
صحیح ہے اسلئے کہ قرات فرض کی گئی ہے تبعًا واسطے نماز کے نہ لعینہا اور بہذا اظہار رد المحتار
طواف افضل ہی قوت ہے اسلئے کہ طواف عبادۃ مقصودہ ہے اور اسی لئے تنفل کیا جاتا ہے ساتھہ طواف کے
نہ ساتھہ وقوف کے بجز اور قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ الحج عرفۃ یعنی حج وقوف عرفہ ہے نہی فی الافضلیت
کے نہین ہے اسلئے کہ مراد یہہ ہے کہ جسنے پایا وقوف کو پس تحقیق پالیا حج کو بسبب امن ہونیکے تو فوت ہونیکے بخلاف

طواف طحاوی —

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
جب وقوف کیا ہو عرفہ میں اور نہ جانتا ہو کہ یہہ عرفہ ہے کافی ہوجائیگا المعانی البدیعہ	اگر فوت ہوا ہو وقوف عرفات کا اور پایا ہو وقوف مشعرحرام کو تو نہ کافی ہوگا اوسکو وقوف عرفات سے المعانی البدیعہ	جب وقوف کیا ہو عرفہ میں اور نہ جانتا ہو کہ یہہ عرفہ ہے کافی ہوجائیگا المعانی البدیعہ	نزدیک ابی ثور نہ کافی ہوگا المعانی البدیعہ نزدیک امامیہ کے وقوف مشعرحرام میں کافی ہے وقوف عرفہ سے کہ وہ رکن ہے ارکان حج میں قایم ہے مقام وقوف عرفات کے نزدیک قاسم کے زیدیہ میں واجب ہے نزدیک امامیہ کے کافی ہوجائیگا اوسکو وقوف عرفات سے المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام مالک	
عرفات سارا موقف ہے مگر بطن عرنہ بفتح رای اور ساتھہ ضمہ رای کے بہی ایک وادی ہے حرم مین سے بجانب غرب مسجد عرفہ کی درمختار کہا معراج الدرایہ مین اوترے عرفات مین جسجگہہ چاہے اور قریب جبل رحمۃ کا افضل ہے رد المحتار	وادی عرفہ نہین ہے عرفہ پہر جو وقوف کرے اوسمین نہ کافی ہوگا	وعرفہ مین سے ہے یعنی وادی ار جائز ہے اوسمین وقوف اور اوسکے لازم ہے دم اگر وقوف نہ کرے	ابن الصالح

جبل رحمۃ وہ پہاڑ ہے جو وسط عرفات مین ہے اور کہا جاتا ہے
اوسکو الال بروزن ہلال اور ای پر چڑہنا جبل الرحمۃ کا جیسا کہ کرتے ہین
اوسکو عوام پس نہین ذکر کیا ہے کسی نے اون لوگون مین سے
کہ جنکا اعتبار ہے اوسمین کچہہ فضیلت بلکہ حکم اوسکا حکم باقی زمینوں
عرفات کا ہے اور دعوی کیا ہے طبری اور ماوردی نے کہ چڑہنا
جبل رحمۃ پر مستحب ہے اور رد کیا ہے اوسکو نووی نے اسطرح کہ نہین ہے
کچہہ اصل اوسکی اسلئے کہ نہین وارد ہوئی ہے اسمین خبر صحیح اور
نہ ضعیف رد المحتار — اور جو مشتہر ہے نزدیک عوام کے
اعتنا ساتہہ وقوف کے جبل رحمۃ پر کہ وسط عرفات مین ہے
اور ترجیح اوسکی جبل رحمۃ کو غیر جبل رحمۃ پر پس خطا ظاہر
اور مخالف ہے سنت کے اور نہین ذکر کیا ہے کسی نے اوسمین ہے
جنکا اعتبار ہے چڑہنے مین اس پہاڑ کے کچہہ فضیلت کو کہ خاص ہو
ساتہہ اوسکے بلکہ واسطے جبل رحمۃ کے حکم باقی اراضی عرفات
غیر موقف رسول اللہ صلعم کا ہے اسلئے کہ موقف رسول اللہ افضل ہے
اور ای پر جو کہا ہے ماوردی اور ظہیری نے استحباب قصد اس

پہاڑ کا اور یہہ کہ وہ موقف انبیا کا ہے پس نہین ہے کچہہ اصل اوسکی
اور نہین وارد ہوی ہے اسمین کوئی حدیث صحیح اور نہ ضعیف
بحر رائق مین نقل کیا ہے نووی سے کہ اوسنے شرح مہذب مین
لکہا ہے طحطاوی — اور شرح شیخ اسمعیل مین عنک فارسی سے
منقول ہے کہا قاضی القضاۃ بدر الدین نے اور تحقیق کوشش کی مین نے
تعین موقف آنحضرت مین اور موافقت کی میری اسپر بعض معتمدین محدثین
اور علماے مکہ نے یہان تک کہ حاصل ہوا ظن ساتہہ تعین اوسکے کہ وہ
فجوہ مستعلیہ مشرفہ علی الموقف ہے وہ فجوہ کہ داہنی طرف اوسکی اور پیچہے
اوسکے پتہر ملا ہوا ہے پتہر ون جبل رحمتہ سے اور یہہ فجوہ درمیان جبل
اور بناے مربع کے ہے کہ بائین طرف جبل کے ہے اور وہ فجوہ طرف جبل کے
اقرب ہے تہوڑا سا اسطرح کہ ہو جبل آگے تیری داہنی طرف سے جب منہہ کرے
تو طرف قبلہ کی اور بناے مربع بائین طرف تیری ہو تہوڑا سا پیچہے اوسکے
اور نقل کیا ہے اسکو لباب مین بہی ساتہہ اختصار کے کہا قاضی محمد عید نے
اور بناے مربع وہ معروف ہے ساتہہ مطبخ آدم کے اور معروف ہے
محاذی اوسکی پتہر بیٹہا ہوا تابع اوسکے ہے وہ اور جگہ اوسکے مین

وریہ پتہر بہی ہوی اور پیچہے اوسکے مین پتہر سیاہ متصل پہاڑ کے رد المحتار
کہا ابن جماعہ نے اور جو کرتے ہین جاہل عوام روشن کرنا شمعہ نکو
شب عرفہ مین پس ضلالت فاحشہ اور گمراہی کہلی ہوی اور بدعت
ظاہرہ ہے جامع ہے انواع قبایح کو اور باز رکہتی ہے ذکر اور
دعا سے جو مطلوب ہین اوسوقت بزرگ مین اور واجب ہے صاحب
حکومت پر اور ہر اوس شخص پر کہ قادر ہو ازالہ بدعات پر انکار اوسکا
اور دور کرنا اوسکا حموی طحطاوی —

جسوقت پڑہا لوگون نے ظہر اور عصر کو مسجد ابراہیم مین پس سنت یہہ ہے
کہ جاوے طرف توقف عرفات کے بغیر تاخیر اور کہڑا ہووے
عرفات مین بعد زوال سے غروب شمس تک اور جس مقام عرفات
مین کہڑا ہووے درست ہے وقوف اوسکو مگر افضل نزدیک شافعیون
اور حنفیون اور حنبلیون کے کہڑا ہونا ہے نزدیک صخرات کبار جو فرش ہین
بیچ وسط ابن المصار کے اور نزدیک مالکیون کے نہین کسی موضع کی
تخصیص کسی پر بلکہ کل مواضع عرفات مساوی ہے اور وہ جو مشہور ہے
نزدیک جاہلونکے افضلیت توقف جبل رحمت پس خطا ہی نہاین ہے

افضل اوسکی ور کہڑا ہونا مرد کا سوار بہتر ہے پیادہ پا سے اور
وقوف عورت بیٹھی کو افضل ہے اور مستحب ہے کہ ہووے عورت
موقف کی کرنہ مین یہہ مذہب ہے شافعیونکا اور نزدیک حنفیون
اور مالکیون کے رکوب افضل ہے قیام سے مرد اور عورت دونوں کے
لیئے اور کہا مالکیون نے نہ بیٹھی عورت مگر ضعف کے سبب سے
اور نزدیک حنبلیونکے مطلقا رکوب افضل ہے قعود سے اور بہتر
یہہ ہے کہ ہووے کہڑا ہونیوالا عرفات کا متوجہ قبلہ کی طرف
پاک ہووے انحالیکہ چہپانیوالا ہو عورت کا اور جو کہڑا ہو عرفات مین
بغیر ان صفتونکے جایز ہے وقوف مگر بہتر نہین ہے اور نزدیک
شافعیونکے بہتر یہہ ہے کہ نہ رکہے روزہ دن عرفہ مین طاقت والا ہو
یا نہو اور اکثر شافعیونکے نزدیک مکروہ ہے یہہ روزہ اور مذہب
حنفیونکا یہہ ہے کہ مستحب ہے یہہ روزہ حاجیون کے لئے بشرطیکہ
اگر ضعیف نہون اور درصورت ضعیف مستحب افطار ہین ایسے ہی کہا
صاحب محیط نے اور نزدیک حنبلیونکے نہین مستحب یہہ روزہ مگر
دوس متمتع کیواسطے کہ نہ رکہے طاقت قربانیکی اور مستحب ہے نیک کام

کرنا بیچ ان دس دنونکے خصوصاً دن عرفہ مین اور نہ کرے عرفات مین مگر تلاوت قران اور ذکر اور دعا اور تہلیل اور تکبیر اور استغفار اور دعا کرے اللہ سے تنہا ہو یا جماعت مین اپنے واسطے اور والدین اور رشتہ دارون اور دوستون اور باقی مسلمانونکے لئے جسوقت غروب کرے شمس وتری امام اور لوگ عرفات سے تلبیہ کرنیوالے ذکر کرنیوالے شکر کرنیوالے اور خوش ہونیوالے ساتھہ نعمت اللہ کے اور یہہ مذہب غیر مالکیونکا ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فرشتون کو کہ دیکھو بندون میری کو آتے ہین غبار آلودہ اور ژولیدہ بال ہماری خدمت کے لئے گواہ کرتا ہون تمکو کہ بخشدئے مینے گناہ ان بندونکے اگرچہ ہووین مانند ریت بیابانونکی اور قطرے بارشونکے اور فرمایا اے بندون میری بخشش کی گئی تمکو اور شفاعت کرنیوالے تمہارے کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابلیس خاک اوڑاتا ہے سر پر بیچھے اوترنے لوگون کے عرفات سے افسوس کرتا ہے یہان تک کہ آتے ہین شیاطین اوسکے پاس اور کہتے ہین کیا ہوا تجکو پس کہتا ہے

وہ کہ یہہ وہ لوگ ہین جو گناہ کرتے تھے ساٹھہ یا ستر برس سے بخشدیا
اللہ نے تھوڑی دیر مین اور جو شخص نکلے عرفات سے قبل غروب
شمس سے اور پہر نہ آیا وہ عرفات کیطرف دن نکلنے یوم نحر تک فوت
ہوگیا اوسکا حج نزدیک مالکیون کے خلاف ہے اور تینون اماموکے
اور کہا امام احمد رح نے جسوقت اوتری عرفات سے تہلیل اور
تکبیر اور تلبیہ کرے اور کہے اللہم الیک افضت والیک رغبت ومنک
ترہبت فاقبل نسکی واعظم اجری وتقبل توبتی وارحم تضرعی واستجب
دعائی واعطنی سولی اے بارخدایا اوترا مین اور رغبت کرتا ہون
تیری طرف اور ڈرتا ہون مین تجہسے قبول کر عبادت میری اور
بڑا کر اجر میری اور قبول کر توبہ میری اور مہربانی کر میری عاجزی
اور قبول کر دعا میری اور پورا کر سوال میرا اور سنت یہہ ہے
کہ اوترین لوگ آرام کے ساتھہ اور نہ چلین جلدی چنانچہ جلدی کے
ساتھہ اوترتے ہین جہال از مناسک صغیر ابن جماعہ

احکام امام متعلق بعرفات

امام ابوحنیفہ

پہرجاوے امام ساتہہ قوم کے مسجد نمرہ سے طرف موقف تک
یعنی مکان وقوف کے جو عرنہ مین ہے اور وہ ایک جگہہ ہے
عرفات مین سے چار فرسنگ پرکہ سے نام رکہی جاتی ہے ساتہہ
موقف اعظم کے درمختار رد المحتار طحطاوی ۔
نماز پڑہے ظہر اور عصر کے ساتہہ جمع کے مسجد نمرہ مین اور جاوے
موقف کو ساتہہ غسل کے کہ سنت ہے درمختار
اور غسل افضل ہے وضو سے طحطاوی اور وقوف عرفات کری
امام اوپر اپنے اونٹنی کے قریب جبل رحمۃ کے نزدیک بڑے
پتہرونکی قبلہ کیطرف موہنہ کرکے درمختار جبل رحمۃ وہ پہاڑ ہے
جو وسط عرفات مین ہے اور کہا جاتا ہے اسکو الال بروزن
ہلال رد المحتار ۔ نزدیک بڑی پتہرون کے یعنی پتہرون سیاہ
کے جو بچہی ہوسے ہین اسلئے کہ وہ پتہر جگہہ گاہ موقف آنحضرت
صلعم کی ہین شرح لباب ۔ خانیہ مین ہے اور افضل ہے

امام کو وقوف سوار ہو کے اور غیر امام کو یہہ کہ وقوف کرے نزدیک امام کے انتہی۔

اور ظاہر اسکا یہہ ہے کہ رکوب یعنی سوار ہونا واسطے فقط امام کے ہے اور یہی مفہوم کلام مصنف کا ہے مانند ہدایہ اور بدایع وغیرہما کے اور موید اسکا ہے قول سراج کا اسلیئے کہ دعا کرے امام اور دعا کرین لوگ ساتھہ اسکے دعا کی پس اگر ہوگا امام بھی سواری پر پس ہونا اسکا سواری پر ابلغ ہے بیچ مشاہدہ لوگون کے اسکو انتہی۔

لیکن قہستانی مین ہے کہ افضل یہہ ہے کہ ہو غیر اسکا قریب امام سے انتہی اور مانند اسکی ہے منتقی مین اور نقل کیا ہے بعض علمانے سراج سے۔ منسک ابن العجمی سے کہ مکروہ ہے وقوف پشت دابہ پر مگر بیچ حال وقوف کے عرفہ مین بلکہ وہ افضل ہے واسطے امام اور غیر امام کے اہ اور نہین دیکھا مینے اسکو سراج مین رد المحتار اور دعا مانگی امام جہر سے ساتھہ کوشش اور الحاح کے اور تعلیم کری مناسک اور وقوف کرین لوگ پیچھے اسکے قریب قبلہ رو سنتی ہوئی

قول کو خشوع اور بکا سے درمختار ۔

اور نہ افراط کرے جہر مین ساتھہ آواز کے لباب ۔
اسطرح کہ رنج دی اپنے نفس کو لیکن مقید کیا ہے شرح لباب نے
جہر کو ساتھہ ہونے اوسکے کے تلبیہ مین اور کہا شارح لباب نے اور
ای پر ادعیہ و اذکار پس ساتھہ خفیہ کے اولی ہین کہتا ہون مین مؤید
اسکا ہے قول اوسکا سراج مین اور اجتہاد کرے دعا مین اور
سنت اخفای صوت ہے بسبب قول اللہ تعالے ادعوا ربکم
تضرعًا و خفیہ انتہی ردالمختار ۔
اور اوٹہای ہاتہون کو پہلا کے اور استقبال قبلہ کری جیساکہ استقبال
کرتا ہے دعا کرنیوالا ساتھہ ہاتہہ اور مونہہ کے ایسا ہی ہے بدایع مین عالمگیریہ

واجب نہ مین ٹہرنا کب تک ہے

امام ابوحنیفہ اور واجب وقوف کا امتداد ہے غروب آفتاب تک عالمگیریہ
اور جب غروب ہو آفتاب جاوے امام اور لوگ ساتہہ اوسکے آہستگی
یہان تک کہ آئین مزدلفہ مین ایسا ہی ہے ہدایہ مین عالمگیریہ ۔
اور سزاوار یہہ ہے کہ جاوے ساتہہ امام کے اور نہ آگے جاوے

امام سے مگر جب تاخیر کرے امام غروب آفتاب سے پس جاوین لوگ پہلے امام سے بسبب داخل ہوجانے وقت کے ایساہی اختیار شرح مختار مین عالمگیریہ —

اور اگر خوف کری امام ازدہام کا پس جلدی کرے جانے مین پہلے غروب آفتاب سے پس نہین ہے کچہہ مضایقہ جب تک کہ نہ نکلے حارہ وعرفہ سے پہلے غروب آفتاب کے ایساہی ہے محیط مین اور افضل ٹہرا رہنا ہے مکان وقوف مین تاکہ نہو شروع کرنیوالا ادا مین اور وہ افاضہ یعنی جانا ہے پہلے اوسکے وقت سے اور تاکہ نہو مخالف سنت کے ایساہی ہے تبئین مین —

اور اگر ٹہرا رہے تہوڑا سا بعد غروب آفتاب کے اور جانے امام کے بسبب خوف ازدہام کے پس نہین ہے کچہہ مضایقہ اسمین ایساہی ہے ہدایہ مین عالمگیریہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام احمد	دیگر علماء
	جب آئی عرفات سے غروب آفتاب سے پہلی اور نہ لوٹ جائی طرف اسکی قبل طلوع فجر ثانی یوم نحر سے اراقت کریگی دم کی اور اسکا واجب ہے یا مستحب ہین دو قول ہین			نزدیک حسن کے لازم ہے اسکو ہدی دینا اونٹ مین سے نزدیک ابی جریج کے لازم ہے بدنہ المعانی البدیعہ
متفق بقول اول شافعی واجب ہے المعانی البدیعہ	ایک قول مین واجب ہے دوسری قول مین مستحب ہے المعانی البدیعہ	عطا ثوری ابوثور	متفق بقول اول شافعی واجب ہے المعانی البدیعہ	
اگر عود کیا قبل غروب آفتاب کے پس اقامت کی یہان تک کہ غروب کیا آفتاب نے ساقط ہوگا اوسکا دم المعانی البدیعہ	عود کریگی عرفات کے قبل طلوع فجر کے دن نحر کے ساقط ہو جائیگا اوسکی دم المعانی البدیعہ		متفق با امام ابوحنیفہ	

مزدلفہ

وقوف مزدلفہ واجب ہے اگر ترک وقوف سنی ہو جزا لازم آتا ہے خزانۃ المفتین
امام ابوحنیفہ بعد وقوف عرفات کے جب فارغ ہو آتی مزدلفہ میں
راہ پر مازمین کے کہ وہ دو پہاڑ ہیں درمیان عرفات اور مزدلفہ کے
اور جب عرفات میں آفتاب غروب ہو تو وہاں سے مزدلفہ میں آوے مازمین کے
راہ سے اور مزدلفہ کی حد عرفات کی مازمین سے محسر کی مازمین تک ہے
مازمین بصیغہ تثنیہ تنگ راہ ہے مزدلفہ اور عرفات کے درمیان میں اور
دوسرا مازمین منا اور مکہ کے درمیان میں ہے کذا فی القاموس اور حاشیہ
دلائل الاسرار میں احکام ماوردی سے منقول ہے کہ مازمین ایک پہاڑ
ہے عرفات اور مزدلفہ کے درمیان بالجملہ سنت یہہ ہے کہ مناسے عرفات
کو ضب کی راہ سے جاوے اور عرفات سے مزدلفہ کو مازمین کی راہ سے
آوے از غایۃ الاوطار —

اور حد مزدلفہ کی مازمین عرفہ سے مازمین محسر تک ہے اور مستحب ہے
کہ جب قریب ہو مزدلفہ کے پیادہ پا داخل ہو مزدلفہ میں تا دگا اور تواضعا
اسلئیکہ مزدلفہ حرم محترم میں سے ہے اور تکبیر کہے اور تہلیل اور تحمید

اور لبیک کہی ساعت بساعت اور مزدلفہ کل موقف ہے مگر وادی
محسر کہ وادی ہے درمیان منا اور مزدلفہ کے اور مزدلفہ مین سے
نہین ہے پس اگر وقوف کری وادی محسر مین بطن عرنہ مین کہ ایک
مقام ہے قریب عرفات کے جایز ہوگا مشہور پر یعنی نہ صحیح ہوگا وقوف
وادی محسر مین وقوف مزدلفہ سے اور وقوف بطن عرنہ مین وقوف
عرفات سے کہ ارکان حج مین سے ہے مشہور پر برخلاف اوسکے
کہ رابع مین ہے جواز وقوف کا وادی محسر اور بطن عرنہ مین اور
اوتری نزدیک جبل قزح کے اور اصح یہہ ہے کہ جبل قزح وہی مشعر
حرام ہے اور کہا گیا ہے کہ مشعر حرام مزدلفہ سارا ہے اور اوسی
جبل قزح پر میقدہ یعنی روشنی کی جگہہ ہے کہا گیا ہے کہ وہ کانون
یعنی بہٹی آدم کے ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ اسطوانہ ہے پتہر کا
گول گولای اوسکی چوبیس گز کی ہے اور طول اوسکا بارہ گز کا ہے
اور اوسکو پچیس درجہ ہین اور وہ اوپر ٹکڑی مرتفع کے ہے جلائی
جاتی تہی اوسپر شمع شب مزدلفہ مین خلافت عباسیان مین اور
پہلے اوس سے جلائی جاتے تہے لکڑی اوسپر اور اوسکے ساتہ
تہہ

بڑی چراغوں کے در مختار رد المحتار —
زندہ کرے اوس شب کو یعنی عید کی رات کو اسطرح کہ مشغول ہو اوس میں
یا اوسکے اکثر میں ساتھہ عبادت کے نماز یا قرارت قران یا ذکر یا درس
علم شرعی اور اوسکی مانند سے رد المحتار —
امام شافعی شب گذاری مزدلفہ میں نسک ہے واجب نہیں ہے
رکن واجب حج بین المعانی البدیعیہ
امام مالک وہ رکن ہے اور نہیں تمام ہوتا ہے حج مگر ساتھہ اوسکی المعانی البدیعیہ
شعبی — حسن بصری — نخعی — متفق با امام مالک

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام مالک
اور نماز پڑہے فجر کی اندہیری مین	جب ہی مزدلفہ مین		
واسطے وقوف کے پہر وقوف کرے	قبل النصف شب کے ارادت		
مزدلفہ مین اور وقت قیام مزدلفہ	کرے امام کی اور جو بیام		
طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے	مین دو قول مین		
اگرچہ ہو ساتہ مرور کے بدون ٹہرنے	ایک قول مین	عطا زہری	متفق بقول اول شافعی
کے جیسا کہ بیرو نہایہ مین ہے درمختار	واجب معتمد ہے	قتادہ ثوری	
		اسحاق ابوثور	
مستحب ہے بقول دوم شافعی	دوسرا قول یہہ ہے		
المعانی البدیعه	کہ مستحب ہے		
شرح عبارت درمختار	المعانی البدیعه		
نماز پڑہے صبح کی غلس مین یعنی			
اندہیری مین اول وقت فجر مین اونہین			
مستحب ہے غلس مین نماز فجر پڑہنا			
ہمارے دیار یعنی سردیار حنفیہ کے مگر			
الحکاہ او لیسا ہی ہے کہ دن منی مین دیر			

اور اوسکے پجز کے کہ گذرا خانیہ سے اور پہلے بیان کر چکے ہین ہم کہ اکثر
اسکے خلاف پر ہین رد المحتار

اور پہلی جو رد المحتار مین بیان ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ نماز پڑہے فجر کی
منا مین فجر کے وقت مختار مین اور وقت مختار زمان اسفار ہے اور
خانیہ مین ہے کہ پڑہے نماز فجر عرفہ کی منا مین بیچ غلس کے پس گویا
کہ قیاس کیا ہے اوسنے اسکو فجر مزدلفہ پر اور اگر اول پر یعنی وقت
اسفار مین پڑہین پس وہی افضل ہے شرح لباب

واسطے وقوف کے ای واسطے ابتدا وقوف کے رد المحتار ای واسطے اجابت وقوف کے
بیچ مزدلفہ کے جبل قزح پر اگر ممکن ہوا اور جو نہ ممکن ہو تو قریب اسکے جیسا کہ
سنت ہے طحطاوی — یہہ وقوف یعنی وقوف مزدلفہ واجب ہے نزدیک
ہماری یعنی نزدیک حنفیوں کے نہ سنت اور
شب گذارنی مزدلفہ مین سنت ہو کرہ ہی فجر تک
نہ واجب خلاف شافعی کا ہے ان
دونون مین ایسا ہی ہے لباب مین
اور اوسکی شرح مین رد المحتار

امام شافعی	
وقوف مشعر حرام مین کن نہین ہے	ناصر
ارکان حج مین اور نہ واجب ہے	یحیی
حج مین بلکہ وہ سنت ہو کرہ ہے	سوید
المعانی البدیعہ	

وقت اوسکا اوسی وقت جواز وقوف کا کہا باب بیان مین اول وقت اوسکا طلوع فجر ثانی ہے یوم نحر سے اور آخر اوسکا طلوع آفتاب ہے فجر ثانی سے پس جسنے وقوف کیا مزدلفہ مین پہلے طلوع فجر سے یا بعد طلوع آفتاب کے نہ ابتدا داوسکا شمار کیا جاویگا یہہ وقوف اوسکا اور مقدار واجب وقوف مین بقدر ایک ساعت کے ہے اگرچہ وہ ساعت لطیف ہو اور مقدار سنت وقوف یہہ ہے کہ ابتدا وقوف کا خوب اجالا ہوجانے تک ہے اور رکن وقوف ہونا وقوف کا ہے مزدلفہ مین برابر ہے کہ اپنی فعل سے ہو یا غیر کے فعل سے اسطرح کہ محمول ہوا اپنی امر سے یا غیر کے امر سے سوتا ہو یا بیہوش ہو دیوانہ ہو یا اوسمین ہو نیت کی ہو اوسکی یا نہ نیت کی ہو اوسکی جانتا ہو اوسکو یا نجانتا ہو اوسکو ایک دیکھتا

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
واجب ہے اقامت مزدلفہ مین طلوع فجر تک پہر اگر آیا پہلے طلوع فجر سے بسبب کسی عذر کے نہ واجب ہوگا اوسپر کچھ اور اگر آیا بدون عذر کے لازم آویگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	جائز ہے اٹھنا مزدلفہ سے بعد آدہی رات کے المعانی البدیعہ	متفق بقول امام شافعی	اگر گذرا مزدلفہ مین اور نہ اوترا پس لازم ہے اوسپر دم اور اگر اوترا پہر چلا گیا ہے نہین ہے اوسپر دم اور برابر ہے کہ آوے پہلی آدہی رات کے یا پیچھے المعانی البدیعہ

لیکن اگر چھوڑ دیا اوسکو بسبب عذر کے اندر زحمت کی نہ لازم آئیگا
اوسپر کچھہ ۔ رد مختار
اگر ترک کیا ہو وقوف کو ساتھہ عذر زحمت کے نہین لازم آتا ہے
کچھہ اوسپر عبارت لباب کی یہہ ہے مگر جبکہ ہو ترک وقوف کا بسبب
کسی علت کے یا ضعف کے یا ہو عورت کہ خوف کرتی ہو ازدحام کا
پس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر انتہی ۔ لیکن کہا بحر الرائق مین نہین
قید کیا ہے محیط مین خوف ازدحام کو ساتھہ عورت کے بلکہ مطلقا
چھوڑا ہے اوسکو پس شامل ہے مرد کو انتہی کہتا ہون اور یہہ
شامل ہے واسطے خوف زحمت کے وقت رمی کے پس مقتضی اسکا
یہہ ہے کہ اگر گیا رات مین تاکہ رمی کرے پہلے جانے لوگونکے اور
ازدحام اونکے کے نہ لازم آئیگا کچھہ اوسپر لیکن نہین شک ہے اسمین
کہ ازدحام وقت رمی کے اور راہ مین پہلے پہونچنے کے وہان امر
محقق ہے ہماری زمانہ مین پس لازم آئیگا اوس سے ساقط ہونا واجب
وقوف کا مزدلفہ مین پس اولی تقیید خوف ازدحام کے ہے ساتھہ
عورت کے اور حمل کرنا اطلاق محیط کا اوسپر بسبب ہونے اوسکے

عذر ظاہر اوسکے حق مین ساقط ہوتا ہے ساتہہ اوسکے واجب بخلاف
مرد کے یا حمل کیا جاے اوپر اوسکے کہ جسوقت خوف کرے ازدہام
کا مانند مرض ہے اور اسی لئے کہا سراج وہاج مین ۔ مگر جبکہ ہو اوسکو
علت یا مرض یا ضعف پس خوف کرے ازدہام کا پس جاے رات کو
پس نہین لازم آتا ہے کچہہ اوسپر انتہی لیکن کبھی کہا جاتا ہے
کہ سوای اسکے مناسک حج مین سے نہین خالی ہے ازدہام سے
اور تحقیق تصریح کی ہے عالمون نے اسکے کہ اگر آیا عرفات سے
بسبب خوف ازدہام کے اور متجاوز ہو گیا حدود عرفات سے پہلے
غروب کے لازم آئیگا اوسپر دم جب تک کہ نہ لوٹ آئیگا پہلے غروب کے
اور ایسا ہی ہے اگر بہاگا اونٹ محرم کا پس پیچہے ہو اوسکے جیسا کہ
تصریح کی ہے اوسکی فتح القدیر مین اوپر اوسکے کہ ممکن ہے اوسکو
احتراز زحمت سے ساتہہ وقوف کے بعد فجر کے ایک لحظہ پس حاصل
ہو جائیگا واجب و رچلا جاے پہلے جانے سے لوگون کے اور
اسمین ترک مد وقوف مسنون کا ہے بسبب خوف زحمت کے اور
وہ سہل تر ہے ترک اوس واجب سے کہ کہا گیا ہے کہ وہ رکن ہے

اور کبھی جواب دیا جاتا ہے اسطرح کہ خوف اژدہام کو بانند عجز اور مرض سے ستوری اسکی نہیں کہ گردانا ہے اسکو علما نے عذر بسبب حدیث کے کہ آنحضرت صلعم نے آگے بھیجا ضعیفوں اہل اپنی کو رات مین اور نہیں گردانا گیا یہہ عذر عرفات مین اسلیئے کہ اسمین ظاہر کرنا مشرکونکی مخالفت کا ہے اسلیئے کہ مشرک لوگ جاتے تھے پہلے غروب کے ردالمحتار —

اگر ترک کیا وقوف کو ساتھہ عذر کے مانند زحمت کی نہین لازم آتا ہے کچھہ اسپر اور ایسا ہی حال ہے ہر واجب کا جیسا کہ ترک کیا ہو اسکو ساتھہ عذر کے نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر جیسا کہ بحرالرائق مین ہے بخلاف کرنے محظور کے بسبب عذر کے مانند پہننے سلے کپڑے کی اور مانند اسکی اسلیئے کہ عذر نہین ساقط کرتا ہے دم کو جیسا کہ قریب ہے کہ آویگا جنایات مین اور ساتھہ اسکے ساقط ہوگا جو لایا ہے اوسکو شرنبلالیہ مین ساتھہ اپنے قول کے لیکن وارد ہوتا ہے اوسپر جو نص کیا ہے شارع نے ساتھہ اپنے قول کے فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ انتہی ہان وارد ہوتا ہے جو پہلے اس سے ہم نقل کر چکے ہین انتہی

فتح القدیر سے کہ اگر متجاوز ہو جاوے عرفات سے پہلی غروب کے بسبب
بھاگ گئے اونٹ کے یا بسبب خوف زحمت کے لازم آئیگا اوسپر دم
اور کبھی جواب دیا جاتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ آئیگا شرح لباب سے
بیچ جنایات کے نزدیک قول لباب کے اور اگر فوت ہو جاوے محرم
سے وقوف مزدلفہ مین ساتھ اختصار کے پس لازم آئیگا اوسپر دم
اس سبب سے کہ یہہ عذر ہے جانب سے مخلوق کی پس موثر ہوگا انتہی
لیکن اردہوتا ہے اوسپر گرداننا فقہا کا خوف زحمت کو بیان عذر
ترک وقوف مزدلفہ مین اور رجحان لباب ہے تو نے جواب اسکا رد المحتار

امام ابوحنیفه		امام شافعی	امام احمد
		جب دیکہا ہو چاند ذی الحجہ کا ایک نے یا دو نے پہر رد کیا ہو حاکم نے اونکی گواہی کو پس گواہی دینے والے وقوف کرین نوین دن موافق اپنی رویت کے اور وقوف کرین لوگ دسوین دن موافق اونکی رویت کے پہر اگر وقوف کرین گواہ ساتہہ لوگون کے دسوین دن اور نہ وقوف کرین نوین دن تو کافی ہوگا وقوف اونکا دسوین دن	اگر وقوف کیا اونہون نے دسوین دن لوگون کے ساتہہ کافی ہوگا وقوف اونکا اور اگر وقوف کیا اونہون نے نوین دن نہ کافی ہوگا
کافی ہوگا	عطا حسن	جب خطا کری عرفہ مین جہ وقوف کری عرفہ مین دن عرفہ کے نہ کافی ہوگا	

احکام امام متعلق مزدلفہ

نہین احتیاج ہے جمع مزدلفہ مین امام کے پس اگر پڑھے گا
مغرب اور عشا کو جمع کرکے نزدیک جبل قزح کے تنہا بدون
جماعت کے جایز ہے برخلاف اوسکے جو شرح نقایہ برجندی مین
ہے کہ وہ خلاف مشہور فی المذہب کے ہے شرح لباب
اور ذکر کیا ہے لباب مین کہ جماعت سنت ہے اس جمع مین یہہ
کہا او شرایط اس جمع کے احرام بالحج اور تقدیم وقوف کے
ہے اسپر اور زمان اور مکان اور وقت ہے الخ کہا شارح لباب
نے پس نہین جایز ہے یہہ جمع واسطے غیر محرم بالحج کے اور
اسی پر وہ جو ذکر کیا ہے اوسکو محبوبی نے کہ احرام بالحج شرط
نہین ہے جمع مین پس غیر صحیح ہے بسبب تصریح فقہا کے اسطرح
کہ یہہ جمع جمع نسک ہے اور نہین ہوتا ہے نسک مگر ساتھہ احرام
بالحج کے اور ساتھہ اسکے ظاہر ہوتی ہے صحت اوسکی جسکی بحث
کی ہے کہ یہہ ساتھہ اس قول کے اور لایق ہے شرط ہونا احرام بالحج کا

واسطے ہونے اوسکے کے مغرب اداکرتیہو الاا ہ — اور ظاہر ہوا
کہ جو نہایہ اور ہندیہ مین ہے عدم اشتراط اوسکا مبنی ہے
اوپر قول محبوبی کے ردالمحتار —
ذکر کیا ہے امام محبوبی نے اور نہین شرط ہے جمع مزدلفہ
مین خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام ایسا ہی ہے کفایہ
مین عالمگیریہ —

مزدلفه

امام ابو حنیفه	امام شافعی
اور نماز پڑہی مغرب و عشا کے ساتہہ ایک اذان اور ایک اقامت کے اسلئے کہ عشا اپنی وقت مین نہین محتاج ہے اعلام کی جیسے کہ نہین احتیاج ہے اسجگہہ امام کی اسلئے کہ عشا اپنی وقت مین محتاج اعلام کے نہین ہے علت اقتصار کے اقامت پر اسجگہہ یعنی جمع کرنے مین بیچ مزدلفہ کے بخلاف جمع کے عرفہ مین اسلئے کہ ساتہہ دوا قاستونکے ہے اسلئے کہ نماز دوسری اسجگہہ ادا کیجاویگی اوسکی غیر وقت مین پس واقع ہوگی حاجت طرف اقامت دوسری کے واسطے اعلام کے ساتہہ شروع کے اوسمین اوپر نماز دوسری	جب جمع کری درمیان مغرب و عشا کے فرد مین اقامت کہی ہر ایک کے لئے اور ایک کے لئے اذان کہتے مین شافعی سے اقوال مین کہ ذکر کیا ہے باب الاذان مین المعانی البدیعه

امام احمد		امام مالک	دیگر علماء
ایک اذان کہے اور اقامت ہر ایک کے لئے جدا ہے	ابی ثور	پڑہے دونون کو ساتھ دو اذانون اور دو اقامتونکی	نزدیک ثوری اور ابن عمر کے جمع کری دونون مین ساتھ ایک اقامت کی
المعانی البدیعہ	-	المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

اسجگہہ یعنی جمع مزدلفہ مین ادا کیجاتی ہے اپنے وقت مین پس مستغنی
ہوگی تجدید اعلام سے مانند وتر کے ساتہہ عشا کی بدایع رد المحتار
اور نماز پڑہے مغرب و عشا کے اول وقت عشا مین قہستانی اور
سزاوار یہہ ہے کہ نماز پڑہے پہلے اوترنے سے اپنی ڈیرے مین
اور پہلے اوتارنی زین سے بلکہ بٹہاوی اپنے اونٹ کو اور باندہ دے
اسکو اور اشارہ کیا ہے اس قول مین اسطرف کہ نہین تطوع ہے
درمیان مغرب و عشا کی اگرچہ سنت موکدہ ہو علی الصحیح اور اگر تطوع کیا
اعادہ کرے اقامت کا ~~جیسے اعادہ کرے اقامت~~ اگر مشغول ہوا ہو درمیان
اون دونون کے ساتہہ دوسرے عمل کے بحر – کہا شرح لباب مین
اور پڑہے سنت مغرب و عشا کی اور وتر کو بعد اوسکے جیسا کہ تصریح
کی ہے اسکی مولانا عبدالرحمن جامی نے اپنی منسک مین اور ایر
قول شارح کا تہوڑا پہلے باب اذان سے کہ مکروہ ہے نفل پڑہنا
بعد دو نمازون جمعین کے سوا وسمین کلام ہے پہلے اوسکو
اوسی جگہہ ہم لکہہ چکے ہین رد المحتار – مکروہ ہے تطوع درمیان
دو نمازون جمع کے عرفہ اور مزدلفہ مین اور ایسا ہی ہے بعد دو نمازن

جمع کے جیسا گذرا مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی گئی ہو
عرفہ میں در مختار ۔

درمیان دو نمازوں جمع کے یعنی جمع عصر کے ساتھ ظہر کے بعد نماز
عرفہ میں اور جمع مغرب کے ساتھ عشا کی تاخیر مزدلفہ میں رد المحتار
اور ایسا ہی مکروہ ہے تطوع بعد ان دونوں کے ضمیر انہی کے
راجع ہے طرف فقط دو نمازوں جمع کی جو عرفہ میں ہوتی ہے ۔
نہ مزدلفہ میں اسے اگرچہ موہم ہے کلام صاحب در مختار کا اسکا
کہ راجع ہو ضمیر دونوں طرف اسلئے کہ نفل بعد دو نمازوں جمع مزدلفہ
کے مکروہ نہیں ہے اور دال اسپر کہ مراد صاحب درمختار کی یہی ہے
قول اوسکا جیسا کہ گذرا ہے یعنی قریب اوسکے قول میں کہ مکروہ ہے
نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ عصر جمع کے گئی ہو عرفہ میں رد المحتار
اور ذکر کیا ہے رحمتی نے وہ جو مفید ہے ثبوت خلاف کا نزدیک
ہمارے مکروہ ہونے تنفل میں بعد دو نمازوں مغرب اور عشا کے مزدلفہ
میں لیکن وہ جسکا جزم کیا ہے شرح لباب میں یہہ ہے کہ پڑھے سنت
مغرب اور عشا کی اور وتر کو بعد اون دونوں کے اور کہا جیسکی تصریح

کی ہے اسکی مولانا عبد الرحمن جامی نے اپنی منسک مین رد المحتار -
اور نماز پڑہے مغرب و عشا کی راہ مین یا عرفات مین اعادہ کرے اوسکا
واسطے حدیث کی الصلوۃ امامک یعنی وقت اس نماز کا یا جگہہ اوسکی آگے
ٹہری ہے پس موقت ہے مغرب و عشا ساتہہ زمان و مکان یا ور
وقت کے پس زمانہ شب نحر ہے اور مکان مزدلفہ ہے اور وقت
عشا ہے یہان تک کہ اگر پہونچ جاوے طرف مزدلفہ کی پہلے عشا کے
نہ پڑہی مغرب یہان تک کہ داخل ہوجاوے وقت عشا کا پس صاحب
رکہتا ہے یہہ مسئلہ پہیلی ہونے کا کئی وجہ سے در مختار

صاحب کہتا ہے یہہ مسئلہ پہیلیونکا کئی وجہہ سے پس پہلی وجہہ یہہ ہے
کہ کہا جاوے کونسی نماز فرض ہے کہ نہین مطلوب ہے واسکے لئے
اقامت پس جواب اوسکا یہہ ہے کہ عشاء مزدلفہ جبکہ نہ فاصلہ ہو درمیان
اوسکے اور درمیان مغرب کے ساتہہ کسی فاصل کے -

اور دوسری وجہہ یہہ ہے کہ کہا جاوے کونسی نماز ہے کہ پڑہی جاوے
اپنی غیر وقت مین اور ہو وہ ادا ہوا اور تیسری وجہہ یہہ ہے کہ کونسی نماز
ہے کہ جب پڑہی جاوی اپنے وقت مین واجب ہو اعادہ اوسکا پس جواب

دونون جہہ کا یہہ ہے کہ وہ مغرب مزدلفہ ہے —
چوتھی وجہہ یہہ ہے کہ کونسی نماز ہے کہ واجب ہے پڑہنا اوسکا
مکان مخصوص مین پس جواب یہہ ہے کہ وہ مغرب اور عشار
مزدلفہ مین ہے پس تامل کر اور نکال سوا اسکے اور وجہین
حموی زیادہ کیا طحطاوی نے اس جہہ کو اور کونسی عشا ہے
کہ ادا کری اوسکو صاحب ترتیب اور صحیح ہوجاے پس جواب
یہہ ہے کہ وہ عشاء مزدلفہ ہے اور زیادہ کیا رحمتی نے
چار وجہ اور کو اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت
اوسکا ایک زمانہ مین نہ دوسرے زمانہ مین اور وہ مغرب مزدلفہ
کی ہے کہ وقت اوسکا عید کی شب غیر اوسکے وقت کا ہے
باقی دنون مین اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت اوسکا
ایک حالت مین نہ دوسری حالت مین وہ بہی نماز عید کی شب
کی ہے مختلف ہوتا ہے وقت اوسکا حالت احرام بالحج مین اور
کونسی نماز فاسد ہے جب نکلجاے وقت اوس نماز کا کہ اوسکے
بعد بہی صحیح ہوجاے اور کونسی نماز ہے کہ مکروہ ہے لانا اوسکا

ساتھ اوسکے نیت کے یہ نماز مغرب مزدلفہ ہے ردالمحتار
اوزاعادہ اوسکا کرے جب تک کہ نہ نکلی ہو فجر پس بعد نکل آنے
فجر کے عود کرائیگے جو نماز پڑہی ہے راہ مین یا عرفات مین طرف
جواز کی اور یہہ یعنی عدم جواز اوس نماز کا جو مزدلفہ کی راہ
مین پڑہے کہ مفہوم اعادہ کرنے سے جب تک کہ طلوع فجر نہوی
جب ہی کہ نہو خوف طلوع فجر کا راہ مین اور اگر خوف ہو طلوع
فجر کا راہ مین پڑہ لے اون دونون کو درمختار
یعنی نسخون درمختار مین ہے کہ اگر پڑہی ہو نماز مغرب یا عشا کی
اور بعض نسخو نمین ہے اقتصار مغرب پر موافق اوسکی جو کنز وغیرہ
مین ہے اور یہہ اولی ہے اسلئے کہ مراد تنبیہ ہے وجوب تاخیر
مغرب پر اوسکے وقت معتاد سے اور سمجہا جاتا ہے اس سے
بالاولی وجوب تاخیر عشا کا مزدلفہ تک ہان عبارت لباب کی
یہہ ہے اور اگر نماز پڑہے دونون نمازین یعنی مغرب اور عشا
یا ایک ان دونون مین سے اعادہ کرے اوسکا جو پڑہ چکا ہے
کہا علامہ شہاوی نے اپنی منسک مین نہ اوس صورت مین جبکہ

جاوی طرف مزدلفہ کے مزدلفہ کی راہ سے یا جاوے طرف مکہ
غیر طریق مزدلفہ سے جایز ہے اوسکو نماز مغرب کی پڑہنا راہ مین
بادون توقف کے اور نہین پایا ہے مینی کسیکو کہ تصریح کی ہو اونکے
ساتہہ اسکے سوای صاحب نہایہ اور عنایہ کے۔
ذکر کیا ہے اون دونون نے باب قضاء فوایت مین اور کلام شارح
کنز کا بہی دلالت کرتا ہے اسپر اور یہہ فایدہ جلیلہ ہے اور
اور ایسا ہی تصریح کی ہے نہایہ مین باب مذکور مین بہی اور ذکر کیا
اسکو بعض محشیون نے خط بعض علما سے کہتا ہوں مین اور یہہ لیا جاتا ہے
اشتراط مکان سے واسطے صحت اس جمع کے جیسا کہ گذرا اور
آئیگا اسلئے کہ جو گذر اوہ مفید ہے اسکا کہ اگر نہین گذرا ہے مزدلفہ
پر لازم ہوگی نماز مغرب کی راہ مین اوسکے وقت مین بسبب نہونے
شرط کے اور ایسا ہے اگر شب گذاری کی عرفات مین رد المحتار
دار دہوتا ہے مکان ہوسنے مزدلفہ پر جو بحر مین ہے محیط سے
کہ اگر پڑہا مغرب اور عشا کو بعد متجاوز ہو جانے کے مزدلفہ سے
جایز ہے اور نسبت کیا ہے اسکو شرح لباب مین طرف منتقی کی لکہ

کہا شرح لباب مین بعد اسکے اور یہہ خلاف ہے اوسکے جسپر جمہور ہین در المختار — اور اگر نماز پڑہے مغرب کی بعد غروب آفتاب کے پہلے مزدلفہ مین آنے سے پس لازم ہے اوسپر اعادہ اوسکا جب آئی مزدلفہ مین — قول ابی حنیفہ اور محمد ہین اور ایسا ہی ہے اگر نماز پڑہ لی ہو عشا کی راہ مین بعد آجانے اوسکے وقت کے اور اگر نماز پڑہی ہو فجر کی پہلے اعادہ نماز مغرب و عشا کی مزدلفہ مین عود کرائیگی مغرب اور عشا طرف جوازکے سب کے قول مین یعنی ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کے قول مین ایسا ہی ہے شرح طحطاوی مین عالمگیریہ —

اور اگر خوف ہو نکلنے فجر کے پہلے پہونچنے سے مزدلفہ مین پس پڑہا ہو اون دونون کو راہ مین جایز ہوگا ایسا ہی تبئین مین

امام ابوحنیفه		امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
نہین جایز ہے پڑہنا مغرب کا اوسکے وقت مین پہر اگر پڑہ لیا اوسکو اعادہ کرتی اوسکا مزدلفہ مین وقت عشا کے المعانی البدیعه	ثوری جابر محمد	جب آئی عرفات سے پس مستحب ہے تاخیر کرنا مغرب کا عشا کے وقت تک اسلئے جمع کے درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین پہر اگر پڑہا ہر ایک کو مغرب اور عشا سے اوسکے وقت مین جایز ہے المعانی البدیعه	متفق بقول شافعی	نزدیک زبیر کے جایز نہین ہے پڑہنا مغرب اور عشا کا غیر مزدلفہ مین المعانی البدیعه

پس عود کرائیگی اوی مغرب یا جو پڑھ چکا ہے مغرب اور عشا مین سے
وقت مین پہلے مزدلفہ سے طرف جواز کی اور مفہوم اسکا یہہ ہے
کہ پہلے طلوع فجر کے نہ کافی ہوگا اوسکو اور یہہ قول امام ابی حنیفہ
اور محمد کا ہے اور کہا ابو یوسف نے کہ کافی ہوگا اوسکو اور
تحقیق اساءت کے یعنی برا کیا ہارا یہ اوی بسبب سکے کہ مغرب
وہ مغرب ہے کہ پڑھ چکا تہا اوسکو اور مین اگر واقع ہوگئی ہے
صحیح پس نہین واجب ہوگا اعادہ اوسکا نہ وقت مین اور نہ بعد اوسکے
اور اگر نہ واقع ہوئی ہے صحیح واجب ہوگی وقت مین اور بعد وقت کے
اوی اگر نہ ادا کیا ہو اوسکو وقت مین واجب ہوگی قضا اوسکی
بعد اوسکے اسلئے جو واقع ہوا ہو فاسد نہ منقلب ہوگا صحیح ساتھ
گذر جانے وقت کے اور جواب یا گیا ہے اسطرح کہ فساد موقوف
ہے ظاہر ہوگا اثر اوسکا ثانی الحال مین جیسا کہ گذرا مسائلہ الترتیب
مین ایسا ہی ہے عنایہ مین کہا مین نے یہہ صریح ہے اسباب مین
کہ تحقیق مراد ساتہہ عدم جواز کے عدم صحت ہے نہ عدم حل خلاف
اوسکے کہ سمجہا ہے اوسکو بحر مین اور تمام کلام منع اوس چیز کی ہے

کو تعلق کیا ہے ہمنے اوسکو اوسپر رد المحتار
اور اگر نماز پڑہے نماز عشا کی یعنی اوسکے وقت مین پہلے مغرب سے فرد لفظ
مین نماز پڑہے مغرب کی پہر اعادہ کرے عشا کا پس اگر نہ اعادہ کیا
عشا کا یہانتک کہ ظاہر ہوگئی ہو فجر عود کرایگی عشا طرف جواز
کے در مختار — ظہیریہ مین ہے اور یہہ مسئلہ ضرور ہے
معرفت اسکے اور یہہ ایسی ہے جبکہ کہا ابو حنیفہ نے حق مین
اوس شخص کے کہ شک کیا اوسنے نماز ظہر کو پہر پڑہے اوسنے
بعد نماز ظہر کے پانچ رکعت اوس حال مین کہ یاد تہی اوسکو
نماز چہوٹی ہوی نہ جایز ہوگا پہر اگر پڑہ لی چہٹی رکعت عود کرایگی
طرف جواز کی اہ اور مشکل جانتا ہے حکم مسئلہ کا خیر رملی نے
اسلئے کہ اسمین فوت کرنا ترتیب کا ہے اور وہ فرض ہے فوت
ہوگا جواز ساتہہ فوت ترتیب کے مانند ترتیب ترکی عشا پر کہا خیر رملی
مگر یہہ کہ حمل کیا جاے ساقط الترتیب پر یا اوپر عود اوسکے کے
طرف جواز کی جب پڑہے پانچ رکعت بعد اوسکے اور یہہ تاویل
بعید ہے بلکہ ظاہر سقوط ترتیب ہے اسجگہہ بقرینہ تنظیر کے ساتہہ

قول ظہیریہ کے اور یہہ ایسی ہے جیسے کہا ابو حنیفہ سے آخر تک
اور اسی سے کہا سید محمد ابو السعود نے کہ نہین فرق ہے اسین
درمیان اسکے کہ ہو صاحب ترتیب یا نہین پس زیادہ کیا جاسے
پہلو ان امور مین جو مسقط ترتیب ہین اور رد المحتار
اور نیت کرے مغرب مزدلفہ مین ادا کی ایسا ہی ہے نہر الفائق
مین سراج وہاج سے اور اسمین رد ہے بحر رائق کے قول پر
کہ نماز مغرب مزدلفہ عشا کے وقت مین قضا ہے باوجود اسکے
کہ خود بعد اسکے تصریح کی ہے کہ وقت مغرب مزدلفہ وقت عشا ہے المختار
اور ترک کرے سنت مغرب مزدلفہ کی اور منسک جامی سے پہلے
گذر چکا ہے کہ پیچھے سے سنت اسکی پڑہ لی رد المحتار
جو وقت پہونچے مزدلفہ تک رات رہے وہان اور یہہ بنا واجب ہے
شافعیون اور حنبلیون کے نزدیک اور حنفیون اور مالکیون کے
نزدیک سنت ہے مگر نزدیک مالکیون کے صرف اترنا وہان
واجب ہے اور کامل ہوتی ہے شب باشی مزدلفہ مین ساتھہ ایک
گھڑی کے نصف ثانی شب سے نزدیک شافعیون کے اور

حنبلیون کے اور سنت نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون کے
یہہ ہے کہ پڑھے مغرب اور عشا مزدلفہ مین قبل کوچ کرنے کے
اور مذہب حنفیونکا یہہ ہے اگر پڑھے مغرب اور عشا کو راستہ مین
یا عرفات مین نہین جایز ہوتی ہے نماز اوسکی اور لازم اوسپر اعادہ
کرنا اوس نماز کا ہے جب تک کہ نہ نکلے دن اور جسوقت نکلا دن ساقط
ہوگئی قضا اور کہا حنفیون نے اور نہ پڑھے اوس نماز کو سوا
مزدلفہ کے مگر خائف ہووے نکلنے دن سے پہلے پہونچنے مزدلفہ
سے اور بعد خوف جایز ہے نماز راستہ مین درمیان جمع کرنے
صلواتین کے مزدلفہ مین مانند اوس خلاف کے ہے جو صلوۃ
ظہر اور عصر مین ہے دن عرفہ کے اور مستحب ہے نزدیک
شافعیون کے واسطے وقوف مشعر الحرام کے غسل کرنا مزدلفہ مین بعد نصف
لیل اور کہا حنبلیون نے مستحب ہے رات رہنا مزدلفہ مین اور شب
پڑہنا کلام اللہ اور ذکر اور دعا اور نماز کا اور ہر دعا سے کردی
مستجاب ہوتی ہے مزدلفہ مین اور جایز ہے نزدیک چار دن
اماموں کے پہلے بھیجنا ضعیف عورتونکا طرف منی کی بعد نصف لیل کے

اور قبل اسکے لوگ اسکے اور مستحب جانتے ہین شافعی رح کہ اوٹھاوے
مزدلفہ سے سنگریزی جمرۃ العقبہ کے مارنے کے لئے اور کہا شافعیون
نے کہ لیوی سنگریزی غیر مزدلفہ سے ایام تشریق کے لئے اور
یہہ ہے مذہب حنفیونکا جیسے کہا ابو منصور نے مناسک اپنی مین
اور کہا ایک جماعت حنفیون نے اوٹھاوی مزدلفہ سے ستر سنگریزی
اور کہا صاحب محیط حنفی نے کہ اوٹھاوی سنگریزی کمو راستہ سے
اور نزدیک مالکیون کے اوٹھاوی سنگریزیکو جسجگہہ سے چاہے
اور کہا اکثر حنبلیون نے کہ اوٹھاوی جمع سنگریزی مزدلفہ کے
جس موضع سے چاہے اور نزدیک حنبلیون کے نہین ہے جایز رمی
ساتہہ اوس سنگریزہ کے جو بہیکا ہووے اوسنے یا اوسکے غیر نے
اور نہین ہے جایز رمی ساتہہ سنگریزہ ناپاک کے صحیح تر روایت مین
اور کہا بعض مالکیون نے کہ نہین ہے صحیح رمی ساتہہ اوس حصات کے
جو خاص اوسنے پہینکا ہووے اور کہا بعض علماء نے کہ نہین ہے
جایز پہینکنا ایک سنگریزی کو سات دفعہ اور سنت یہہ ہے کہ ہووے
وہ سنگریزہ مثل دانہ باقلا کے یہہ مذہب غیر حنبلیونکا ہے اور نزدیک

حنبلیوں کے مستحب ہے کہ ہو وہی بزرگ چنی سے اور کم تر شدق سے اور
مستحب جانا ہے حنبلیوں اور حنفیوں نے دہونا سنگریزوں کا اور
احمد رح سے دو روایتیں ہیں استحباب غسل میں اور بالاتفاق سنت ہے
کہ پڑہے نماز صبح کو مزدلفہ میں اول وقت میں پہر چلے مشعر حرام کیطرف پس
کہڑا ہووے وہاں متوجہ قبلہ کی طرف تکبیر میں اور تہلیل اور تمجید میں چنانچہ
حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے اور موضع مزدلفہ کا موقف ہے
اور نزدیک مالکیوں کے نہیں ہے فضیلت کسی موضع کی آخر تک اور
سنت یہہ ہے کہ متوجہ ہووے منی کیطرف بعد اسفار کثیر کے بالاتفاق
مگر مالکیوں نے کہا ہے کہ نہیں ہے وقوف بعد اسفار اور مستحب ہے
جو چلے مزدلفہ سے آرام اور وقار کے ساتہہ اور جس وقت پہونچے وادی
محسر میں اور وہ جگہہ بہتی پانی کی ہے اور فاصل ہے مابین مزدلفہ
اور منی کے پس جلدی کرے بقدر رمی حجر کے کیونکہ وادی محسر موقف
نصاری ہے پس مستحب ہے مخالفت نصاری سے بسبب جلدی کر
نے کے اور وادی محسر کو وادی نار بہی کہتے ہیں اسلئے کہ ایک
شخص نے وہاں شکار کیا تہا پس گر گئی تہی اوسپر آگ اور جس وقت پہنچے

وادی محسر سے پس مستحب یہہ ہے کہ چلے طریق وسطی مین کہ نکلا ہے طرف عقبہ کی واسطے پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازمناسک صغیر ابن جماعہ

متعلق مزدلفہ

پہر جب پہونچی بطن محسر مین تیز چلے بقدر رمی تیر کے اسلیئے کہ وہ موقف نصاری کا ہے در مختار —

وادی محسر موقف نصاری کا ہے وہ نصاری اصحاب فیل تہے نقل کیا حموی نے شرنبلالیہ سے رد المحتار

اور تکبیر کہی اور تہلیل کہے اور لبیک کہی اور درود بہیجے آنحضرت صلعم پر اور دعا مانگے در مختار

اور دعا مانگی مزدلفہ مین ہاتہ اوٹہا کے طرف آسمان کے طحطاوی ہندیہ سے رد المحتار

منی ۱۰

اور جب خوب اجالا ہوجاے آئی منی مین لا الہ الا اللہ کہتے ہوی درود بہیجتے ہوئے در مختار —

اور منی مین وقت اسفار کے آئی اور تفسیر کیا ہے امام نے اسفار کو

ساتھ اسطرح کی کہ نہ باقی رہے طلوع آفتاب تک مگر مقدار پڑھنے دو رکعت نماز کی اور اگر آئے بعد طلوع آفتاب کے یا پہلے پڑھنے تو ونکے نماز فجر کو پس تحقیق اسارت کی یعنی برا کیا او رنہین لازم آتا ہے کچھ اسمین ہندیہ طحطاوی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اور جو واقع ہوا مسئلہ قدوری مین جب نکل آئی آفتاب جاہلی امام کہا ہے امین یہ غلط ہے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئی ہین پہلے آفتاب کے نکلنے اور تمام اسکا شرنبلالیہ مین ہے ردالمحتار نہین لازم ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ	جب تک کیا ان دو ن کہ نہین کی سعی مین بیچ ایام تشریق کے لازم آتا ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ	تین روایتین ہین — ایک روایت مین قول انکا مانند قول شافعی کے ہے — دوسری روایت مین قول انکا مانند قول ابو حنیفہ کے — تیسری یہ کہ لازم آتی ہے اسپر صدقہ قربانی المعانی البدیعہ	متفق ہین امام شافعی المعانی البدیعہ

جسوقت پہونچی حاجی منی مین بہتر یہہ ہے جو کہے اللہم ہذہ منی فامنن بہا
وانا عبدک وابن عبدک اسئلک ان تمن علی بما منت بہ علی اولیائک اللہم
انی اعوذبک من الحرمان والمصیبۃ فی دینی یا ارحم الرحمین اسے اللہ
تحقیق آیا مین منی کو مین بندہ اور بیٹا بندہ تیرے کا ہون مانگتا ہون
تجہسے اوس قسم احسان سے کہ کیا تو نے دوستون اپنی پر
ای بارخدایا پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے معصیت اور نا امیدی
دین مین اسے بخشنے والے بخش اور مستحب ہے کنکری کو ہی چیز نا کہ مارے
جمرہ عقبہ کو جسوقت پہونچے منی کو افضل نزدیک شافعیون اور حنفیون
اور مالکیون کے یہہ ہے ٹہری پنچی منی کے اوہ گرداننے مکہ بیان
اپنی سے اور منی کو یمین اپنی سے اور استقبال کرے جمرہ
کو اور کہا شافعیون نے ارادہ کرے رمی کا اوہ روہی جگہ سنگریزون
کی ہے اور پہینکے ساتہہ سنگریزونکو ساتہہ دفعہ اور یہہ مذہب
حنبلیونکا ہے اور نزدیک حنفیونکے ماری جمرہ کو ساتہہ دفعہ
ساتہہ سنگریزون کے اگر گرین سنگریزے قریب جمرہ کے
جایز ہوگی رمی اور اگر گرین دور جمرہ سے نہین ہے جایز اور کہا

ابن حاجب مالکی نے کہ شرط ہے رمی حجر کو جمرہ کیطرف اور مستحب ہے
نزدیک شافعیوں کے کہ ہووے پھینکنا سنگریزوں کا داہنی ہاتھہ کے
ساتھہ اور مستحب جانا شافعیوں اور حنبلیوں نے اوٹھانا مرد کا
اپنی کو تاکہ دیکھی جاوے سفیدی بغلوں کی اور عورت نہ اوٹھاوے
ہاتھہ کو اور نزدیک حنفیوں کے دونوں ہاتھہ کو اوٹھاوی اور سنت
نزدیک چاروں اماموں کے یہہ ہے کہ تکبیر کہے ہر ایک سنگریزہ کے
ساتھہ اور سنت نزدیک شافعیوں کے یہہ ہے کہ رمی کرے جمرہ
عقبہ یوم نحر میں سواری پر اور اگر رمی کیا اوسنے پیادہ پا جایز ہے
اور نقل کیا قاضی خان نے فتاوی اپنی میں ابو حنیفہ اور محمد رحمہ سے
کہ افضل ہے کل رمی سوار رہکر اور نزدیک مالکیوں کے رمی کری
جمرہ کو یوم نحر میں اوس حالت پر جیسے گذر گیا تہا اوسپر اگر سوار
گذرا ہے سوار رہکر کے رمی کری اور اگر پیادہ پا ہے پیادہ ہوکر
کے رمی کرے اور کہا اکثر حنبلیوں نے کہ رمی یوم نحر میں پیادہ
افضل ہے اور روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود و عبد اللہ ابن عمر سے
کہ یہہ دونوں جسوقت رمی کرتے تہے جمرہ عقبہ کے کہتے تہے

کرای بار بندا یا گرد ان ایسے حج کو مبرور اور گناہ مغفور اور سعی کو مشکور
اور داخل ہوتا ہے وقت رمی جمرہ عقبہ کا نصف رات عید مین اور
منتہا وقت رمی اخیر ایام تشریق تک اور بہتر وقت رمی کا بعد
چڑہنے دن کے بمقدار ایک نیزہ کے اور پہلی زوال کے سے اور
اگر ترک کیا رمی کو تا کہ گذر چکا وقت اوسکا لازم ہوتی ہے قربانی یہہ
مذہب شافعیونکا ہے اور مذہب حنفیونکا یہہ ہے کہ داخل ہوتا ہے
وقت جواز رمی جمرہ عقبہ کا وقت نکلنے دن نحر کے اور باقی رہتا ہے
وقت اوسکا غروب شمس تک اور بعد اسی رات کے طلوع فجر
گیارہوین تاریخ تک لیکن یہہ وقت مکروہ ہے اور نہین ہے لازم
اوسپر جزا اور جا پڑے رمی ایام تشریق مین اور لازم ہے اوسپر
قربانی نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور خلاف ہے صاحبین کا اور
وقت مسنون اوسکا طلوع شمس سے ہے زوال تک اور نزدیک
مالکیون کے وقت رمی جمرہ العقبہ کا فجر دسوین تاریخ سے ہے مغرب
تک پہر جایز ہے قضا آخر ایام تشریق تک مگر واجب ہے قضا
اور قربانی دونون اور پہر وقت طلوع شمس سے ہے زوال تک

اور مذہب حنبلیونکا یہہ ہے کہ بہتر وقت اوسکا بعد طلوع شمس کے
سے ہے زوال تک اور جواز اوسکا نصف لیل سے ہے آخر ایام
تشریق تک مگر نہین صحیح ہے رمی دونون ایام تشریق مین
اور اگر موخر کیا رمی کو نہین جایز ہے رمی اسکے مگر بعد زوال اور
نہین ہے اوسپر کوی جزا اور نزدیک شافعیونکے قطع کرے
تلبیہ کو اول شروع اسباب تحلل مین چنانچہ رمی اور حلق اور طواف
اور یہہ مقتضی کلام حنبلیونکا ہے اور نزدیک حنفیونکے قطع کرے
تلبیہ کو ساتھہ اول کنکری پہینکنے جمرہ عقبہ پر اور نزدیک مالکیونکے
قطع کرے تلبیہ کو پہلے اس سے اور جسوقت فارغ ہووے
رمی سے بالاتفاق نہ ٹھیرے وہان بلکہ جاوے طرف سامان
اپنی کی جو منی مین ہے پس ذبح کرے ہدی یا غیر ہدی جو اوسکے
ساتھہ ہے اور نزدیک شافعیونکے اضحیہ سنت ہے حاجی پر
اور غیر حاجی کے بہ نسبت اور نزدیک حنفیون کے نہین ہے مسافر پر
اضحیہ اور نزدیک مالکیون کے اضحیہ نہین ہے مشروع مگر حاجی کے
لئے منی مین مثل نماز عید اور مروی ہے کہ پوچہا کسینے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا حج بہتر ہے فرمایا جناب رسالت مآب
نے العج والثج اور العج عبارت ہے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا
اور ثج عبارت ہے بہانی خون سے یعنی ذبح کرنا اور مروی ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلعم کے پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ کرو تم تلبیہ اور اضحیہ — از مناسک صغیر ابن جماعہ

حلق یا تقصیر واجب ہے ترک اوسکی سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
پہر دن نحر کے بعد رمی کے ذبح کری اگر چاہی کیونکہ مفرد ہے اور پہر واجب نہین پہر حلق کری اسطرح کہ لیوے سر بال سے بقدر پورے انگشت کی یہ تقصیر واجب ہے اور قصر کل بالونکا کرنا مندوب ہے اور ربع کا واجب ہے پہیرنا استری کا اور جس شخص کے کہ اوسکے سر پر بال نہون یا اوسکے سر مین ہو پہوڑی پہنسی ہون اگر ممکن ہو پہیرنا استری کا اور جو نہ ممکن ہو استرا پہیرنا ساقط ہو جاوی گے اوسی حلق اور تقصیر اور جب متعذر ہو حلق اور تقصیر ہین سے ایک بسبب کسی عارضہ کے متعین ہوگا دوسرا پس اگر تلبید کی ہو ساتھہ گوند کے اسطرح کہ متعذر ہو تقصیر متعین ہوگا حلق بجز —	مستحب ہے شروع کرنا رمی کا دن نحر کے پہر نحر کرنا پہر حلق کرنا پہر طواف کرنا — پس اگر رمی سے پہلے طواف کر لیا کافی ہو جاویگا اور کچہہ نہ لازم آئیگا اوسپر — اور اگر رمی سے پہلے حلق کیا پس اگر کہین ہم کہ حلق نسک ہے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچہہ اور اگر کہین ہم کہ حلق مباح کرنا محظور کا ہے پس اوسپر دم ہے المعانی البدیعہ

اور موہڑنا ساری سر کا افضل ہے اور اگر زایل کیا بالونکو ساتھہ
مانند نورہ کے جایز نہین ہے درمختار ۔
پہر لوٹ جاوے طرف منی کے پس اگر ہو ساتہہ اوسکے نسک ذبح
کرے اوسکو اور اگر نہو تو اوسکو مضر نہین اسلئے کہ مفرد ساتہہ حج کے
ہے اور اگر ہو قارن یا متمتع تو ضرور ہوگا اوسکو ذبح کرنا پہر حلق
کرے یا قصر کرے اور حلق افضل ہے ایسا ہی ہے شرح طحاوی
مین طحطاوی عالمگیریہ اور ذبح مفرد بالحج کے لئے افضل ہے اور
قارن اور متمتع پر واجب طحطاوی ۔ اور اسی پر اضحیہ پس اگر ہو محرم
مسافر پس نہین واجب ہے اوسپر اور جو نہو مسافر تو مانند مکی کی ہے
پس واجب ہوگا اضحیہ وسپر ایسا ہی ہے بحرالرائق مین رد المحتار
کہا لباب مین اور مستحب ہے بعد حلق یا تقصیر کے لینا لبونکا اور کاٹنا ناخن کا
اور اگر کاٹا اپنی ناخونکو یا لبونکو یا داڑہی کو یا خوشبو لگای پہلے
حلق سے لازم آئیگا اوسپر موجب وسکی جنایت کا اور تمام تحقیق اسکی
شرح لباب مین ہے رد المحتار
واجب ہونا پہیرنے استری کا اقرع یعنی گنجی کے سر پر مختار ہے

جیسا کہ زیلعی اور بحر رایق اور لباب وغیرہ مین ہے اور کہا گیا ہے
استحباب اسکا کہا شرح لباب مین اور کہا گیا ہے سنت ہونا اوسکا اور
وہی اظہر یعنی ظاہر تر ہے رد المختار —
پہر تخییر درمیان حلق اور تقصیر کے سوا اسکے نہین کہ نزدیک عدم عذر
کے ہے پس اگر متعذر ہو حلق بسبب کسی عارض کے متعین ہوگی
تقصیر یا اگر متعذر ہوگی تقصیر بسبب کسی عارض کے متعین ہوگا حلق
جیسے اگر تلبید کی ہو ساتہہ گوند کے پس نہ کام دیتی ہوا ہمین مقراض
اور جبکہ کہوتا ہو تہرتے ہون بال نہ سکے نہ ساتہہ حلق کے اور
ساتہہ تقصیر کے اور نہین جایز ہے محرم کو دور کرنا اپنی بالونکا
ساتہہ غیر ان دونون کے ایسا ہی ہے بحر رائق مین —
اور تقصیر یہہ ہے کہ لی مرد اور عورت ربع سر کے بالونکے سری سے
مقدار ایک پور کے ایسا ہی ہے تبئین مین اور بدایع مین ہے کہ
کہا ہے فقہانے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترولنے مین مقدار
ایک پور پر اسلئے کہ کناری بالونکے غیر متساوی ہین عادۃً پس واجب
ہوگا زیادہ کرنا بر قدر پور انگشت تا کہ مستولی ہو جاسے مقدار ایک پور کو

کرو انمین یقیناً ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین اور حلق
سارے سر کا افضل ہے بسبب اقتدای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ہی
ہے کافی مین پھر حلق موقت ہے ساتھہ ایام نحر کے اور یہی صحیح
ہے اور افضل ان دنون مین اول انکا ہے ایسا ہی ہے غایۃ سروجی
شرح ہدایہ مین ۔ اور جب آئی وقت حلق کا اور ہوں اوسکے سر پر
بال اسطرح کہ مونڈا چکا ہو پہلے اس سے یا اور سبب ذکر کیا ہے
اصل مین کہ چلای استری کو سر پر اسلئے کہ اگر ہوتے سر پر بال ہوتا
ماخوذ علیہ اجرای استری کا اور دور کرنا بالونکا پس جب عاجز ہوگا
ساقط ہوگا اور جس سے عاجز نہو گا وہ لازم آئیگا پھر اختلاف ہے
مشایخ کا کہ اجرای موسی یعنی پھیرنا استری کا سر پر واجب ہے ۔
اور اصح یہہ ہے کہ واجب ہے ایسا ہی ہے محیط مین کہا محمد نے
اگر ہو محرم کے سر مین پھوڑی کہ نہ استطاعت رکھے ساتھہ اون
پھوڑونکے کہ گذاری استری کو سر پر اور نہین پہونچ سکتا ہے طرف
اوسکی کترنی کے پس تحقیق حلال ہوگیا بمنزلہ اوسکی جسنے حلق کیا سر کو
اسلئے کہ عاجز ہے حلق تقصیر سے پس ساقط ہوگا حلق اور تقصیر

اوس سے اور احسن ہے اوسکے لئے کہ تاخیر کرے احلال کی آخر وقت
تک ایام نحر مین سے اور اگر نہ تاخیر کریگا تو لازم آئیگا کچھ اوسپر
اور اگر نہوں اوسکے بال بوڑے لیکن نکلا ہے طرف بعض جنگلو نکی اور
نہین پاتا ہے اوستری کو یا اوسکو جو سر مونڈے پس نہ کافی ہوگا
اوسکے لئے مگر سر منڈانا یا بال کترانا اور نہین ہے یہہ عذر ایسا ہی
ہے محیط سرخسی مین عالمگیریہ —

اور اگر حلق کیا ساتھہ نورہ کے کافی ہوگا اوسکو ایسا ہی ہے سراج وہاج
مین عالمگیریہ — اور معتبر ہے سنت حلق مین ابتدا مونڈنے والی
کی داہنی طرف سے نہ سر مونڈانے والی کی داہنی طرف سے
اور شروع کیا جاوے مونڈنا سر مونڈانے والے کی بائین
طرف سے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین عالمگیریہ —

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
شروع کری مونڈنیوالا بائین طرفسے المعانی البدیعہ	جب ارادہ کرے حلق کا مستحب یہہ ہے کہ شروع کری مونڈنیوالا داہنی طرفسے پہر بائین طرف پس اعتبار کیا ہے شافعی نے داہنی طرفسے مونڈنیوالی کو اور اعتبار کیا ہے ابو حنیفہ نے داہنی طرف مونڈنیوالے کو المعانی البدیعہ
جب ہون بال واجب ہے پہیرنا استرہ کا سر پر المعانی البدیعہ	مستحب ہے پہیرنا استرہ کا سر پر اور واجب نہین المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
حلق نسک ہے المعانی البدیعہ	حلق نسک ہے یا مباح کرنا محظور کا ہے دو قول ہیں صحیح تر دو قولوں میں سے یہہ ہے۔ حلق نسک ہے دوسرا قول یہہ ہے۔ کہ حلق مباح کرنا محظورات کا ہے المعانی البدیعہ	حلق نسک ہے	حلق نسک ہے
اقل مقدار کفایت حلق میں مونڈنا چوتھائی سر کا ہے اور نزدیک اکثر علماء کے کافی ہے حلق جو کافی ہے مسح راس میں بیچ طہارت کے المعانی البدیعہ	اقل درجہ حلق بطور کفایت حلق تین بال کا ہے مستحب ہے مونڈنا سارے سر کا المعانی البدیعہ	واجب ہے حلق ساری سر کا یا اکثر سر کا المعانی البدیعہ	متفق با امام احمد

اور مستحب ہے دفن کرنا محرم کے بالونکا اور دعا مانگنا نزدیک حلق کے اور بعد فراغت کے دعا مانگنا ساتھہ تکبیر کے اور اگر پھینکا یا بالونکو کچھہ مضایقہ نہین ہے اور مکروہ ہے ڈالنا بالونکا کھورے پر اور غسل کی جگہہ مین ایسا ہی ہے بحرالرائق مین عالمگیریہ - اور مستحب ہے کٹوانا ناخون اور لبونکا اور مونڈنا موی زہار کا بعد حلق کے ایسا ہی ہے غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین عالمگیریہ - اور نہ لے اپنی داڑہی سے کچھہ ور اگر ایسا کیا نہین واجب ہوگا اوسپر کچھہ اور ایسا ہی ہے تبئین مین عالمگیریہ - اگر ہون بال چہوٹے ایسے کہ نہو سکے کترانا اونکا متعین ہوگا حلق اسیطرح اگر ہون معقوص یا معفور جیسا کہ نسبت کیا ہے اسکو طرف مبسوط کی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جب کہ کھولیگا اونکو جہڑینگے بعض بال پس ہوگی جنایت اوسکے احرام پر پہلے حلال ہونے سے پس متعین ہوگا حلق لیکن کبھی کہا جاتا ہے کہ یہہ جہڑنا غیر جنایت ہے اسلئے کہ وقت جواز دور کرنے بالونکے ہے ساتھہ مونڈنے یا غیر مونڈنیکے اگرچہ نوچ کر یا بچہ اکر ہو جیسا کہ آئیگا پس باقی رہیگا جو مبسوط مین ہے مشکلا ردالمحتار -

اور حلق ساری سر کا مسنون ہے اور یہہ حق مین مردکے ہے اور
عورت کے لئے حلق مکروہ ہے اسلئے کہ مثلہ ہے عورت کے
حق مین مانند مونڈنے مرد کی اپنی داڑہی کو اور حلق سارے سر کا
افضل کہتے ہین اشارہ ہے اسطرف کہ اگر اقتصار کیا چوتہای سر کے
مونڈنے پر جائز ہے جیسا کہ بال کترانے مین ہے لیکن ساتہہ کراہت
کے بسبب ترک سنت کے کہ مونڈانا یا کترانا ساری سر کا سنت ہے
جیسا کہ شرح لباب اور قہستانی مین ہے کہا نہر الفائق مین اطلاق
قول کنز کا کہ مونڈانا احب ہے مفید اسکا ہے کہ حلق نصف سر کا
اولی ہے کترانے سے اور نہین دیکہا مینے اسکو اور کہا شامی نے
کہتا ہون مین اگر ارادہ کیا کہ مونڈانا آدہے سر کا اولی ہے کل سر کے
بال کترانے سے تو یہہ ممنوع ہے بسبب اسکے کہ جانچکا ہے
تو اولی ہے کتروانی آدہے سر یا چوتہائی سر نے پس یہہ ممکن ہے
یہہ غیر محصور مین ہے اور محصر پر حلق نہین ہے جیسا کہ قریب ہے
کہ آئیگا باب الرابع رد المحتار ۔ اگر لڑا محرم کسی غیر سے پس نوچ ڈالے
بال اسکے اوس غیر نے کافی ہو جائیگا قصداً حلق سے فتح القدیر رد المحتار

کہاہے فقہانے کہ مذہب ہے حلق بین شروع نہ داہنی طرف
مونڈنے والی سے نہ مونڈوانی والے کے داہنی طرف سے مگرچہ
صحیحین مین ہے مفید ہے اسکے عکس کا اور وہ یہہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلاق سے لے تو اور اشارہ کیا
طرف داہنی طرف کے پہر بائین طرف کی پہر عطا فرمائی بال لوگونکو
پہر کہا فتح القدیر مین کہ یہی صواب ہے اگرچہ خلاف مذہب ہے اہ
اور کہتا ہون مین موافق اسکے ہے جو منقطع مین امام سے ہے کہ مونڈنا
مینے اپنے سر کو پس تخطیہ کیا میرا نای نے تین حرفونمین جب بیٹہا مین
کیا منہہ کو طرف قبلہ کی اور دیا مینے اسکو بائین طرف کو پس کیا
شروع کر نا ساتہہ داہنی طرف کے پہر جب ارادہ کیا مینے جانیکا کہا
دفن کر تو اپنے بالونکو پس جب لوٹ آیا مین پہر دفن کیا مینے اونکو
اہ پہر یعنی پس یہہ فائدہ دیتا ہے رجوع امام کا طرف قول ثانی
کے اور اسی لئے کہا لباب مین کہ یہی مختار کیا شارح لباب نے
جیسا کہ منسک ابن العجمی اور بحر مین ہے اور کہا نخبہ مین اور یہی صحیح
ہے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے رجوع امام کا اوس سبکو نقل

کیا ہے اصحاب ابی حنیفہ نے ابی حنیفہ سے پس صحیح ہے تصحیح
قول آخر ابی حنیفہ کی اور رفع ہوگیا جو مشہور ہے ابی حنیفہ سے
نزدیک مشایخ حنیفہ کے اور کہا سروجی نے اور نزدیک شافعی کے
شروع کرے حلق کو داہنی طرف سر مونڈوانیوالے سے اور
ذکر کیا ہے ایسا ہی بعض اصحاب ہمارے نے اور نہین نسبت کیا ہے
اسکو طرف کسی کے اور یہی اولی اور بہتر ہے اور تحقیق صحیح ہوا ہے
شروع کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلق ساتھہ اپنے سر کے
داہنی طرف سے اور نہین ہے واسطے کسی کے کلام بعد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق اخذ کیا ہے امام نے ساتھہ قول حجام
کے اور نہین انکار کیا ہے اوسکا اور اگر ہوتا مذہب امام کا برخلاف
اوسکے نہ موافقت کرتے امام حجام کی آخر ہوا کلام سروجی کا
بطور تلخیص کے اور مانند اسکی ہے معراج الدرایہ اور غایۃ البیان مین دیکھو
اور حلال ہوجاتی ہین واسطے محرم کے بعد حلق یا تقصیر کے کل چیزین جو احرام
سے حرام ہین سواے عورتون کے اور کہا گیا ہے اور سوا سے
خوشبو اور شکار کے در مختار ——

حلال ہو جاتی ہے ہر چیز محظورات احرام سے مانند پہننے سلے کپڑے
اور ناخن کٹوانے کی طحطاوی اور اس قول مین افادہ اس بات کا ہے
کہ نہین حلال ہوتا ہے رمی سے پہلے حلق کے کچھہ اور یہی مذہب ہے نزدیک
ہمارے جیسا کہ شرح لباب ملا علی قاری مین ہے فارسی سے اور شرح نقایہ
ملا علی قاری مین ہے اور رمی غیر محلل ہے احرام سے نزدیک ہمارے
مشہور ہے اور محلل ہے نزدیک مالک اور شافعی کے اور
غیر مشہور ہین نزدیک ہمارے پس تحقیق نص کے ہے محلل پر ساتھہ
رمی کے نزدیک ہمارے شرح مبسوط مین خواہر زادہ اور شرح جامع صغیر
قاضی خان مین ساتھہ اس قول کے اور بعد رمی کے قبل حلق کے
حلال ہو جاتی ہے محرم کے لئے ہر شئی سوا نسا اور طیب کے
اور روایت ہے ابی یوسف سے کہ حلال ہو جاتی ہے محرم کے
لئے طیب بہی رد المحتار —

سوای عورتون کے یعنی سوای جماع اور دواعی عورتون کے رد المحتار
کہا گیا ہے اور سوا طیب اور صید کے تابعداری کی ہے اسمین صاحب
نہر کی پس تحقیق نسبت کیا ہے صاحب نہر نے طرف خانیہ

سے استثنا نسا اور طیب کا اور طرف ابی اللیث کی استثنا جیسا کہ
اور یہہ غیر صحیح ہے اسلئے کہ قاضی خان نے کہا ہے اپنی فتاوی
مین پس جب حلق کرچکے یا قصر کرچکے حلال ہوجاتی ہے محرم کے
لئے کل شی مگر نسا اور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہوجاتی ہے
محرم کے لئی کل شی مگر طیب اور نسا اور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہوجاتی
ہے محرم کے لئی کل شی مگر طیب و نسا الخ اور منشا اسکی یہہ ہے جو
پہلے نقل کرچکے ہم شرح جامع صغیر قاضی خان سے پس تحقیق
استثنا کیا طیب کا احلال سے ساتھہ رمی کے نہ احلال بالحلق
اور وہ مبنی ہے خلاف مشہور پر جیسا کہ جا چکا ہے تو ابھی اور تحقیق
ذکر کی ہے شرنبلالی نے عبارت خانیہ کی پھر کہا اور ساتھہ اسکے
جانا جاتا ہے اطلاق اوسکا جو منسوب طرف قاضی خان کی ہے
کہ حلق سے نہین حلال ہوتی ہے طیب اگرچہ ہو نہین اور ہو یا اسکا ہے
قول اوسکا بدایع مین اور رای پر حکم حلق کا پس وہ ہوجانا محرم کا ہے
حلال مباح ہوجاتا ہے سب جو ممنوع تھا مگر عورتین اور یہی قول
ہمارے اصحاب کا ہے اور کہا مالک نے مگر عورتین اور خوشبو

کہا لیث نے مگر عورتین اور ذکر اوسکا اور مانند اسکی ہے معراج الدرآ
اور شرح وہاج مین اور رعایۃ البیان مین پس تحقیق نسبت کیا ہے
ابی لیث نے اول کو طرف امام مالک کی فقط اور ثانی کو طرف
لیث بن سعد کے کہ ایک ائمہ مجتہدین سے تہی پس جو نہر مین ہے
نسبت اوسکی طرف ابی اللیث کے وہم تہا ہی ایک مشائخ مذہب
ہماری سے ہے وہ تصحیف ہے رد المحتار ۔
پہر جب حلق کیا یا قصر کیا حلال ہوجائیگی وسکے لئے جو چیز کہ حرام
ہوئی تہی اوسپر ساتہہ احرام کے مگر عورتین ایسا ہی ہے فتاوی
قاضیخان مین اور ایسا ہے توابع وطی کی مانند لمس اور بوسہ کے
حلال نہوگا اوسکے لئے ساتہہ حلق کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین
اور نہ حلال ہوگا حلق سے محرم کو جماع ماورای فرج مین نزدیک
ہماری ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور اگر حلق نہ کیا یہان تک کہ طواف
کیا خانہ کعبہ کا نہ حلال ہوگی محرم کے لئے کوئی چیز یہان تک کہ حلق
کرے ایسا ہی ہے تبیین مین عالمگیریہ ۔ عورت حلق نہ کرے
بلکہ بال کترا ہی چوتہائی اپنی بالونمین سے جیسا کہ گذرا عورت چوتہائی

بالونکی کترای مانند مرد کی اور کل بالونکا کترانا افضل ہے ایسا ہی کہا ہے قہستانی نے خلاف ہے اسمین بعض کا کہ بعض نے کہا ہے کہ نہین مقدار ہے ربع کا عورت کے حق مین بخلاف مرد کے یہہ بحرالرائق مین ہے رد المحتار –

اور بحرالرائق مین مراد ہماتہہ تقصیر کے یہہ ہے کہ مرد اور عورت ربع سر کے بالونکے سری سے مقدار ایک انگشت کترا ایسا ہی ذکر کیا زیلعی نے اور مراد اوسکی یہہ ہے کہ لے ہر بال سے مقدار ایک انگشت کی ایسا ہے مصرح ہے محیط مین اور بدایع مین ہے کہا ہے فقہا نے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترانے مین مقدار انگشت پر یہان تک کہ یقین ہو جاوے مقدار انگشت کے ہر بال مین سے اسلئے کہ سری بالونکے برابر نہین ہوتے ہین عادۃً اور کہا حلبی نے اپنی مناسک مین کہ ہی شرح اور شرنبلالیہ مین ہے کہ ظاہر ہوتا ہے مجکو کہ مراد ہر بال سے جو تہائی حصہ بالونمین سے بطریق لزوم کے اور کل سر کے بالونمین بطریق اولویت کے رد المحتار –

اور انگشت سے مراد یہان ایک پورا انگلی کی ہے کیونکہ انگشت ترجمہ انملہ کا کیا گیا ہے تہذیب اللغات نووی مین ہے کہ انامل اطراف اصابع کو کہتے ہین اور ابو عمر

اشھالی اور بخشیالی اور حربی نے کہا ہے ہر صبح کے سئے تمن اطلاع ہین		
امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
جب تاخیر کرے حلق کی ایام تشریق سے پس لازم آتا ہے اوسپر دم۔ المعانی البدیعہ جو تاخیر کی حلق کی یہان تک کہ گذر جائین دن نحر کی لازم آئیگا اوسپر دم دینا ایسا ہی حکم قارن و متمتع کا جسکہ تاخیر کرے ذبح مین یہان تک کہ گذر جائین دن نحر کے ایسا ہی محیطین فتاوی عالمگیریہ	جب تاخیر کرنے حلق کی ایام تشریق سے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابو حنیفہ المعانی البدیعہ

نزدیک شافعیون کے جسوقت فارغ ہووے ذبح سے سنت یہہ ہے
کہ مونڈاے سر کو یا قصر کرے بالونکو اور نزدیک چارون اماموں کے نہین
ہے جایز حلق عورت کے لئے مگر مستحب نزدیک شافعیہ کے یہہ ہے
کہ قصر کرے بالونکو جمیع جانب سے مقدار سر انگلیون کی اور نزدیک
شافعیہ کے تین بالون سے کم نہووین مرد اور عورت کے لئے اور نزدیک
حنفیہ کے مرد کے لئے چوتہائی سر کا مونڈنا قصر سے کم نہووے اور
کہا ابو منصور حنفی نے اگر قصر کرے یا حلق کرے کم نصف سر سے
جایز ہے مگر گنہگار ہے وہ شخص کیونکہ حلق یا قصر جمیع راس کا سنت ہے
اور نزدیک حنفیہ کے قصر کرے عورت چوتہائی سر کے بالونکا بمقدار سر انگلی کی
اور نزدیک مالکیون کے واجب ہے مرد پر مونڈنا یا قصر کرنا سب سر کے بالونکا
بلکہ حلق جمیع سر کا افضل ہے اور واجب ہے قصر کرنا جمیع بال سر کا بمقدار
سر انگلیون کی یا اس سے کم ہو یا زیادہ اور مذہب حنبلیونکا یہہ ہے
کہ واجب ہے حلق یا قصر جمیع بالون سر کا مگر حلق بہتر ہے
قصر سے اور اگر ہوون بال ویسے گوندہی ہوے قصر کرے بقدر
سر انگلیون کی سر گوندہی ہوئی کو اور سنت نزدیک شافعیہ کے یہہ ہے

کہ متوجہ ہووے محلوق قبلہ کیطرف اور شروع کریں مونڈنے والا
تالوی کیطرف سے پہر مونڈی شق یمین کو پہر اوسکو پہر باقی سر کو اور حلق کرے
کنپٹیون تک اور مذہب حنبلیون کا مانند مذہب شافعیونکی ہے استقبال
قبلہ اور شروع حلق مین یعنی متوجہ ہووے محلوق اور شروع کرے
تالوی سے اور کہا قاضی شمس الدین اور غیر حنفیون نے مراد یمین سے
یمین مونڈنے والے کا ہے نہ محلوق کا اور مراد بایٔن سے بایان
مونڈنیوالاکا ہے نہ محلوق کا یعنی شروع کرے مونڈنا حالق اپنے
یمین سے نہ محلوق کے یمین سے اور حکایت کیا قاضی مذکور نے امام
ابو حنیفہ رح سے غایہ مین کہ کہا ہے امام نے حلق راس کیا مینے
منی مین پس کہین مجھکو حجام نے تین بات جسوقت بیٹھا مین کہا حجام
نے متوجہ ہو قبلہ کیطرف اور دیا مینے اوسکے جانب بایان سر کو پس کہا
حجام نے شروع کیا مینے یمین سے اور جسوقت چلا مین کہا حجام نے
دفن کر بالونکو پس دفن کیا مینے بالونکو اور کہا قاضی شمس الدین نے
کہ عمل کیا امام نے موافق قول حجام کے اگر قول حجام ہوتا خلاف مذہب
اوسکے کے پہر کیون عمل کرتے اوسکے قول پر با وجہ دیکہ تہا وہ حجام

اور نزدیک شافعیونکے وقت حلق نصف لیل نحر سے ہے اور بہتر
وقت نزدیک شافعیونکے قریب چاشت کے ہے اور نہین گذرتا ہے
حلق کا وقت جب تک زندہ ہے اور مختص کسی مکان کے ساتھ نہین
اور اوسکی تاخیر کرنے سے کوئی شی لازم نہین ہوتی ہے اور نزدیک
حنفیون کے زمانہ حلق کا ایام نحر ہے اور مکان اوسکا حرم ہے اگر
خلاف کیا اوسنے اس زمان مکان سے لازم ہے اوسپر قربانی اور
نزدیک حنبلیون کے تاخیر حلق سے نہین لازم ہوتی ہے کوئی چیز
اور نزدیک مالکیون کے جسوقت تاخیر کرے حلق کو یہان تک کہ
پہونچے گہر تک حلق کری گہر مین اور ہدی بہیجے بیت اللہ کو اور نزدیک
بعض شافعیون کے مستحب ہے کہ پکڑے ناصیہ کو ہاتھ سے اور تکبیر کرے
تین دفعہ پہر کہے سب تعریف ہے اللہ کو بہ بدلہ نعمتون اوسکی کے اللہم
ہذہ ناصیتی فتقبل منی واغفرلی ذنوبی اللہم اکتب لی بکل شعرۃ حسنۃ وامح
عنی بہا سیئۃ وارفع لی بہا درجۃ واغفرلی ای بارخدایا یہ ناصیہ میرا ہے
اور قبول کر مجہسے عبادت اور بخشو گناہ میری ای بارخدایا دی مجہکو بدلہ
ہر بال کے ایک نیکی اور مٹا مجہسے بعوض ہر بال کے ایک گناہ اور بلند کر

بمقابلہ ہر بال کے ایک درجہ اور بخشدی مجکو اور جمیع حلق اور قصر کرنیوالون
ای صاحب مغفرت بے انتہا قبول کر دعا میری اور مستحب ہے نزدیک بعضے
حنفیون کے کہ کہے حلق سے بعد اللھم ہذہ ناصیتی بیدک فاجعل لی بکل شعرۃ
نورا یوم القیمۃ اللھم بارک لی فی نفسی واغفر لی ذنبی وتقبل منی عملی برحمتک
یا ارحم الراحمین ـــ ای بارخدایا میرے اختیار مین ہے ناصیہ میرا
اور دی دن قیامت مین ہر بال کے بدلہ نور ای بارخدایا برکت کر نفس
میرے مین اور بخشو گناہ میرے اور قبول کر عمل میرے برحمتک
یا ارحم الراحمین اور مستحب ہے بعض علماؤن کے نزدیک حلق سے
بعد تکبیر کرنا اور کہے کہ جمیع تعریف واسطے اللہ کے ہے ایسا اللہ کہ
طاقت دی ہمکو افعال حج پر ای بارخدایا زیادہ کر ایمان اور توفیق
اور یقین اور بخشدی مجکو اور مان باپ میرے کو اور جمیع مسلمانون کو
اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے کہ فرمایا جناب نے محلقین کیواسطے
تین دفعہ دعا اور قصر کرنیوالونکے واسطے ایک دفعہ دعا اور مروی ہے
رسول اللہ صلعم سے کہ حلق کرنیوالونکے واسطے نور ہے دن قیامت
مین ہر بال کے بدلہ مین از مناسک صغیر ابن جماعہ ـــ

تیسرا فرض حج کا طواف الزیارت ہے اور اسکو

طواف زیارت ۔ طواف افاضہ ۔ طواف یوم النحر ۔
طواف مفروض ۔ طواف رکن ۔ طواف واجب کہتے ہین

امام ابوحنیفہ

طواف زیارت دوسرا رکن حج کا ہے کہا سراج مین اور نام رکھا
جاتا ہے طواف زیارت اور طواف افاضہ اور طواف یوم النحر اور
طواف مفروض ردالمحتار ۔
اور نام رکھا جاتا ہے طواف زیارت طواف رکن طحطاوی ۔
طواف زیارت طواف الرکن طواف یوم النحر مرادف ہین فتاوی قاضیخان
طواف الواجب تاتارخانیہ ۔ فتاوی ہندیہ

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		امام احمد	دیگر علماء
اول وقت طواف زیارت کا طلوع فجر ثانی ہے دن نحر سے اور اخیر اوسکا دوسرا دن ہے اخیر ایام تشریق سے پھر اگر تاخیر کی طواف مین تیسرے دن تک ایام منی سے لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	بتاخیر ترک دم لازم ہے	وقت طواف زیارت کا نصف ثانی شب نحر کے ہے اور اخیر وقت طواف زیارت کا محدود نہین ہے پس جسوقت طواف کریگا کافی ہوگا	دم اوسپر نہین ہے	متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابوحنیفہ	نزدیک ناصر کی زیدیہ مین سے جب چھوڑ دیا اوسکو اور نکل آیا مکہ سے پس نہین ہے دم اوسپر نزدیک ہادی کے زیدیہ مین سے لازم ہے اوسپر دم

مکہ مین جا کر طواف زیارت کرے کسی دن مین ایام نحر مین سے کہ تین
دن ہین سات بار بلا رمل اور سعی کے اگر پہلے اس طواف سے سعی کر چکا ہے
اور جو پہلے اسکے نہ کر چکا ہو تو رمل و سعی کرے اور طواف زیارت کا
اول وقت بعد طلوع فجر یوم نحر کے ہے اور طواف یوم اول نحر مین افضل
ہے اور ممتد ہوتا ہے وقت طواف زیارت کا آخر عمر تک در مختار۔
نہین صحیح ہے طواف زیارت پہلے طلوع فجر یوم نحر کے لباب رد المحتار
وقت صحت طواف زیارت کا آخر عمر تک ہے پس اگر مر گیا پہلے کرنے
طواف زیارت کے پس تحقیق ذکر کیا ہے بعض محشین نے شرح لباب
قاضی محمد عید سے کہ وہ نقل کرتا ہے بحر عمیق سے کہ فقہا نے کہا ہے
کہ لازم ہے محرم کو وصیت ساتھہ بدنہ کے اسلئے کہ آتا ہے عذر جانب
اوسکی جسکا حق ہے اگرچہ ہوگا گنہگار ساتھہ تاخیر کے انتہی رد المحتار

شرائط صحت طواف زیارت

اسلام ہے اور تقدیم احرام اور وقوف اور نیت اور لانا اکثر طواف
کا اور زمان اور وہ یوم نحر ہے اور جو بعد اوسکا اور مکان اور وہ گرد خانہ
کعبہ داخل مسجد اور ہونا محرم کا نفسہ اگرچہ محمول ہو پس نہین جایز ہے

نیابت طواف زیارت مین مگر واسطے بیہوش کے —

واجبات طواف زیارت

مشی ہے واسطے قادر کے مشی پر اور تیامن یعنی داہنی طرف سے
طواف شروع کرنا اور تمام سات پہیرون طواف کا اور طہارت
حدث سے اور ستر عورت اور کرنا اوسکا ایام نحر مین —
اور واجب ہے یہہ کہ ہو طواف زیارت کہڑی چلکے اور اگر طواف
زیارت کیا بضعف ساقین فقط کو کہڑا کرکے یا لادکے یا سوار ہوکے
یا سعی کی اسطرح لازم آئیگا اوسپر دم اور نکل آئیگا حامل یعنی لادنے والا
اپنے طواف سے جدا کہ جزم کیا ہے ساتہ اسکے کمال وغیرہ نے
اور کہا گیا ہے کہ نہین باہر آئیگا طواف سے کہا بحر الرائق مین در
جو طواف کرایا گیا لادکے کافی ہو جائیگا وہ طواف حامل اور محمول
دونوسے برابر ہے کہ نیت کی ہو حامل نے طواف کی اپنی طرف سے
اور محمول کی طرف سے یا نہ نیت کی ہو یا ہو حامل کے لئے طواف عمرہ کا
اور محمول کے لئے طواف حج کا یا ہو عکس اسکا یا ہو حامل غیر محرم اور محمول
اوس چیز سے کہ واجب کیا ہوا اوسکا اوسکے احرام نے اور کہا نہر الفائق مین از خلاف

مسنون ہے ساتہ اوس صورت کے کہ نہ قصد کیا ہو حامل نے حمل محمول کا
بہر الحلق قصد کیا ہوگا اوسکو نہ واقع ہوگا اوسکے نفس سے لیکن قصد کیا
حمل محمول کو مطلقاً پس جبکہ قصد کیا ہوگا اوسکو ساتہ قصد طواف
اوسکے کافی ہوگا جیسا کہ دلالت کرتی ہے اوسپر عبارت بحر کی
جو ذکر کی گئی — اور مفید یہ نہین ہے اور اگر طواف کیا معکوس
اسطرح کہ شروع کیا بائین طرف کعبہ سے اور طواف کیا ایسے ہی سات
پہیری اعتبار ہوگا اوسکے طواف کا حق تحلل مین اور لازم ہے اوسپر
اعادہ جب تک کہ مکہ مین ہے طحطاوی اور ای پر ترتیب درمیان
طواف اور درمیان رمی اور حلق کے پس سنت ہے اور نہین ہے
مفسد طواف زیارت کے لئے اور نہین ہے فوت ہونا طواف زیارت
کے لئے پہلے مرنے سے اور نہین کافی ہوتا ہے طواف زیارت کے
بدل مگر جبکہ مرجاوے بعد وقوف عرفہ کے اور وصیت کرے ساتہ
اتمام حج کے واجب ہوتا ہے بدنہ واسطے طواف زیارت کے اور
جایز ہوجاتا ہے حج اوسکا لباب رد المحتار
سات بار طواف کرنا بیان اکمل کا ہے اور جو نہین کی چار پہیری مین دم حتما

بیان اسی کا ہے یعنی بیان طواف کامل کا ہے کہ شامل ہو رکن اور
واجب پر اکہ کیا ہے صاحب درمختار نے اپنی اس اطلاع سے اسکے
اسلیئے کہ نہ متوہم ہو کہ سات پہیری رکن ہین جیسا کہ کہتے ہین اوسکو
ایمہ ثلثہ یعنی مالک شافعی احمد اگرچہ موافقت کی ہے ایمہ ثلثہ کی ابن ہمام
نے بحثا اور توہم اسلیئے نہ کیا جاوے کہ رکن ہونا سات پہیروں کا خلاف
مذہب ہے پس نہ موافقت کیجاوے اوسکی رد المحتار اگر پہلے اس طواف
سے سعی کر چکا ہے نہ کیا پہلے اس طواف سے رمل اور سعی کر چکا ہے
اشارہ کے لئے اسطرف کہ اگر ہو کہ سعی کی ہو پہلے اور نہ رمل کیا ہو
نہ رمل کری اس طواف مین اسلیئے کہ رمل نہین مشروع ہے مگر اوس
طواف مین کہ بعد اوسکے سعی ہے جیسا کہ گذرا اور نہین ہے سعی
اسجگہ جیسا کہ عنایہ مین ہے اور ایسا ہی ہے لباب مین اور اوسی
لباب مین ہے کہ اضطباع پس ساقط ہے مطلقاً اس طواف مین انتہی
برابر ہے کہ سعی کر چکا ہو پہلے یا نہ کر چکا ہو رد المحتار —

اور اگر نہ کی ہو سعی پہلے کرے رمل اور سعی دونوکو یعنی اور اگر نہو
کہ سعی کی ہو پہلے رمل کری اور سعی کرے اگرچہ رمل کر چکا ہو ساتہ

ہی اسلئے کہ رمل اوسکا سابق بلاسعی کے غیر مشروع ہے جیسا کہ جانا تونے پس نہ اعتبار ہوگا اوس رمل کا —
تنبیہ کہا خیر رملی نے اور اگر نہ کیا ہو رمل اور سعی کو طواف قدوم اور طواف زیارت مین کرے اونکو طواف صدر مین اسلئے کہ سعی غیر موقت ہے جیسا کہ تصریح کریگا اوسکے جنایات مین اور تصریح کی ہے فقہانے اسکی کہ رمل بعد ہر طواف کے ہے کہ بیچھے اوسکے سعی ہے پس ساتہہ اسکے جانا جاتا ہے کہ لاسی رمل اور سعی کو صدر مین اگر پہلے نہ کیا ہوا اونکا اور نہین پایا ہے مین اسکو صریح اگرچہ جانا گیا ہے اطلاق قضا ہی رد المحتار کہا شرنبلالیہ مین کہ آگے بیان کرچکے ہین ہم کہ افضل تاخیر سعی ہے مابعد طواف افاضہ تک وایسا ہی ہے رمل تاکہ ہوجائین دو لو تابع فرض کے نہ سنت کے جیسا کہ بحر مین ہے اور پہلی بیان کرچکے ہین ہم یہی کہ نہین اعتداد ہے ساتہہ سعی کے بعد طواف قدوم کے مگر یہہ کہ ہو اشہر حج مین پس آگی رکہی جاوے اسکے لئے کہ امبہم ہے انتہی — کہتا ہو نہین اور نہین اعتبار ہے سعی کا مگر بعد طواف کامل کے پس اگر طواف قدوم کیا ہو حالت جنابت یا حالت حدث مین

اور رمل کیا ہو او سمین او سعی کی ہو اوسکی تو لازم ہے اوسپر اعادہ رمل و سعی کا حدث کی صورت مین لزوم اعادہ نہ پاہئے اور جنابت کی صورت مین لزوم اعادہ سعی وجوبا ہے اور اعادہ رمل مستحب ہے لباب رد المحتار — اور حلال ہو جاتے ہین محرم کو عورتین بعد رکن طواف مین سے اور رکن طواف مین سے چار پہیری ہین یہہ بحر الرائق مین ہے اور اگر نہ طواف کریگا بالکل نہ حلال ہونگی اوسکو عورتین اگرچہ دراز ہو جاوسے زمانہ اور گذر جائین برسین یا جماع ایسا ہی ہندیہ مین طحطاوی رد المحتار اور حلال ہونا عورتونکا ساتھہ حلق سابق کے ہے نہ ساتھہ طواف کے اسلئے کہ حلق محلل ہے نہ طواف مگر موخر ہے عمل حلق کا عورتونکے حق مین مابعد طواف تک پہر جب طواف کریگا عمل کریگا حلق عمل اپنا مانند طلاق رجعی کے کہ موخر ہوتا ہے عمل اوسکا ابانت مین انقضای عدت تک بسبب حاجت کے طرف استرداد کے زیلعی پس نام رکہنا بعض کا طواف زیارت کو محلل دوسرا مجاز ہے باعتبار اسکے کہ شرط ہے رد المحتار اگر طواف زیارت کیا پہلے حلق سے نہ حلال ہوگا اوسکو کچہہ پس اگر

کٹوایا ناخن کو مثلاً ہوگی جنایت اسلئے کہ نہین نکلتا ہے احرام سے مگر ساتھہ حلق کے در مختار —

اگر تاخیر کی محرم نے طواف زیارت مین ایام نحر سے مکروہ تحریمی ہوگا تاخیر کرنا اور واجب ہوگا دم دینا بسبب ترک واجب کے اور یہہ کراہت اور وجوب دم تاخیر سے وقت امکان کی ہے پس اگر ظاہر ہوئی حایضہ اگر قادر تھی چار پھیرون پر اور نہ کیا اونکو لازم آئیگا دم اور جو نہ قادر تھی چار پھیرون پر نہ لازم آئیگا دم اور راتین ایام نحر کی ایام نحر مین سے ہین در مختار — اور مراد سات راتہ کی ہر دن ایام نحر مین وہ رات ہے کہ جو پیچھے دن کے آتی ہے وجود مین جیسے شب قدم عرفہ وہ شب ہے کہ پیچھے آئے یوم عرفہ سے وجود مین جمہور کہتا ہون اور یہہ علی الاطلاق ظاہر ہے حق رمی مین اسلئے کہ محرم نے جب نہ رمی کی ہو دنمین ایام نحر مین سے رمی کرے اوس رات مین جو آتی پیچھے اسدن کے اور واقع ہوگی ادا بخلاف اسکے کہ جب تاخیر کی ہو رمی کی دوسرے دن تک تو وہ رمی دوسرے دن واقع ہوگی قضا اور لازم آئیگا دم جیسا کہ قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم اوسکو اور رمی

حق طواف مین پس مراد رات سے راتین بیچ کی ہین درمیان
ایام نحر کے اسلئے کہ جب غروب ہو جاوے آفتاب تیسرے دن
نحر کا جو آخر ایام نحر ہے ورنہ طواف زیارت کیا ہو لازم آئیگا اوسپر
دم جیسا کہ آئیگا مسئلہ چالیس مین پس وہ رات جو انی ہے پیچھے
تیسرے دن کے نہین ہے تابع تیسرے دن کے حق طواف مین
اور جو وہ رات تابع تیسرے دن کے ہوتی تو ہو جاتا طواف اوس
رات مین اور بلا لزوم دم کے جیسا کہ رمی مین ہے رد المحتار
اور مکروہ تحریمی ہے بموجب قول تاخیر طواف زیارت کے اگرچہ ہو
یہہ تاخیر یوم رابع تک کہ اخیر ایام تشریق ہے اور یہی صحیح ہے
ایسا ہی ہے غنایہ اور ایضاح الطریق مین اور بعض حواشی مین ہے
اور ساتھہ اسیکی فتوی دیا جاتا ہے اور یہی مذکور ہے مبسوط اور قاضیخان
اور کافی اور بدایع وغیرہا مین برخلاف ہے اوسکے بلکہ ذکر کیا ہے
قدوری نے شرح مختصر کرخی مین کہ اخیر اسکا یعنی نہ مکروہ ہونے طواف کا
اخیر ایام تشریق ہے اور تبعیت کیہے اسکی کرمانی نے اور صاحب منافع
اور مستصفی نے شرح لباب ہے —

تنبیہ

سراج مین ہے اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی حلق کی ایام نحر سے لازم
آئیگا دم نزدیک ابیحنیفہ کے اسلئے کہ حلق خاص ہے نزدیک
ابیحنیفہ کے ساتھہ زمان کے اور وہ ایام نحر ہین اور ساتھہ مکان کے
اور وہ حرم ہے رد المحتار

اگر قادر ہے چار پہیرون پر یعنی اگر باقی تہا غروب آفتاب تک
تیسرے دن نحر کے اوسقدر وقت کہ اوسمین چار پہیرون طواف
کی وسعت تھی اور ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے اسکے ساتھہ زمانہ جو
کہ وسعت رکہتا ہو واسطے کپڑون اور غسل کا حموی اور یہہ بیان
بحث حموی کے لایق شرط ہونا زمانہ قطع مسافت کا اگر ہووے
گہر مین طہارت کہتا ہو نہین اور ساتھہ اخیر کے تصریح کی ہے شرح لباب مین
یہہ سب مفہوم ہے قول بحر سے ساتھہ نقل کے محیط سے کہ جب ظاہر ہو
عورت حایضہ اخر ایام نحر مین پس اگر ممکن ہو اسکو طواف کرنا
پہلے غروب کے اور نہ کیا پس لازم آئیگا اوسپر دم بسبب تاخیر کے
اور اگر نہ ممکن ہو اسکو چار پہیرے طواف کے پس نہین لازم آتا

کچھ اوسپر انتہی اسلئے کہ امکان طواف نہین ہوتا ہے مگر بعد
غسل اور قطع مسافت کے اور بحر ین ہے اور اگر حایضہ ہوی
عورت بعد قادر ہونے کے طواف پر پس اگر نہ طواف کیا یہان
تک کہ گذر گیا وقت لازم آئیگا عورت پر دم اسلئے کہ عورت تقصیر
کرنے والی ہے ساتھہ تفریط اپنی کے انتہی یعنی بعد قادر ہونے کے
چار پہیر دن پر زیادہ کیا لباب مین پس قول اونکا نہین ہے کچھ عورت
پر بنسبت تاخیر طواف کے مقید ہے ساتھہ اوس صورت کے حایض ہو
عورت ایسے وقت مین کہ نہ قادر ہو اگر طواف پر یا حایض ہو پہلے ایام
نحر سے اور نہ طاہر ہو مگر بعد گذر جانے ایام نحر کے لیکن ایجاب دم
اوسصورت مین کہ حایض ہوئی ہو وقت طواف مین بعد قادر ہونے
کے اوسپر مشکل ہے اسلئے کہ نہین لازم تہا اوسکو طواف کرنا اول
وقت مین نہ ایسا ظاہر ہوگا یہہ اوس صورت مین کہ جانتی ہو اپنی
حیض کے وقت کو پہر تاخیر کرے طواف کی اوسے تنبیہ نقل کیا ہے
بعض محشین نے منسک ابن امیر حاج سے اگر ارادہ کیا قافلہ نے
چلنے پر اور نہین طاہر ہوئی ہے حایضہ پس فتوی طلب کیا حایضہ

نے ایا طواف کرے یا نکرے کہا علمانے کہا جاے اوسے نہین حلال ہے تجکو داخل ہونا مسجد کا اور اگر داخل ہوگی تو اور طواف کریگی تو گنہگار ہوگی تو اور صحیح ہوگا طواف تیرا اور لازم آئیگا تجہپر ذبح بدنہ کا اور یہہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے متحیر ہوتے ہین اسمین عورتین انتہی رد المحتار

جسوقت فارغ ہووے حلق یا قصر سے جاوی منی سے مکہ مین اور طواف کری سات دفعہ بیت اللہ کا اور ارادہ کرے اس طواف سے طواف افاضہ پہر پڑہے دو رکعت نماز اون چیزون مین جو ذکر کیا ہمنے طواف قدوم مین مگر جس شخص نے سعی کی ہووے حج کے لئے بعد طواف قدوم سے مفرد ہووی یا قارن نہین ہے محتاج سعی کو بعد طواف افاضہ سے بالاتفاق اور نہ اضطباع اور نہ رمل کرے برابر ہے کہ طواف قدوم مین رمل کیا ہووے یا نہ کیا ہووے اور اگر نہ کیا ہووے طواف قدوم سے بعد رمل کرے اس طواف مین نزدیک غیر حنبلیون کے اور اضطباع کرے نزدیک شافعیونکے خلاف امام مالک او سعی کرے باتفاق بعد طواف افاضہ سے

اور جسنے احرام کیا حج کیواسطے مکہ مین رمل کرے طواف افاضہ مین نزدیک تینون اماموں کے غیر حنبلیون کے اور اضطباع کرے نزدیک شافعیون کے خلاف اوراماموں کے اور مسنون ہے نزدیک حنبلیوں کے اوس شخص کیواسطے جو داخل ہووے مکہ مین وقوف عرفات سے بعد مفرد ہووی یا قارن یہہ کہ طواف کرے طواف قدوم پہلے طواف افاضہ سے اور حایض عورت طواف نکرے بیت اللہ کا اور ممنوع ہے طواف سے بالاتفاق اور اگر طواف کیا حایض نے نہین صحیح طواف اوسکا اور لازم ہے اوسپر قربانی نزدیک ماسوای حنفیونکے اور نزدیک حنفیونکے صحیح ہے طواف اوسکا مگر لازم ہے اوسپر قربانی کرنا بدنہ کا اور نہین ہے صحیح سعی حایض کے لیکن جب بدلہ دیوے اوسکا قربانی اگر تاخیر کیا عورت نے طواف کو ایام نحر سے طواف کیا اوسنے بعد حیض یا نفاس نہین ہے لازم اوسپر کوئی چیز اور اگر تاخیر کیا عورت نے طواف کو بلا عذر یا مرد نے بلا عذر مکروہ ہے اور لازم ہے اوسپر قربانی تاخیر کے سبب سے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد رح کے نہین ہے لازم اوسپر کوئی چیز بسبب تاخیر کے اور یہی مذہب شافعیون اور

حنبلیونکا ہے اور کہا ابن حاجب مالکی نے جسوقت تاخیر کیا اوسنے
طواف کو بعد آنے منی کے کتنی دن پس طواف کرے اور ہدیہ بھیجے
اور مراد ایام سے باقی ایام ذی الحج ہین اور مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جناب نے حاجی جسوقت حاجی اداکرے
اخیر طواف بیت اللہ کا پاک ہوتا ہے گناہونسے جیسے دن ولادت
شکم مادر سے اور جسوقت فارغ ہووی حاجی جمیع مذکورات سے
تحقیق ہوا حلال اوسکے واسطے جمیع وہ چیز جو حرام تھی بالاتفاق اور
اسباب تحلل نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے رمی اور حلق اور طواف
افاضہ مع السعی ہے مگر نہ کیا ہووے قبل اسے سعی اگر کیا اوسنے دو
چیزان تین چیزونسے یعنی رمی اور حلق یا رمی اور طواف یا طواف
اور حلق حلال ہے اوسکے لئے ماسوای وطی اور مقدمات وطی
اور عقد نکاح محرمات عورتونسے سوای اسکے کہ سب چیز حلال ہین
اور نزدیک حنفیونکے جسوقت حلق کیا اوسنے حلال ہے اوسکے لئے
ہر شئے مگر وطی اور مقدمات وطی اور جسوقت اوسنے کل طواف افاضہ
کیا یا اکثر اوسکا حلال ہے اوسکے لئے باقی چیز اور نزدیک مالکیونکے

جسوقت رمی کیا اوسنے جمرہ عقبہ کے حلال ہے اوسکے لئے ماسوی
نسا ار حبیدا اور بعد طواف افاضہ حلال ہوتا ہے یہہ دونوں بھی
بشرطیکہ رمی اور حلق اوسنے کیا ہووے از مناسک صغیر ابن جماعہ

افضلیت طواف

طواف افضل ہے وقوف سے اسلئے کہ طواف عبادۃ مقصود ہے
اور اسی سلئے تنفل کیا جاتا ہے ساتھہ طواف کے نہ ساتھہ وقوف کے بحر
اور قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ الحج عرفۃ یعنی حج وقوف
عرفہ ہے منافی اس افضلیت کی نہیں ہے اسلئے کہ مراد یہہ ہے
کہ جسنے پایا وقوف کو پس تحقیق پایا حج کو بسبب متعین ہونے
وقت وقوف عرفات کے بخلاف طواف طحطاوی

سعی

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
متفق با امام احمد جایز ہے اوسکو کہ جسنے احرام باندہا ہو مکہ سے جب طواف کرے طواف وداع کا وقت نکلنے کے طرف منی کے یہہ کہ سعی کرے درمیان صفا اور مروا کے کافی ہے اوسکو — اور معتمد یہہ ہے کہ نہین کافی ہے اوسکو مگر یہہ کہ کیا ہو ساتہہ اوسکے طواف قدوم کا اور اولی تاخیر ہے تاکہ لادے اوسکو پیچہے طواف زیارت کے المعانی البدیعہ	سعی واجب ہے رکن نہین اور ثابت ہوتا ہے اوسکا دم المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک		دیگر علماء
سعی ایک رکن ہے ارکان حج مین سے نہین تمام ہوتا ہے حج مگر ساتھہ اوسکے اور نہین ثابت ہوتا ہے اوسکا حکم المعانی البدیعه ایک روایت مین دو روایتون مین سے سعی مستحب ہے واجب نہین اوسکے ترک سے دم نہین آتا ہے المعانی البدیعه	عائشه اکثر علماء	متفق با امام احمد۔ نہین جائز ہے اوسکو جسنے احرام باندہا ہو مکہ سے کہ مقدم کری سعی کو درمیان صفا اور مروہ کے پہلے نکلنے سے طرف منی کے پہر اگر کیا ہو تو نہ کافی ہوگا پہلہ ورلازم آئیگا اوسپر اعادہ اور سوا اسکی نہین کہ یہہ جائز ہے واسطے قادم کے المعانی البدیعه	اسحاق احمد	نزدیک طاؤس کے واجب ہے اوسپر جو ترک کری سعی کو عمرہ المعانی البدیعه نزدیک عطا کی ایک روایت مین دو روایتون مین سے نہین لازم آتا ہے تارک سعی کو کچہہ اور روایت دوسری مین لازم آتا ہے اوسکو دم نزدیک حسن کے اگر یاد پڑی اوسکو احرام کے نکلنے کے تو اعادہ کری سعی کو اور اگر یاد پڑی بعد نکلنے کے احرام سے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچہہ المعانی البدیعه

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
	واجب ہے سعی درمیان صفا اور مروا کی شروع کری صفا سے پہر جب پہونچ جاوی مروا تک شمار کیجائیگی ایک سعی جب شروع کری مروا تو نہ شمار ہوگا اوس پہیری کا —	نزدیک ابن جریر کے جب مروا سے لوٹ کے صفا تک نہ پہونچیگا ایک شمار نہوگی یہی قول ہے ابی بکر صیرفی اور ابن حیران کا شافعیین مین سے نزدیک عطا کے ایک روایت مین دو روایتون مین سے ہے کہ اگر جہل سے ایسا کیا تو شمار ہوجائیگا المعانی البدیعہ
جب مقدم کری سعی کو طواف پر تو اعادہ کری اگر مکہ مین ہو اور اگر لوٹ گیا ہے اپنی شہر کو تو کافی ہے لیکن دم دینا اوسپر مقدم ہوگا المعانی البدیعہ	جب مقدم کری سعی کو طواف پر نہ کافی ہوگا المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کی اور بعض اصحاب حدیث کے کافی ہوجائیگا المعانی البدیعہ
	مستحب ہے سعی کرنا پیادہ پا اور جائز ہے سوار ہوکے عذر سے اور بدون عذر کے بہی المعانی البدیعہ	نزدیک عروہ بن الزبیر و عائشہ کے مکروہ ہے سعی سوار ہوکے اور نزدیک ابی ثور کی کافی نہوگی لازم ہوگا اعادہ اوسکا اوسپر المعانی البدیعہ

دیگر علماء	امام مالک		امام شافعی
	سعی کرنا یہی نہ قطع کرے سعی کو مگر اوس وقت کہ خوف ہووے فوت ہو جانا نماز کے وقت کا المعانی البدیعہ	ابن عمر	جب اقامت کہی جاوے نماز کے لئے اس حال مین کہ یہہ سعی مین ہو تو جایز ہے اسکو قطع کرنا سعی کا اور مشغول ہو جانا نماز مین اور جب فارغ ہو نماز سے بنا کرے سعی کی جہانسے کہ قطع کیا ہے اسکو المعانی البدیعہ
نزدیک ثوری کے کچھ نہین جایز ہے سعی مگر ساتھہ طہارت کے المعانی البدیعہ			مستحب ہے سعی کرنا حالت طہارت مین پہر اگر سعی کی ہو ایسے حال مین کہ محدث ہے کافی ہو گی المعانی البدیعہ

اور لوٹ آئی طرف حجر کی اگر ارادہ رکھتا ہو سعی کا اور استلام کری
حجر کا اور تکبیر کہے اور تہلیل کہے اور نکلے باب الصفا سے سعی کی لئے
اور یہہ مندوب ہے در مختار اور لوٹ آئے طرف حجر کی اگر ارادہ
رکھتا ہو سعی کا یہہ مفید اسکا ہے کہ لوٹ آنا طرف حجر کی سوا اسکے
نہین کہ مستحب ہے اوسکے لئے کہ ارادہ رکھتا ہو سعی کا بعد اوسکے اور
جو نہین نہ ارادہ رکھتا ہو سعی کا نہ لوٹی بعد رکعتین طواف کے طرف حجر
کے جیسا کہ بحر وغیرہ مین ہے اور ایسا ہی رمل اور اضطباع تابع
ہین واسطے طواف کے کہ بعد اوس طواف کے سعی ہو جیسا کہ پہلے
بیان کر چکے ہین ہم اسکو اور اشارہ کیا ہے طرف اوسکی جو نہر مین
ہے کہ سعی بعد طواف قدوم کے رخصت ہے بسبب مشغول ہونے
محرم کے دن نحر کے ساتھہ طواف فرض اور ذبح اور رمی کے اور
جو نہین پس افضل تاخیر سعی کی ہے مابعد طواف فرض تک اسلئے کہ
سعی واجب ہے پس گردانا اوسکا تابع فرض کے اولی ہے ایسا ہی
ہے تحفہ وغیرہ مین انتہی لیکن ذکر کیا ہے لباب مین خلاف بیچ مفضلیت
کے یہہ کہا اور خلاف غیر قارن مین ہے اور اما پر قارن پس واسطے

قارن کے تقدیم سعی کی ہے باب مسنون ہے انتہی اور اشارہ کیا ہے
اسطرف کہ سعی بعد طواف کے ہے اور اگر پہلے کری سعی کو طواف
سے اعادہ کری سعی کا اسلئے کہ سعی تابع ہے طواف کے اور
تصریح کی ہے محیط مین اسلئے کہ تقدیم طواف کی شرط ہے واسطے
صحت سعی کے اور ساتھہ اوسکے جانا گیا کہ تاخیر سعی کی واجب ہے
اور اسطرف کہ نہین واجب ہے سعی بعد طواف کے فورًا اور سنت
اتصال سعی کا ہے ساتھہ طواف کے پھر اگر تاخیر کی سعی کی
بسبب کسی عذر کے یا اسلئے کہ آرام لے تعب اور تھکاوٹ طواف
سے پس نہین ہے ڈر اور اگر تاخیر کی سعی کی بدون عذر کے اور
نہ استراحت کے لئے پس تحقیق اساءت کی اور نہین لازم آتا ہے
اوسپر کچھہ لباب رد المحتار اور نکلے واسطے سعی کے اوس
حال مین کہ اوسپر سکینہ ہو باب صفا سے اور یہہ مندوب ہے ایسا ہی ہے
سراج مین اور قہستانی مین مجمع سے اور بحر مین ہے کہ مخیر ہے
نکلنے مین جس دروازہ سے کہ ہو اسلئے کہ مقصود حاصل ہوتا ہے
ساتھہ اوسکے اور سوا اسکے نہین کہ نکلے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باب بنی مخزوم سے جو مسمی ہے اب ساتھ باب صفا کے اسلیئے کہ باب صفا قریب تر دروازونکا ہے طرف صفا کی پس ہوگا نکلنا باب صفا سے اتفاقی نہ قصدا پس نہو گا نکلنا باب صفا سے سنت اور کلام مصنف مین اشارہ ہے طرف تراخی سعی کے طواف سے پس اگر سعی کی ہے پہر طواف کیا ہو اعادہ کرے اسلیئے کہ سعی تابع ہے اور نہین جایز ہے تقدیم تابع کی اصل پر اور تصریح کی ہے محیط مین اسلیئے کہ تقدم طواف شرط ہے واسطے صحت سعی کے اور سعی نہین واجب ہے بعد طواف کے فوراً بلکہ اگر ادا کی سعی کو اگرچہ بعد زمان طویل کے ہو نہین لازم آتا ہے کچھ اسپر لیکن اتصال سنت ہے مانند طہارت کی طواف مین پس صحیح ہے سعی حایض اور جنب کے اور افضل ہے واسطے حاجی کے سعی کرنا بعد طواف قدوم کے اسلیئے کہ سعی واجب ہے نہین لایق ہے یہہ کہ ہو تابع واسطے سنت کے بلکہ تاخیر کری سعی کے طواف زیارت تک تاکہ ہو واجب تابع واسطے فرض کے لیکن علماء نے رخصت دی ہے لانی سعی کی پیچہے طواف قدوم کے واسطے تخفیف لوگونکی بسبب مشغول ہونے لوگونکے ساتھ نحر و ماراور

زمی سکے اور یہ خاص ہے آفاقی کے لئے اسلئے کہ نکی نہین مطلوب ہے
اوسی طواف قدوم طحطاوی اور چڑہے صفا پر اوسجگہہ کہ دکہائی
دے کعبہ باب صفا سے اور استقبال کرے خانہ کعبہ کا اور تکبیر کہے
اور تہلیل کہے اور درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتہہ آواز
بلند کے خانیہ اور اوٹہاوے دونوں ہاتہونکو طرف آسمان کے
اور دعا کرے واسطے ختم کرنے اپنی کے عبادت کو جو چاہی اسلئے
کہ محمد رحمۃ اللہ نے نہین معین کیا ہے کسی دعا کو اسلئے کہ تعین کیجاتی
ہے رقت قلب کو اور اگر ترک کرے ساتہہ ماثور کے پس حسن ہے درمختار
صفا لغت مین حجر املس یعنی نرم اور صاف ہے اور صفا و مروا
دو پہاڑ معروف ہین مکہ مین کہا صاحب کشاف نے تہا صفا ایک
صنم کہ نام اوسکا اساف تہا اور تہا مروا پر اور ایک صنم کہ نام اوسکا
نابلہ تہا روایت کیا گیا ہے کہ اساف اور نابلہ مرد اور عورت تہی کہ
زنا کیا تہا اونہون نے کعبہ مین پس مسخ ہوکر پتہر ہوگئے پس رکہی گئی
صفا اور مروا پر تاکہ عبرت ہو ساتہہ اون دونوں کے پس جب دراز
ہوئی اسکو ایک مدت پوجی گئے وہ دونوں طحطاوی

بہہ چڑہنا یعنی صفا پر اور جو اوسکے بعد مذکور ہے سنت ہے پس
مکروہ ہے کہ نہ چڑہے صفا اور مروا پر بجز محیط ہے یعنی جبکہ ماشی ہو
بخلاف راکب کے جیسا کہ شرح مرشدی مین ہے اور جاننا تو تحقیق
بہت درجے صفا کے دفن ہو گئے ہین نیچے زمین کے ساتھہ بلندی
اونچی کے یہان تک کہ جو کہڑا ہو پہلے درجہ پر اوسکے درجات موجودہ
مین سے ممکن ہے اونکو دیکہنا خانہ کعبہ کا پس نہین حاجت ہے
طرف چڑہنی کی اور جو کرتے ہین اوسکو بعض اہل بدعت اور جاہل
چڑہنا یہان تک کہ التصاق کرتے ہین ساتھہ دیوار کے پس خلاف ہے
طریقہ اہل سنت وجماعت کی شرح لباب رد المحتار —
اور صفا پر چڑہ کی تکبیر کہی لباب مین ہے پس حمد کری اللہ تعالے
کی اور ثنا کہے خدا کی اور تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے اور
درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے واسطے مسلمانون کے
اور واسطے نفس اپنی کے ساتھہ جس دعا کے کہ چاہے اور مکرر کرے
ذکر ساتھہ تکبیر کے تین بار اور طویل کرے کہڑا رہنا صفا پر انتہی اور بقدر
پڑہنے ایک سورہ کے مفصل مین سے جیسا کہ شرح لباب مین ہے عبارہ اسکی

صاحب ہدایہ سے رد المحتار
محیط مین تقدیم حمد اللہ اور صلوٰۃ علی النبی کے تہلیل و تکبیر سے طحطاوی کی
ساتہہ آواز بلند کے اقتصار کیا ہے خانیہ مین ذکر تکبیر اور تہلیل پر اور
کہا بلند کرے اپنی آواز کو ساتہہ تکبیر اور تہلیل کے انتہی اور اسی پر صلوٰۃ
نبی صلعم پر پس تحقیق آگے بیان کر چکے ہین ہم دعا ی تلبیہ مین کہ
پست کرے آواز اپنی کو ساتہہ صلوٰۃ کے پس محتمل ہے کہ ہو
اسجگہہ اسیطرح تنبیہ لباب مین ہے اور تلبیہ کہے سعی مین حج
کرنیوالا نہ عمرہ کرنیوالا اور زیادہ کیا شارح لباب نے اور نہین ہے
اضطباع سعی مین مطلقاً نزدیک ہمارے جیسا کہ تحقیق کی ہے ہمنے
اسکی ایک رسالہ مین بر خلاف شافعیہ کے کہ اونکے نزدیک سعی مین
بہی اضطباع ہے — رد المحتار

اوٹہانے دونون ہاتہہ ٹکو محاذی
دونون مونڈہونکے جیساکہ شرح ملتقی
مین ہے طرف آسمان کی دعای
رغبت مین اور دعای رہبت مین
پس گردانے پشت ہاتہونکی جانب
صدر کی گویاکہ دفع کرتا ہے بلاکو
اپنی آپ سے کہاہے اسکو دوم تونحیہ
طحطاوی سے
کہا سراج مین اور بسر اسکے نہین
کہ ذکر کیا دعاکو اسجگہہ اور نہ ذکر کیا
دعاکو نزدیک استلام حجر کے کہ استلام
حالت ابتدای عبادت مین
ہے اور یہہ حالت ختم عبادت کی ہے
اسلیئے کہ ختم طواف کا ساتہہ سعی کے ہے
اور دعاہوتی ہے وقت فراغت کے

امام شافعی
اضطباع کرے سعی مین
اضطباع یعنی چادر کو داہنی طرف کے
بغل سے نکال کر دونون پلواسکے
بائین طرف کے مونڈہے پر ڈال لینا
سنت ہے
رمل اور اضطباع سنت ہے
المعانی البدیعہ

عبادات سے نزدیک ابتدای عبادت کے جیسا کہ نماز مین
ہے انتہی اور اسمین یہہ ہے کہ یہہ ابتدای سعی ہے نہ ختم طواف
مگر یہہ کہا جاے کہ سعی سوا اسکے نہین کہ متحقق ہوتی ہے وقت
اوترنے کے صفا سے ای پرچڑہنا صفا پر پس تحقیق متحقق ہوا ہے
نزدیک اوسکے ختم طواف کا واسطے قصد محرم کے انتقال کا اوس سے
طرف عبادت دوسری کے کہ تابع ہے اوسکے رد المحتار
اسلئے کہ تعین لیجاتی ہے رقت قلب کو یعنی بسبب حفظ ہونے
دعا کے جاری ہو جاتی ہے دعا زبان پر بدون حضور قلب کے اور
یہہ برخلاف دعا کے ہے نماز مین اسلئے کہ سزاوار ہے دعا نماز مین
ساتہہ اوسکے کہ یاد ہوتا کہ نہ جاری ہو نمازی کی زبان پر جو مشابہہ ہو
کلام ناس کے پس فاسد ہوجاوے نماز اوسکی جیسا کہ نقل کیا ہے
اسکو طحطاوی سنے ذخیرہ الوالجیہ سے رد المحتار
ذخیرہ الوالجیہ مین فصل قرارت مصلی مین ہے کہ سزاوار ہے دعا کرنا
نماز مین ساتہہ دعای محفوظ کے نہ ساتہہ اوس دعا کے کہ حاضر ہو جاوے
اوسکو اسلئے کہ خوف ہے یہہ کہ جاری ہو جاسے اوسکی زبان پر جو

مشابہہ ہے کلام ناس سکے پس فاسد ہو جاسے نماز دسکی اور
اس پر غیر نماز مین لیس سنرا وار یہہ ہے کہ دعا کری ساتہہ اس چیز
سکے کہ حاضر ہو جاسی اوسکو اور نہ یاد کری دعا کو اسلیئے کہ حفظ دعا کا مانع
ہوتا ہے رقت سے طحطاوی اور تبرک کرنا ساتہہ ماثور سکے اجگہہ
یعنی صفا پر اور ہر جگہہ مناسک حج مین اور تحقیق ذکر کیا ہے مین ماثور
کو اپنی رسالہ لقیۃ المناسک فی ادعیۃ المناسک مین رد المحتار
پہر جاسی طرف مروا کی اوس حال مین کہ سعی کرنیوالا ہو درمیان
میلین اخضرین سکے کہ بنی ہوئی ہین دیوار مسجد مین اور کری مروا پر جو
کیا ہے صفا پر کری ایسا ہی سات بار شروع کرے ساتہہ صفا کے
اور ختم کری شوط سابع کو ساتہہ مروہ سکے پس اگر شروع کیا ساتہہ مروہ سکے
نہ اعتبار ہوگا پہیرے پہلے کا اور یہی اصح ہے اور مندوب ہے سعی
کا ساتہہ دو رکعت سکے مسجد مین مانند ختم طواف کی پہر رہے مکہ مین
احرام باندہے حج کا اور نہین جایز ہے فسخ حج کا ساتہہ عمرہ سکے
نزدیک ہمارے اور طواف کیا کرے خانہ کعبہ کا پیادہ یا بدون اوسکے
سعی کی اور یہہ طواف کرنا افضل ہے نماز نفل سے واسطے آفاقی سکے

اور نماز نافلہ افضل ہے طواف سے واسطے مکی کے اور بحر مین ہے
کہ سزاوار ہے مقید ہونے نماز نفل کی افضل طواف سے مکی کے لئے
ساتہہ زمان موسم کے اور جو نہین پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقا در مختار
کہا لباب مین پہر اوترے صفا سے طرف مروہ کے اوس حال مین
کہ سعی کرنیوالا ذکر کرنے والا ہو پیادہ باآہستہ یہان تک کہ جب پہونچے
نزدیک ادس میل کے جو متعلق ہے مسجد کے کونے مین کہا گیا ہے
ساتہہ اندازہ چہہ گز کی ہے سعی کرے سعی شدید یا بطن وادی مین یہان
تک کہ گذر جاوے میلین سے پہر چلے باآہستگی یہان تک کہ آئی
مرد مین اور مستحب ہے یہہ کہ ہو سعی درمیان میلین کے فوق رمل کے
کمتر عدو یعنی دوڑنے سے اور یہہ سعی ہر پہیری مین ہے بخلاف رمل
کے طواف مین کہ خاص ہے ساتہہ تین پہیرون پہلے کے بر خلاف
اوسکے کہ گردانا ہے اوسنے سعی کو مانند رمل کی پس اگر ترک کیا
سعی کو یا دوڑا ساری سعی مین پس تحقیق اساءت کی اور نہین لازم
آتا ہے کچہہ اوس پر اور اگر عاجز ہوا وسی صبر کرے یہان تک کہ
پاوی فرجہ اور جو نہین تشبیہ کری ساتہہ سعی کرنیوالے کے اپنی حرکت

ہین اور اگر ہو سواری دابہ پر حرکت دے دابہ کو بارون اسکے
کیا یاد اوسیکو انتہی اور قول اوسکا ساتھ بانہ چہہ ذراع کی کہا
شارح لباب نے یہہ منسوب ہے طرف شافعی کے اور ذکر کیا گیا ہے
یہی بعض مناسک ہماری اصحاب مین انتہی کہتا ہون مین اور
نقل کیا ہے اسکو معراج مین شرح ذخیرہ سے اور کہا میل تہا
پشت راہ پر اوس موضع مین کہ ابتدا کیجاتی ہے اوس سے
سعی کی پس تہا کہ ڈہاتا تہا اوسکو میل پس اوٹہایا اوسکو طرف
اعلی رکن مسجد کے اور اسی لئے نام رکہا گیا ہے معلق پس واقع ہوا
متاخر ابتداء سعی سے ساتھ چہہ گز کے اسلئے کہ نہ تہی کوئی جگہہ
لائق تر اس سے اور میل دوسرا متصل ہے ساتھ دار عباس کے
انتہی اور نقل کیا ہے اسکو شرنبلالیہ مین بہی اور اقرار کیا ہے
اسکا اور نقل کیا ہے اسکو بعض محشین نے منسک ابن العجمی اور
طرابلسی اور بحر عمیق وغیرہم سے کہتا ہون مین اور نہین ہے منافی
اسکی قول متون کا اوس حال مین کہ سعی کرنے والا ہو درمیان میلین کے
اسلئے کہ یہہ باعتبار اصل کے ہے رد المحتار اور چڑہے مروہ پر

یعنی باعتبار پہلے زمانہ کی اسے پر آب پس جو کہ ابھی موجود جانی ہے
بلکہ اسکی زمین پر صادق آتا ہے اوسپر کہ چڑہا مروہ پر شرح لباب الحجا
اور کی جو کیا ہے صفا پر یعنی استقبال اسطرح کہ میل کرے داہنی
طرف تھوڑا سا میل تاکہ متوجہ ہو طرف خانہ کعبہ کی اور وجہ تھین یہ پس
خانہ کعبہ کچھہ نہین ظاہر ہوتا ہے آجکے دن بسبب محجوب ہونے
اوسکے کے ساتھہ عمارت کے اور تکبیر اور ذکر اور دعا مشتمل صلوٰۃ
اور ثنا پر شرح لباب رد المحتار
شروع کرے ساتھہ صفا کے اسمین اشارہ ہے اسطرف کہ جانا
مروہ تک ایک پھیرا ہے اور لوٹنا مروہ سے صفا تک دوسرا
پھیرا ہے اور یہی صحیح ہے اور کہا طحطاوی نے کہ جانا صفا سے
مروہ تک اور لوٹ آنا مروہ سے صفا تک ایک پھیرا ہے مانند طواف
کے اسلئے کہ طواف حجر سے حجر تک ایک پھیرا ہے اور تمام اسکا
فتح القدیر وغیرہ مین ہے رد المحتار
ظاہر مذہب یہہ ہے کہ ہر ایک جانی سے مروہ تک اور آنے سے
مروہ سے صفا تک پھیرا ہے یعنی ایک پھیرا جانا ہے مروہ تک اور

دوسرا پھیرا آنا ہے مروہ سے صفا تک اور نزدیک طحاوی کے نہین
پس کہا گیا ہے کہ لوٹنا مروہ سے صفا تک نہین معتبر ہے پھیری
مین بلکہ واسطے حاصل کرنے دوسرے پھیری کے ہے اور مقتضی
ہین بعض عبارات اسکو کہ ایک پھیرا صفا سے صفا تک ہے فتح القدیر
جب مسجد سے طرف صفا کی نکلے وقت نکلنے کے پہلے بایان پاؤن
مسجد سے نکالی اور یہہ دعا پڑہے بسم اللہ السلام علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک
وادخلنی فیہا اعذنی من الشیطان فتح القدیر اور دعا ماثورہ سے
اسوقت کہ صفا پر مستقبل قبلہ دیکھنے والا خانہ کعبہ کا ہو یہہ ہے
لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون
فتح القدیر اور وقت اترنے کے صفا سے یہہ دعا پڑہے اللّٰہم
استعملنی بسنۃ نبیک وتوفنی علی ملتہ واعذنی من مضلات الفتن
برحمتک یا ارحم الراحمین پھر جب پہونچے بطن الوادی مین
درمیان میلین اخضرین کے یہہ دعا پڑہے رب اغفر وارحم تجاوز
عما تعلم وانک انت الاعز الاکرم فتح القدیر واجب ہے

ہدایت سعی کے جو درمیان صفا اور مروہ کے کیجاتی ہے صفا سے اور
اگر شروع کیا ہو سعی کو ساتھہ مروہ کے تو نہ اعتبار ہوگا اوسکا پہلے پہیرے
مین اصح مین درمختار — مقابل صحیح کا وہ ہے جو کہا ہے کرمانی نے
کہ اعتبار اوسکا ہے لیکن مکروہ ہے بسبب ترک سنت کے اور مستحب
ہے اعادہ اوس پہیری کا تا کہ ہو بدویت بروجہ سنت اور چلا ہے
لباب مین اسپر کہ بدویت سعی کے صفا سے شرط ہے واسطے صحت
سعی کے پس نہ اعتبار ہونا اوسکا پہلے پہیری مین متفرع اسپر ہے
اور اوپر قول کے ساتھہ وجوب اس بدویت کے اسلئے کہ مراد ساتھہ
عدم اعتبار کے لزوم اعادہ ہے بالزوم جزا بر تقدیر عدم اعادہ کے
اور سوای اسکے نہین کہ فرق اس راہ سے ہے کہ جب نہ اعادہ
کریگا شوط اول کو لازم آئیگی اوسپر جزا بسبب ترک سعی کے
بر قول شرطیت اسلئے کہ نہین ہے صحت مشروط کی بدون اوسکے اور
شرط کے اور بسبب ترک شوط اول کے بر قول وجوب کے کہ وہ قول
اعدل مختار ہمین حیث الدلیل ہے جیسا کہ شرح لباب مین ہے اور کبھی
کہا جاتا ہے کہ جبکہ نہ اعتبار کیا جائیگا ساتھہ اول کے حاصل ہوگی بدا

ساتھہ صفا کے ساتھہ ثانی کے پس تحقیق پای جائیگی شرط اور نہ مقصود ہوگا ترک اوسکا اور سعی اوسکے نہین کہ ہوگا تارک واسطے آخر الانساک کے مگر جبکہ اعادہ کرلے اول کا اور ہونا اسکا شرط منافی وجوب نہین ہے اسلئے کہ نہین لازم آتا ہے ہوتے ایک چیز سے شرط واسطے دوسری چیز کے کہ موقوف ہے اوپر صحت اسکے یہہ کہ ہو وہ چیز فرض جیسا کہ پہلے لکھہ چکے ہین ہم اسکو حلق مین برخلاف اوسکے کہ سمجھا ہے اوسکو شرح لباب مین بیان حلق مین اور اگر ہو فرض لازم آئیگی فرضیت سعی کی یا فرضیت بعض سعی کے اور وجوب باقی سعی کا باوجودیکہ سعی ساری واجب ہے جبر کیجاتی ہے ساتھہ دم کے اور اسوقت مین متعین ہوگا قول ساتھہ وجوب کے اسواسطے کہ نہین ثمرہ ظاہر ہوتا ہے اوپر قول کے ساتھہ شرطیت کے جیسا کہ نص کیا ہے اوسکو منسک کبیر مین اگرچہ غریب جانا ہے اسکو قاری نے شرح لباب مین اور اللہ تعالے دانا تر ہے ساتھہ صورت کے رد المحتار

اور جو حلق مین پہلے ہو چکا ہے وہ یہہ ہے کہ حلق یا تقصیر کے واجب

ہونے مین یہہ ہے کہ یہہ شرط ہے واسطے نکلنے کے احرام سے
اور شرط نہین ہوتی ہے مگر فرض اور جواب یا ہے اسکا شرح لباب مین
اسطرح کہ وجوب اسکا حیثیت اسکی القاع سے ہے وقت شروع مین
اور وقت شروع مابعد رمی کے حج مین اور بعد سعی کے عمرہ مین ہے
کہتا ہون مین اور اسمین یہہ ہے کہ یہہ واجب دوسرا ہے قریب ہے
کہ آویگا پس احسن جواب یہہ ہے کہ نہین لازم آتا ہے موقوف
ہونے خروج کے احرام سے حلق یا تقصیر پر یہہ کہ ہو حلق یا تقصیر
فرض قطعی پس کبھی ہوتا ہے واجب مانند موقوف ہونے خروج
کی نماز سے کہ واجب ہے اوپر واجب سلام کے تامل کر پہر دیکھا مینے
فتح القدیر مین کہ حلق نزدیک شافعی کے غیر واجب ہے اور وہ
نزدیک ہماری واجب ہے اسلئے کہ تحلل واجب نہین ہوتا ہے
مگر ساتھہ حلق کے پہر کہا بعد کچھہ کلام کے جزا سکے کہ یہہ تاویل ظنی
ہے پس ثابت ہوگا ساتھہ اوسکے وجوب قطع رد المحتار پہلے محیط سے
مذکور ہوا کہ تقدیم طواف شرط سعی کی ہے پس تبیین سے کہا ہے
قہستانی نے کہ اگر حایضہ ہو عورت قبل احرام کے غسل کرے اور

احرام باندہے اور حاضر ہووے سب مناسک مین مگر طواف اور سعی
مین انتہی اسلئے کہ سعی بدون طواف کے غیر صحیح ہے رد المحتار
اور مناوہ ہے ختم سعی کا ساتہہ دو رکعت کے مستحب مین ذکر کیا ہے
اسکو خانیہ وغیرہ مین مانند ختم طواف کے تاکہ ہوجاوے ختم سعی کا
مانند ختم طواف کے جیسا کہ مبادی طواف اور سعی دونون کا ساتہہ
استلام کے ہے کہا فتح القدیر مین اور نہین حاجت ہے طرف
اس قیاس کی اسلئے کہ اسمین نص ہے اور وہ جو روایت کیا ہے
مطلب بن ابی وداعہ نے کہا مطلب نے دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو جسوقت کہ فارغ ہوتی سعی سے آنے یہان تک کہ جب
محاذی ہوتے رکن کے پس پڑہتے دو رکعت حاشیہ مطاف مین
اوس حال مین کہ نہوتا درمیان انکے اور طائفین کے کوئی روایت
کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور کہا ابن حبان نے
اپنی روایت مین دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے
تہے محاذی رکن اسود کے اور مرد اور عورتین گذرتی تہین روبرو
انکے کے نہ تہا درمیان اونکے اور درمیان آپکے سترہ اور تمام اسکا

فتح القدیر مین ہے تنبیہ کہا علامہ قطب الدین نے اپنی منسک مین دیکہا مینے بخط بعض تلامذہ کمال الدین ابن الہمام کے بیچ حاشیہ فتح القدیر کے جبکہ پڑہے مسجد الحرام مین سزاوار یہہ ہے کہ نہ منع کرے مرور کرنیوالی کو بسبب اس حدیث کے اور یہہ محمول ہے طائفین پر اسلئے کہ طواف ایک قسم کی نماز ہے پس ہوگا جیسے کہ ہون صفین نماز یونکی آگے نماز پڑہنے والے کے انتہی اور کہا پہر دیکہا مینے بحر عمیق مین کہ حکایت کیا ہے عزالدین ابن جماعہ نے مشکلات آثار طحاوی سے کہ گذرنا سامنے نماز پڑہنے والے کے بیچ حضرت کعبہ کے جائز ہے کہتا ہون مین اور یہہ فرع غریب ہے پس چاہئے کہ یاد رکہا جاے رد المحتار

جسوقت فارغ ہووے دو لون رکعت طواف سے اور ارادہ کرے خروج طرف سعی کے پس سنت یہہ ہے کہ لوٹے طرف حجر اسود کے اور بوسہ دیوے اوسکو پہر نکلے اوسطرف کو جو نشان دروازہ ہے صفا کا باتفاق چارون اماموں کے اور ایسی ہی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مستحب ہے کہ پہلے

وقت نکلنے کے مسجد سے پیر بایان اور کہے نزدیک نکلنے کے
ای یار خدایا کہولو میرے واسطے دروازے مہربانی اپنی کے جسوقت
پہونچے طرف جبل صفا کی چڑہے اوسپر اگر اوسے ہوسکے
اور لگادے قدم اپنے کو منتہا سے جبل صفا پر اگر پیادہ ہووے
اور اگر سوار ہووے چڑہادے سواری اپنی کو تاکہ رکہے
اوسکی کہر اپنی کو اوپر چوٹی جبل صفا کے یہان تک کہ باقی نرہے
بلندی کی جانب کوئی ۔ ناف پہر اوترے صفا سے اور چلے
طرف مروہ کی جس راستے مین لوگ سعی کرتے ہون اور وہ بطن
مسیل ہے جسوقت پہونچ جاوے طرف چوٹی جبل مروہ کے سوار
ہو یا پیادہ اور لگادے قدم اپنے یا قدم سواری کہ لگجاوے
اوسکی چوٹی جبل مروہ پر پس کامل کیا اوسنے ایک دفعہ سعی پہر لوٹے
طرف جبل صفا کی اور پہونچے اوسکی چوٹی تک پیادہ ہووے
یا سوار تحقیق تمام کیا اوسنے دو سعی کو پہر لوٹے طرف مروہ کے
یہان تک جو پہونچے اوسکی چوٹی تک تحقیق کامل کیا اوسنے تین
سعی کو پہر عود کرے طرف جبل صفا کی پہر صفا سے طرف مروہ کے

پہر مروہ سے الواف صفا کی سات دفعہ تک اور ختم کرے سعی کو
مروا پر اور نہ ہووی وہ سعی طواف قدوم اور افاضہ اور عمرہ سے
بہت پیچہے اور ہوتا ہے جایز پیچہے دخول شوال سے سعی اسکو
باتفاق چاروں اماموں کے مگر حنفیوں کے نزدیک شرط واسطے صحیح ہونے
سعی کے یہہ بات ہے کہ ہووی طواف وہ طواف اور مستحب ہے
کہ متوجہ ہووے بیت اللہ کی طرف صفا و مروا پر باتفاق چاروں
اماموں کے اور اٹہاوی ہاتہہ واسطے دعا کے نزدیک غیر مالکیوں
کے اور پڑہے ذکروں دعاؤں سے جو اسکو پسند ہووے
اور بہتر یہہ ہے کہ پڑہے وہ دعا جو صحیح ہووے رسول اللہ صلعم
سے اور تحقیق ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلعم سے کہ جسوقت
چڑہے رسول اللہ صلعم صفا پر یہان تک کہ دیکہا رسول اللہ نے
بیت اللہ کو پس متوجہ ہو گئے بیت اللہ کی طرف اور توحید
اور تکبیر کی اللہ کو اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
و لہ الحمد و ہو علی کل شی قدیر لا الہ الا اللہ انجز وعدہ و نصر عبدہ و ہزم
الاحزاب وحدہ نہیں معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک اوسکا اور ملک اور تعریف خاص

+ [illegible]

اوسکے واسطے ہے اور وہ ہرشی پر قادر نہین ہے معبود مگر اللہ تنہا اور ایفا کیا وعدہ اپنی کو اور مدد دی بندہ اپنے کو اور شکست دیا احزاب کو در حالت تنہای پہر دعا پڑہی اور کہی یہہ دعائین دفعہ پہر کری مروا پروہ جو کیا اوسنے صفا پر اور مروی ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے صفا اور مروہ پر اور سعی مین ورمذہب شافعیونکا یہہ ہے کہ مستحب ہے چلنی موافق عادت اپنی کے جسوقت اوترے صفا سے یہان تک جو ہووے چلنے والی اور میل اخضر کے مقدار چہہ ذراع وہ میل اخضر کہ واقع ہے یسار رکن مسجد پر پہر سعی کرے یہان تک جو داخل ہووے درمیان میلین اخضرین کے وہ میلین اخضرین کہ ایک اون دونکا طرف رکن مسجد کی ہے اور آخر متصل بدار العباس ہے پہر چہوڑی شدت سعی کو اور چلے موافق عادت اپنی کے تا کہ پہنچے مروا کو اور ایسی ہی مستحب ہے سات دفعہ سعی مین یہہ مذہب ہے تینون اماموں کا سوای حنفیون کے اور کہتے ہین حنفی جلدی کرے درمیان میلین اخضرین کے اور کہا مالکیون نے جلدی کرے علم سے علم تک اور مستحب ہے نزدیک شافعیونکے یہہ کہ کہے

درمیان صفا اور مروہ کے ای رب بخشو اور بخشو اور تجاوز کر اوس
چیز سے کہ تو اوسکو جانتا ہے اور تو غالب اور بزرگ ہے اور ای
رب میری سامنے کر میری دنیا اور آخرت مین نیکی کو اور بچا مجکو
عذاب دوزخ سے اور بہتر جانتے ہین شافعی کہ پڑہی قران کو اور
عورت جلدی نہ چلے سعی مین اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے
نہ چڑہے صفا اور مروہ پر اور کہتے ہین مالکی کہ چڑہے صفا پر جسوقت
مکان خالی ہووے اور یہہ ہے مقتضار کلام حنفیون کا اور مستحب ہے
واسطے عورت کے کہ ہووے سعی اوسکی رات مین کیونکہ رات اوسکو
بچانیوالی ہے فتنون سے اور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ طواف صفا اور مروہ کا برابر ہے آزاد کرنا ستر غلامونکے۔
اور بعضی واجبات سے نزدیک شافعیونکے قطع کرنا جمیع مسافت بطن
وادی کے کہ درمیان صفا اور مروہ کے ہے اور ترتیب عبادت سے
شروع کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر اور کامل کرنا سات دفعہ کا
اور واقع ہونا سعی کا بعد طواف متعلق ہے لتاسک کے اور نہین صحیح
سعی بدون اِن واجبات کے اور ماسوا اسکے سنن اور مستحبات ہین

اور پیادہ چلنا بہتر ہے سواری سے اور نزدیک حنفیون کے چلنا
صفا اور مروہ مین رکن ہے سعی سے اور شروع کرنا سعی کا صفا سے
بعد طواف کے جو خالی ہووے حدث اکبر سے شرط ہے جواز سعی کے
لیئے اور کہا حنفیون نے جسوقت ترک کرے اقل سعی کو لازم
ہے اوسپر نصف صاع غلہ بدلے ہر شوط کے یا قربانی کرے اگر نہ ہو
سکتی ہے غلہ کی قیمت سے قربانی اور خزانۃ الاکمل مین ہے کہ اگر
سعی کی اوسنے صفا اور مروہ مین اور چھوڑ دیا تیسرا حصہ مسافت کا
مروہ کے جانب سے ساتون شوطون مین جایز ہے مگر لازم ہے اوسکو
قربانی اور ما سوا اسکے ہے سب سنت او مستحب اور آداب ہے
اور نزدیک مالکیونکے شرط صحیح ہونے سعی کے قطع مسافت بطن مسیل ہے
اور نہین واجب نزدیک مالکیون کے پہونچنا جبل صفا اور مروہ تک اور
دوسری شرط اوسکی شروع کرنا صفا سے اور ختم مروہ پر اور سات
شوط پے در پے بغیر انفصال کثیر کے اور وقوع سعی کا بعد طواف کے
چنانچہ ترجیح دی اسکی ابن حاجب نے اور روایت کیا ابن قاسم نے
مدونہ مین یہہ کہ ہووے سعی بعد طواف فرض کے چنانچہ بیان کیا

یعنی منسک کبیر مین اور ماسوا اسکے سب سنت اور مستحب ہین اور
منع فرماتے تہے امام مالک سواری سے کیونکہ سعی کرنا پیدل ہوکر
سنت ہے اور شرط نزدیک حنبلیون کے واسطے صحت سعی کی شروع
کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر ہے اور ادا کری جمیع اشواط مین
صفا اور مروہ مین اور نہ مقدم کرے سعی کو اشہر حج سے اور
طواف کرے پہلی سعی سے خواہ واجب ہو یا مستحب ور اختلاف کیا
حنبلیون نے اشتراط پے در پے ہونے اشواط مین اور ماسوا اسکے
سنت اور مستحبات ہین ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

رمی جمار واجب ہے ترک سے دم لازم آتا ہے خزانة المفتین

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام احمد	امام مالک	
مستحب ہے لینا کنکریونکا واسطے رمی جمار کے مزدلفه یا راہ سے عالمگیریه اور نه رمی کیجاوے ساتھ کنکری کے کہ لیا ہو اوسکو پاس جمرہ کے پس اگر رمی کی ہو ساتھ اونکے جائز ہے اور تحقیق اساءت کے او ایسا ہی سراج وہاج مین عالمگیریه مکروہ ہے لینا کنکریونکا پاس جمرہ کے درمختار	مستحب ہے لینا کنکریونکا واسطے رمی جمرة العقبه کے مزدلفه سے المعانی البدیعه	ابن عمر	متفق با امام مالک المعانی البدیعه	کنکریونکو جہاں سے چاہے لے المعانی البدیعه	عطا

اور نہین ہے یہہ مگر کراہت تنزیہی فتح القدیر اشارہ کیا ہے اسطرف
کہ جایز ہے لینا کنکریونکا جونسے جگہ سے کہ سوا ای جمرہ کے
پاس سے اور لباب مین ہے کہ مستحب ہے کہ اوٹہاوی مزدلفہ
سے سات کنکریان اور رمی کرے سات کنکریونسے جمرۃ العقبہ
کے اور اگر اوٹہاوی مزدلفہ سے ستر کنکریان یا راہ سے پس
یہہ جایز ہے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے کہا شارح لباب نے
لیکن کہا کرمانی نے کہ یہہ خلاف سنت کے ہے اور نہین ہے
مذہب ہمارا اور جو بدایع وغیرہ مین ہے لینا کنکریون جمار کا
مزدلفہ سے یا راہ سے پس سزاوار ہے حمل اوسکا سات جمار پر
اور ایسا ہی ہے جو ظہیریہ مین ہے کہ مستحب ہے لینا اوسکا قوارع
طریق یعنی ڈری کی راہ سے اور حاصل یہہ ہے کہ لینا ماورا سے
جمار سبعہ کا نہین ہے اونکا محل مخصوص نزدیک ہم حنفیونکے رد المحتار

وقت رمی اوسمین تین قسمین ہین مکروہ اور مسنون اور مباح
پس بعد طلوع فجر کے وقت طلوع آفتاب تک مکروہ ہے اور
بعد طلوع آفتاب کے زوال یعنی دوپہر ڈہلی تک مسنون ہے اور بعد زوال آفتاب کے

غروب آفتاب تک وقت	امام شافعی		دیگر علماء
مباح ہے اور شب وقت مکروہ ہے ایسا ہی ہے محیط و مبسوط سرخسی میں اور اگر رمی کے پہلے طلوع فجر سے نہ صحیح ہوگی اتفاقاً ایسا ہی ہے بحر الرائق میں اور وقت رمی دوسری اور تیسری دن نحر کے پس وہ بعد زوال کے ہے طلوع آفتاب غار تک ہے یہاں تک کہ نہیں جائز ہے رمی ان دونوں میں پہلے زوال کے مگر بعد زوال سے غروب آفتاب تک وقت مسنون ہے اور بعد غروب سے طلوع فجر تک وقت	مستحب ہے دیکھنا جمرة العقبہ کا بعد طلوع آفتاب کے اور جائز ہے رمی جمرة العقبہ کے مگر بعد طلوع فجر دوسری کے المعانی البدیعہ	عطا عکرمہ	نزدیک مجاہد و نخعی اور ثوری کے نہیں جائز ہے رمی جمرة العقبہ کے مگر بعد طلوع آفتاب کے المعانی البدیعہ

مکروہ ہے ایسا ہی روایت کیا گیا ہے ظاہر الروایۃ میں اور وقت
رمی کا چوتھی دن نحر کے پس نزدیک ابیحنیفہ کے طلوع فجر سے
غروب آفتاب تک مگر پہلے زوال کے وقت مکروہ ہے اور بعد
زوال کے مسنون ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین عالمگیری سے وقت
جواز رمی جمار کا ادا فجر نحر سے دوسری دن کے فجر تک ہے بحر الرائق
مین ہے یہان تک کہ اگر تاخیر کی رمی مین یہان تک کہ نکل آئی
فجر دوسری دن کے لازم آئیگا اسپر دم دینا نزدیک ابی حنیفہ
کے برخلاف صاحبین کے اور اگر رمی کے پہلے طلوع فجر نحر سے
نہ صحیح ہوگی رمی اتفاقا رد المحتار۔
درمختار اور مجمع الروایات اور محیط اور نہر الفائق مین ہے کہ مسنون
ہے رمی طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک اور عینی نے مسنون
کو ساتھہ مستحب کے تعبیر کیا ہے اور مباح ہے رمی زوال آفتاب
سے غروب آفتاب تک اور گروانا ہے اسکو ظہیریہ مین مکروہ ساتھے
اور اکثر اول پر ہین یعنی مباح ہونے پر بحر رد المحتار۔
اور مکروہ ہے رمی غروب آفتاب سے فجر تک اور ایسا ہی مکروہ ہے

قبل طلوع آفتاب کے نحر — اور یہہ نزدیک عاجز عاصی کے ہے
پس نہین اشارت ہے رمی ضعیفوں نین پہلے طلوع آفتاب سے
اور نہ رمی چروا ہونین رات مین ایسا ہی ہے فتح القدیر رد المحتار
روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کنکریان مارتے دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچہے دن نحر
کے دوپہر ڈہلے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے
ف ضحوہ کہتے ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو
اور پیچہے دن نحر کے کہ ایام تشریق ہین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال
کے رمی کرتے تہے کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم
ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہے
مگر بعد زوال کے اور اسیطرح تیسرے دن پہر اگر مکہ کو جاوے
تو پہلے ہونے فجر تیرہوین کے چلا جاوے اور اگر بعد ہونے فجر کے
جاویگا تو رمی ضرور ہے اور اوسدن پہلے زوال کے بہی رمی
جائز ہے شیخ عبد الحق کہا لباب مین وقت رمی جمار ثلثہ کا دوسرے
اور تیسرے دن ایام نحر مین سے بعد زوال کے ہے پس نہین جائز ہے

رمی پہلے زوال کے ہے قول مشہور مین اور کہا گیا ہے کہ جائز ہے
اور وقت مسنون دوسرے دن اور تیسرے دن نحر مین مشار ہوتا ہے
زوال سے غروب تک اور غروب سے طلوع تک وقت مکروہ ہے
اور جب طلوع کیا فجر ای فجر چوتھی دن نے پس تحقیق فوت ہو گیا
وقت اداکا اور باقی رہا وقت قضا کا اخیر ایام تشریق تک پس
اگر تاخیر کی رمی کی اوسکے وقت معین سے ہر دنمین تو لازم آئیگی
اوسپر قضا اور جزا اور فوت ہو جاتا ہے وقت قضا کا ساتھہ غروب
آفتاب کے چوتھے دن مین پھر کہا لباب مین اور اگر نہ رمی کی دن
نحر کے یا دوسرے یا تیسرے دن نحر کے رمی کری رات آیندہ
ہر دنمین دونون گذشتہ مین سے اور نہین لازم آئیگا اسصورتمین
اوسپر کچھہ سوا اساءت کے جب تک کہ نہو یہہ ساتھہ عذر کی
اور اگر رمی کے شب یازدہم یا غیر شب یازدہم لبعض اوسکے
عذر کے نہ صحیح ہو گی یہہ رمی اسلئے کہ راتین حج مین حکم مین دونون
گذشتہ کے ہین نہ دونون آیندہ کے اور اگر نہ رمی کی رو شب مین
رمی کرے دنمین قضا اور لازم آئیگا اوسپر کفارہ اور اگر تاخیر کی رمی

سب دنوں کی چوتھے دن تک مثلاً قضا کرے کل دنوں کی چوتھے دن میں
اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور اگر قضا نہ کی چوتھے دن یہاں تک
کہ غروب ہوگیا آفتاب فوت ہوگیا وقت قضا کا اور نہوگی یہہ رات واقع رمی
ماقبل کے اور حاصل یہہ ہے کہ اگر تاخیر کی رمی کی غیر یوم رابع میں رمی
کرے اوس انہیں متصل ہے اوس دنکے کہ جسمیں تاخیر کی ہے رمی کی
اور ہوگی ادا اسلئے کہ رات تابع ہے ۔ اوس دنکے اور مکروہ ہوگی
رمی رات کو بسبب ترک سنت کے اور اگر تاخیر کیا رمی ایک دنکو دوسرے
دن تک ہوگی قضا اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور ایسا ہی ہے اگر
تاخیر کیا سب دنوں کی رمی کو چوتھے دن تک مثلاً جب تک کہ نہیں غروب ہوا ہے
آفتاب اوس دن کا پس اگر غروب ہوجاے آفتاب اوس دن کا ساقط ہوجائیگی رمی
اور لازم آئیگا اوسپر دم اور ظاہر ہوا اوسے جو تقریر کی ہمنے کہ جو ذکر کیا ہے
شارح نے بہ تبعیت بحر وغیرہ کے انتہاے وقت رمی کے طلوع آفتاب
تک نہیں ہے یہاں اسطے وقت ادا کے فقط
بلکہ شامل ہے وقت قضا کو اسلئے کہ بعد فجر رابع کے وقت ہے واسطے ادا کے
رمی رابع کے اور واسطے قضا رمی غیر رابع کے ایام ثلثہ میں ردالمحتار

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
اور اگر لیا کنکر یونکو ان کنکر یونہین سے جو پہنکی گئی تہین جایز ہوگا لیکن اسارت کی یعنی برا کیا اور ایسا ہی ہے جبکہ رمی کی ساتہہ نجس کے جیسا کہ محیط مین ہے پس جو فتح القدیر مین ہے کہ جسنے لیا کنکر یونکو مرمی یعنی پہنکنی کی جگہ سے سوا اسکے نہین کہ مکروہ تنزیہی ہے اور سمین نظر ہے نہر الفایق —	مکروہ ہے رمی کرنا اوس کنکری سے کہ رمی کی گئی ہو اوسے المعانی البدیعہ	نزدیک مزنی کے جایز ہے رمی اوس کنکری سے کہ رمی کی ہو ساتہہ اسکے اوسکی غیر نے اور نہین جایز ہے رمی اوس کنکری سے کہ جسنے خود رمی کی ہو المعانی البدیعہ

دن رمی کے دن نحر اور تین دن ایام تشریق کی ہین عالمگیریہ
مکروہ ہے لینا ایک پتھر کا پہر توڑکے اوسکے سنگریزی یعنی چہوٹے
پتھر بنانا جیسکہ کرتے ہین اوسکو بہت لوگ اب ایسا ہی فتح القدیر
مین عالمگیری — سزاوار ہے یہہ کہ کنکریان مغسول یعنی
دہوئی ہوئی ہون جیساکہ سراج وہاج مین ہے اور اگر رمی کری
ساتہہ نجس کنکریونکے جنکا نجس ہونا یقینی ہو مکروہ ہوگی رمی ساتہہ
اوسکے اور کافی ہوجاے گی ایسا ہی فتح القدیر مین عالمگیریہ بدون
یقین نجاست کے مکروہ نہین ہے اسلئے کہ اصل طہارت ہے لیکن
مندوب ہے دہونا اونکا تاکہ ہو طہارت اونکی یقینی جیساکہ ذکر
کیا ہے اسکو بحر وغیرہ مین رد المحتار

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
جایز ہے رمی کرنا تیسرے دن قبل زوال کے استحسانا اور حکایت کیا گیا ہی ابی حنیفہ سے جایز ہے یہی کرنا رمی کا پہلے دن اور دوسرے دن قبل زوال کے اور مشہور ابی حنیفہ سے اول ہے المعانی البدیعہ تقدیم رمی کی چوتہے دن زوال سے جایز ہے یعنی صحیح ہے نزدیک امام کی استحسانا ساتہہ کراہت تنزیہی کے اور کہا امام محمد اور امام یوسف نے نہیں صحیح ہے بالمقایسہ باقی دنونکی نہر ردالمحتار	وقت رمی کا ایام تشریق سے بعد زوال کے ہے پہر اگر رمی کی ہو گی پہلے اسے نہ شمار ہوگا اسکا المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	نزدیک عطاء کی اگر قبل پہلے رمی کی پہلے زوال کے کافی ہے نزدیک طاؤس کے اگر جاہل نے رمی کی اول یا چوتہا سے حلال ہو جاوے اور نزدیک عکرمہ کی اگر چاہے رمی کرے اول نہار مین لیکن نہ جاوے مگر بعد زوال کے المعانی البدیعہ نزدیک اسحاق کے اگر رمی کرے پہلے دن یا دوسرے دن پہلے زوال سے اعادہ کرے اور اگر رمی کی تیسرے دن زوال سے پہلے کافی ہوگا اور جب رمی کی ہو بعد طلوع آفتاب کے دن پہلے روانگی کے تو نہین لازم آتا ہے کچھ اوپر اسکے المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
ساتھہ اوس چیز کے کہ جنس ارض مانند سرمہ اور ہرتال اور نورہ کے مگر سونا اور چاندی نہین جایز ہے رمی ساتھہ اوسکے المعانی البدیعہ جایز ہے رمی ساتھہ ہر اوس چیز کے کہ جو جنس زمین سے ہو [illegible] استہانت یعنی ذلیل چیز نہو یہانتک یہان تک کہ نہین جایز ہے ساتھہ فیروزہ اور یاقوت کے ایسا ہی ہے سراج الوہاج مین اور ایسا ہی ہے نہایہ اور عنایہ اور معراج الدرایہ مین اور جایز ہے ساتھہ پتھر اور ڈہلی اور طین یعنی کوندہی مٹی اور گیرو اور زرد ہرتال اور پہاڑی نمک	نہین جایز ہے رمی مگر ساتھہ حجر کے پہر اگر رمی کی ساتھہ غیر حجر کے مانند سرمہ و ہرتال اور ملوطیا سے اگرچہ نہین ہے حجر یا رمی کے ساتھہ سونے یا چاندی کے کافی نہو گی اور یسے المعانی البدیعہ	نزدیک داود اور اہل ظاہر کے جایز ہے رمی ساتھہ ہر چیز کے یہان تک کہ اگر رمی کی ساتھہ ساتھہ چڑیا مری ہوی کے کافی ہوگی المعانی البدیعہ

اور سرمہ اور مشتھی مٹی کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے
اور چاندی کے ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین عالمگیری
تاتارخانیہ مین ہے کہ بروایت اشتراط استہانت کی مخالف ہے اوسکے
کہ جو مذکور ہے محیط مین اور ایسا ہی کہا فتح القدیر مین اور جائز کیا ہے
رمی کو ساتھہ فیروزہ اور یاقوت کے بعض نے بنابر نفی اس اشتراط کے
اور مجوزین مین سے فارسی ہے اپنی مناسک مین اور مفاد کلام فارسی
ترجیح جواز ہے اور اتقای کلام ہدایہ عموم پر ہے کہ ہر جنس ارض سے
رمی جایز ہے اور اسی سے اعتراض کیا گیا ہے سعدیہ مین اور سیر
جو عنایہ مین ہے ساتھہ اوسکے جو غایۃ سروجی اور شرح زیلعی مین ہے
کہ جایز ہے رمی ساتھہ ہر چیز کے کہ اجزاء زمین سے ہے مانند پتھر
اور ڈھیلی اور مٹی گوندی اور گیرو اور نورہ اور ہرتال اور احجار نفیسہ کے
مانند یاقوت اور زمرد اور بلخش اور اوسکی مانند کے اور سات پہاڑی
نمک اور سرمہ کے یا ایک مٹھی مٹی اور زبرجد اور بلور اور عقیق اور
فیروزہ کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے اور چاندی
اور جواہر کے کیونکہ لکڑی اور موتی اور جواہر کہ وہ بڑی موتی

ہوتے ہین اور عنبر اجزای ارض سے نہین ہین اور ہہینگنی سونے
اور چاندی کو نثار کہتے ہین رمی نہین کہتے رد المحتار ــ
رمی کیجاوی ساتھہ چہوٹی کنکریون خذف کے ہون ایسا ہی ہے
محیط مین اور اختلاف ہے چہوٹی کنکریونکے مقدار مین مختار باقلا
کے ہین اور اگر رمی کری ساتھہ بڑے پتھر یا چہوٹے پتھر کے جایز
ہوگا ایسا ہی ہے اختیار شرح مختار مین اور نہین ہے رمی کرنا ساتھہ
بڑے پتھر اور چہوٹے پتھر کے مستحب ہے ایسا ہی ہے تاتارخانیہ
مین عالمگیریہ ــ مختار یہہ ہے کہ کنکریان مقدار باقلا کے ہون
ایسا ہی ہے لباب مین یعنی مقدار فولہ کے اور کہا گیا ہے مقدار چنے
یا کہجور کی گٹھلی کے یا مسور کے ــ نہین جایز ہے رمی اونٹ کی مینگنی
سے اسلئے کہ وہ جنس ارض سے نہین ہے اور فروق اشباہ مین جو
جواز رمی کا ساتھہ اونٹ کی مینگنی کے لکہا ہے وہ خلاف مذہب ہے
اسیلئے مبسوط مین کہا ہے اور بعض متقشفہ کہتے ہین کہ اگر رمی کے ساتھ
اونٹ کی مینگنی کے کافی ہوگی اسلئے کہ مقصود اہانت شیطان ہے اور یہہ
حاصل ہوتی ہے ساتھہ اونٹ کی مینگنی کے اور ہم نہین قایل ہین اسکی شرح لباب ردالمحتار

امام ابو حنیفه	امام شافعی	دیگر علمار
مختلف مین مشایخ کیفیت رمی مین کہا بعض نے پکڑے کنکری کو ساتھ دونون طرف انگوٹھی اور انگشت سبابہ یعنی کلمہ کی انگلی کے گویا کہ عاقد ہے تیس کا اور پہینکدے اسکو ایسا ہے محیط مین عالمگیریہ کہا گیا ہے کہ کیفیت رمی کی کہ رکہے طرف ابہام یعنی انگوٹھی داہنی ہاتھ کو وسط انگشت سبابہ پر اور رکہی کنکری کو ظاہر ابہام یعنی ظاہر انگوٹھی پر گویا کہ عاقد عشر کا ہے پھر پہینکدے کنکری کو اور کہا گیا ہے کہ حلقہ کرے انگشت سبابہ کا اور رکہی اسکو انگوٹھی کے جوڑ پر	نہین مستعین ہے متعارف اور یسنت ہے رمی بصورت خذف کے بخلاف رافعی کے کراونکے نزدیک خذف مکروہ ہے بسبب نہی صحیح کے المعانی البدیعہ	نزدیک امامیہ کے مستعین ہے خذف رمی مین اور نہ کافی ہوگی رمی بدون ہیئت خذف کے المعانی البدیعہ

گویا عاق و دشمن کا ہے - اور کہا گیا ہے کہ پکڑے کنکری کو ساتھ
دو طرف انگوٹھی اور انگشت سبابہ کے اور یہی اصح ہے اسلئے
کہ آسان تر ہے عادت میں ایسا ہی ہے فتح القدیر میں اور ایسا ہی
صحیح کیا ہے اسکو نہایہ اور خلاصہ ولوالجیہ میں اور یہی مراد شارح
صاحب در مختار کی ہے اور یہہ اختلاف اولویت میں ہے رد المحتار
اصح یہہ ہے کہ پکڑی اوسکو ساتھ طرف ابہام اور سبابہ کے اور یہہ خلاف
اولویت میں ہے نہ اصل جواز میں یہان تک کہ اگر رمی کریگا کسی
حال سے جایز ہوگی بشرطیکہ وضعاً نہو نہر الفایق ترتیب جمل
یعنی رکھدینا نہو پھینکنا ہو فقط

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
شافعی مستحب ہے پھر اگر برعکس کری کافی ہے المعانی البدیعہ محل رمی کے تین جمرہ ہین - پہلا جمرہ متصل مسجد خیف کے ہے بیچ کا جمرہ پہلی جمرہ کے متصل ہے اور اخیر جمرہ جمرۃ العقبہ ہے ایسا ہی محیط میں - عالمگیریہ بڑی دروازی مسجد خیف سے ہے	نہین جایز ہے رمی جمار مگر ساتھ ترتیب کے شروع کرے ساتھ اولی کے اور یہہ ہے کہ جو متصل ہے مسجد خیف کے پہر ساتھ وسطے پہر ساتھ سفلہ کی اور سفلہ جمرۃ العقبہ ہے المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی ایک روایت مین برعکس ترتیب کرے کافی ہے المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی

جمرہ اولی تک فاصلہ سات ذراع جاریہ کے ایک ہزار دوسو چون گز
اور چھٹا حصہ ایک گز کا ہے جمرہ اولی سے جمرہ وسطے تک
فاصلہ آٹھ سو چھتر گز کا ہے اور جمرہ وسطے سے جمرہ عقبہ تک فاصلہ
دو سو آٹھ گز کا ہے ایسا ہی نقل کیا ہے قسطلانی نے شرح بخاری مین
قرانی مالکی سے اور مانند اسکی ہے کتب شافعیہ مین بھی پس جو قہستانی
مین ہے سبقت قلم کی ہے رد المحتار - یعنی جامع رموز مین جو
لکھا ہے کہ فاصلہ درمیان جمرہ اولی اور وسطے کے تین سو پانچ گز کا
ہے اور درمیان جمرہ وسطے اور جمرہ عقبہ کے فاصلہ چار سو ستاسی
گز کا ہے اوسکو سبقت قلم سے ہونا رد المحتار مین لکھا ہے -
دوسرے دن نحر کے رمی جمار ثلث یعنی جمرہ اولی جو مسجد خیف کے
متصل ہے اور جمرہ وسطے اور جمرہ العقبہ کے بعد زوال کے سات سات کنکریاں
کرے اور اگر وہ کری رمی کو شروع اوس جمرہ سے جو متصل مسجد خیف کے
ہے اور شروع کرنا اس جمرہ سے ترتیب ہے اور پھر ارہے بعد تمام ہونے
ہر رمی کے کہ بعد اوسکے رمی ہے یہ بعد رمی تیسرے کے اور نہ بعد
رمی یوم نحر کے کہ اوسکے بعد بھی رمی نہین ہے بقدر قرات سورہ بقرہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
آ کے الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر			
کہتے ہوئی درود پڑھتے ہوئے			
اور دعا کرے اپنی لئے اور			
اپنی غیر کے لئی دونوں ہاتھ	مستحب ہے رفع یدین	رفع یدین کیجا ہے	
اوٹھا کے طرف آسمان کی یا قبلہ کے	دعا میں وقت رمی جمرتین کے	بیان المعانی البدیعہ	
پہر رمی کرے تیسری دن نحر کے	المعانی البدیعہ		
اسیطرح پہر لیا تیسرے دن کے	تب تک کرے وقوف کو		نزدیک ثوری کے کچھ کھلاوے
اسیطرح اگر ٹھہری لیکن تیسرے	واسطے دعا کے نزدیک		یا اہراق دم کرے
دن تک اور یہہ احب ہے	جمرتین کے تو کچھ لازم		المعانی البدیعہ
اور اگر تقدیم کری رمی کی	نہیں آتا ہے اوپر		
چوتھی دن زوال پر جائز ہے	المعانی البدیعہ		
اسلئے کہ وقت رمی چوتھی دن			
فجر سے غروب تک ہے			
اور دوسرے دن اور			

تیسرے دن پس وقت رمی زوال آفتاب سے طلوع آفتاب تک ہے
اور جائز ہے اسکا چلا جانا منی سے پہلے طلوع فجر کے جو ہے ڈ
نہ بعد طلوع فجر کے بسبب نہ داخل ہونے وقت رمی کے در مختار
حاصل یہہ ہے کہ ترتیب یعنی کرنا جمرہ اولی سے پہر وسطے سے پہر عقبہ
سے مسنون ہے نہ متعین اور ساتہہ اسکے تصریح کی ہے مجمع وغیرہ
مین اور اسکو اختیار کیا ہے فتح القدیر مین اور کہا لباب مین اکثر
اسپر ہین کہ یہہ ترتیب سنت ہے اور نسبت کیا ہے اسکو شارح لباب نے
طرف بدائع اور کرمانی اور محیط اور سراجیہ کے اور نقل کیا گیا ہے
بحر مین کلام محیط کا پہر کہا اور یہہ صریح ہے خلاف مین اور اختیار
سنتہ مین آخر ہوا کلام صاحب بحر کا اور ایسا ہی اختیار کیا ہے
اسکو اصحاب متون نے مسائل منثورہ آخر حج مین جیسا کہ قریب ہے
کہ آئیگا اور جو نہر الفائق مین ہے کہ صریح اسکا جو محیط مین ہے
اختیار تعین ہے اسمین نظر ہے بلکہ گردانا ہے تعین کو روایت صحیح سے
کہا لباب مین اگر شروع کیا ساتہہ جمرہ عقبہ کے پہر ساتہہ وسطے کے
پہر ساتہہ اولی کے پہر یاد کیا اوسی دن تو اعادہ کرے وسطے اور عقبہ کا

وجوبا یا سنتًا اور ایسا ہی ہے اگر ترک کیا جمرہ اولی کو اور رمی کی
جمرتین اخرتین کے پس رمی کرے اولی کی اور از سرنو کری رمی باقی
کی اور اگر رمی کی ہر جمرہ کے ساتھہ تین رمی کے تمام کرے اولی کو
ساتھہ چار رمی کے پہر اعادہ کرے وسطے کا ساتھہ سات رمی کے
پہر جمرہ قصوی یعنی عقبہ کے ساتھہ سات رمی کے اور اگر رمی کی ایک ایک
کے ساتھہ چار رمی کے تمام کرے ہر ایک کو ساتھہ تین تین رمی کے اور نہ
اعادہ کری یعنی اسلئے کہ واسطے اکثر کے حکم کل کا ہے پس گویا کہ رمی کر لی ہے
دوسرے اور تیسرے کی بعد اولی کے رد المحتار — اگر رمی کی ہو فوق
جمرہ عقبہ سے کافی ہے ساتھہ کراہت تنزیہی کے نہر الفائق — سامنی کہڑا ہو
رمی مین جمرہ عقبہ کے گردانی منی کو داہنی طرف اور کعبہ کو بائین طرف اور کہڑا ہو
جہان دیکہا جاوے موضع اوسکے کنکریونکا ایسا ہی ہے فتاوی قاضی خان مین عالمگیریہ
رمی کیجاوے بطن وادی یعنی اسفل وادی سے اوسکی علی تک ایسا ہی ہے
سراج وہاج مین اور ڈالے کنکریونکو داہنی طرف اور اگر رمی کرے
اعلی وادی سے جایز ہے اور اول سنت ہے مگر عذر سے ایسا ہی
ہے غایت سروجی شرح ہدایہ مین —

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		دیگر علماء
اگر رمی کی فوق جمرہ تو بھی کافی ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے نہر الفایق			
رمی کرے سات بار سات کنکریوں کی پھر اگر پھینکدین ہون سات کنکریاں ایک بار ہو گی رمی ایک سے نہر الفایق رد المحتار اور نہیں جایز ہے رمی کمتر سات بار سے ۔ درمختار	جب رمی کی ہو سات کنکریوں سے ایک بار نہ کافی ہو گی مگر ایک کنکری سے	ناصر بن یحییٰ فقہا	نزدیک عطا کے کافی ہے لیکن تکبیر کہے واسطے ہر کنکری کے ایک تکبیر ۔ نزدیک آصم کے کافی ہے بیچ ساتھ سات کنکری کے ایک ہی بار نزدیک حسن کے اگر جاہل ہے تو کافی ہے ۔ نزدیک باقی زیادہ کے نہیں کافی ہے شمار ساتھہ کا

اگر رمی کے سات بار سے زیادہ جایز ہے در مختار — اور مکروہ
ہے لباب در المختار — ٹھہری بعد تمام ہر رمی کے جسکے بعد رمی
ہے بقدر قراءۃ سورہ بقرہ کے زیادہ کیا لباب میں یا بقدر تین ربع
ایک سیپارہ کے یا بقدر بیس آیت کی کہا شارح لباب نے اور یہہ اقل
مراتب ہے اور اختیار کیا ہے اسکو صاحب ہادی اور مضمرات نے ردالمحتار
بعد تمام ہر رمی کے نزدیک ہر کنکری پہینکنے کے لباب ردالمحتار
کہا لباب میں اور ٹھہرنا نزدیک جمرہ میں اولین کے سنت ہے سب دنون میں ردالمحتار
موالات شرط نہیں ہے درمیان میں رمی کے بلکہ مسنون ہے پس مکروہ ہے ترک موالات کا لباب ردالمحتار

کہا فقہا نے اور سزاوار یہہ ہے کہ ہو	امام شافعی		دیگر علماء
فاصلہ درمیان رامی اور وقوع حصی یعنی کنکری کے پانچ ذراع یا زیادہ اور مذکور ہے اصل میں کہ اگر کھڑا ہوا رامی نزدیک جمرہ کے اور رکھدیا اوسنے کنکر کو نزدیک جمرہ کے کسی طرح کرنا کافی ہوگا اور اگر ڈال دیا	مابین جمرۃ العقبہ کے اور موضع رمی کے بنیاد کے فاصلہ مقدر نہیں ہے	کافۂ علما	نزدیک مالک کے زیادہ میں مقدار ہے ساتھہ یا پانچ ذراع کے نزدیک قاسم کی زیادہ میں ہے مقدر ساتھہ ونش ذراع کے یا پندرہ ذراع کے قدر

اوسکو سیطرح کے ڈالنے کے طور پر کافی ہو جائیگا لیکن مسی یعنی پھر اگر ڈالا
ہوگا بسبب مخالفت قول رسول خدا صلعم کے ایسا ہی ہے محیط مین عالمگیریہ
اور جو فاصلہ درمیان رامی اور موقع رمی کے پانچ ذراع یا زاید کے اور
مکروہ ہے کمتر مقدار پانچ ذراع سے لباب ــ اسلئے کہ رکھ دینا اسکا مین رمی سے
وضع ہے یعنی رکھنا پس نہین جایز ہے باطرح ہے یعنی ڈالنا پس جایز ہے
لیکن اسصورت مین رامی مسی ہوگا بسبب مخالفت سنت کے قہستانی رد المحتار
اور تین ذراع بعید ہے جمرہ سے اور کم تین ذراع سے قریب ہے جمرہ کے
اور فتح القدیر مین مقدر کیا ہے ساتھ ایک ذراع اور اوسکی مانند کے کہا اور
بعض نے کچھہ تقدیر اسکی نہین کی باعتبار عرف کے اور ضد قرب بُعد ہے رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		دیگر علماء
جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے افضل یہ ہے کہ پیادہ پا ہو اور جو رمی کہ اوسکے بعد رمی نہین ہے وہ سوار ہو کے ہو ایسا ہی متون مین عالمگیریہ	مستحب ہے رمی جمرۃ العقبہ کے دن نحر کے سوار ہو کے المعانی البدیعہ	کافہ علماء تمام زیدیہ کے سوار کا حکم	نزدیک کاظم کے زیدیہ مین سے رمی کرے جمرۃ العقبہ پیادہ پا المعانی البدیعہ

حدیث

روایت ہے جابر سے کہ دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ مارتے تھے کنکریاں سوار اپنی سواری پر دن نحر کے اور فرماتے
کہ سیکھو افعال حج کے اسلئے کہ تحقیق مین نہین جانتا کہ شاید کہ مین
حج نکرون پیچھے اس حج اپنے کے نقل کی یہہ مسلم نے —
روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سے کہ دیکھا مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پھینکتے تھے کنکریاں دن نحر کے سوار اونٹنی
بھورا پر نہ تھا وہان مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایک طرف ہو
ایک طرف — نقل کی یہہ شافعی اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جائز ہے رمی سوار ہو کے
ولیکن رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطے مین پیادہ پا افضل ہے
اسلئے کہ رامی ٹھہرتا ہے دعا کے لئے بعد رمی جمرہ اولی اور
رمی جمرہ وسطے کے نہ بیچ رمی جمرہ آخر یعنی عقبہ کے اسلئے
کہ لوٹ جاتا ہے اور سوار قادر ہے لوٹ جانے پر اور اطلاق
کیا ہے افضلیت پیادہ پا رمی کو ظہیر یہ مین یعنی کل رمی پیادہ پا

افضل ہے اور ترجیح دیا ہے اسکو کمال وغیرہ نے در مختار
اور ضابطہ یہہ ہے کہ جو رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے پس
کری وہ رمی پیادہ پا اور وہ رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے وہ رمی
ہے کہ جسکے بعد رمی ہے جیسا کہ گذرا اور جس رمی کے بعد وقوف
نہین ہے اوس رمی کو پیادہ پا نکرے پہر یہہ تفصیل قول ابی یوسف
کی ہے اور واسطے اسکے ایک حکایت مشہور ہے کہ ذکر کیا ہے
اوسکو طحطاوی وغیرہ نے اور یہی مختار ہے سنت کا مشایخ مین
سے مانند صاحب ہدایہ اور کافی اور بدایع وغیرہم کے اور اسی پر
قول امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا بسوچ کر کیا ہے بحرالرایق مین
کہ افضل سوار ہونا ہے کل رمی مین او پر اوس چیز کے کہ خانیہ
مین ہے اور مشی کل مین او پر اوس چیز کے کہ ظہیریہ مین ہے اور
کہا صاحب بحر نے پس حاصل ہوا کہ اس مسئلہ مین تین قول ہین۔
اور ترجیح دیا ہے کمال نے کہ اسکو کشی کل مین افضل ہے اسطرح
کہ ادا اوسکا پیادہ پا اقرب ہے طرف تواضع اور خشوع کے
اور خصوصًا اس زمانہ مین کہ اکثر مسلمان پیادہ پا ہوتے ہین سب

رمی مین پس امن نہین پایا اسے ساتھہ سوار ہونے کے درمیان
ساتھہ زحمت کے اور رمی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے
سوار ہوکے سوا اسکے نہین کہ اسلئے تھی تاکہ ظاہر ہوجاوے
فعل آپکا تاکہ اقتدا کیجاوے ساتھہ اوسکے مانند انکی طواف کی
سوار ہوکے اہ کہا بیچ بحر کے اور اگر کہا جاتا کہ رمی پیادہ پا افضل ہے
مگر رمی جمرہ العقبہ مین بیچ دن آخر کے تو البتہ ہوتی اوسکے لئے وجہ
اسلئے کہ یہہ شخص جانے والا ہے طرف مکہ کی اس ساعت مین
جیسا کہ وہ عادت ہے اور غالب لوگ سوار ہوین پس نہین ہے
ایذا اوسکے سوار ہونے مین باوجود حاصل کرنے فضیلت اتباع
آنحضرت کے کہا شامی صاحب ردالمحتار نے کہتا ہون مین لیکن اس
زمانہ مین دشوار ہے سوار ہونا بعد رمی عقبہ کے اور کثیر وقت کم
ہوجاتا ہے اوس سے محمل اوسکا بسبب کثرت ازدحام کے پس اگر
کہا جاتا ہے کہ یوم اخیر مین رمی کل کی کرے سوار ہوکے البتہ
ہوتی اوسکے لئے وجہہ بہی باوجود حاصل کرنے فضلیت اتباع کے
کل مین بدون ضرر اوسپر اور سوا اوسکی غیر پر اسلئے کہ عادت یہہ ہے

کہ کل سوار ہوتے ہین اپنے ڈیرونمین سے اوس حال مین کہ
جانیوالے ہوتے ہین طرف مکہ کی اور رای ہے نیچ غیر یوم آخر
پس رمی کرے کل کی پیادہ پا رد المختار
یہہ تفضیل یعنی افضل ہونا رمی جمرہ اولی اور وسطے کا پیادہ پا اور جمرہ
عقبہ کا سوار ہو کے روایت کی گئی ہے ابی یوسف سے کہ ذکر کیا
ابن الجراح نے اور وہ بڑے شاگردون عطا بن ابی رباح شاگرد
ابن عباس مین سے تہی اور تہے وہ عالم ساتہہ مناسک کے داخل
ہوا مین اوپر ابی یوسف کے اوس حال مین کہ بیہوش ہوگئے تہے
بیچ فاقہ مین ہوئے پہر جب دیکہا مجکو کہا اے ابراہیم کیا کہتا ہے
تو رمی جار مین کہ پیادہ پا کرے جمع کرنیوالا یا سوار ہو کے پس کہا
مینے رمی کرے جار کے پیادہ پا پس کہا ابو یوسف نے کہ خطا
کی تونے پہر کہا مینے کہ رمی کرے جار کے سوار ہو کے پس کہا
خطا کی تونے کہا مینے پس کیا کہتے ہین امام پس کہا ابو یوسف
نے کہ جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے اوس رمی کو پیادہ پا کرے
اور جس رمی کے بعد رمی نہین ہے اوس رمی کو سوار ہو کے

کرے پہر انکا بیٹا بین ابی یوسف کے پاس سے پس سنا بیٹے
رونا آدمیون اونکے گہر مین پس کہا گیا ہے کہ قضا کی ابو یوسف
نے پس تعجب کیا بیٹے حرص ابو یوسف سے علم پر بیچ مثل اس
حالت کے بٹھاوے —

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد
سزاوار یہہ ہے کہ گرین کنکریان نزدیک جمرہ کی یا قریب اوسی یہان تک کہ اگر گرینگے بعید جمرہ سے نہ جایز ہوگی رمی ایسا ہی ہے محیط مین اور اگر گرین کنکریان پشت رجل پر یا محمل پر اور ثابت رہین اوسپر اعادہ کرے ساتہہ اونہین کنکریونکے رمی کا اور اگر گر جائین محمل سے یا پشت رجل سے قریب جمرہ کے کافی ہوگا ایسا ہی ہے ظہیریہ مین اور اگر گرین کنکریان پشت مرد یا اونٹ پر اگر خود گر جائین قریب جمرہ کے جایز ہے اور	جب پہینکا ہو کنکری کو تو پڑگئی ہو انسان کے کپڑے پر پس جہاڑ ڈالا ہو اوسنے اوسکو پہر پڑگئی ہو جگہ رمی مین نہ کافی ہوگی - المعانی البدیعه	کافی ہوجاویگا

جو نہین نہین جایز ہے عالمگیریہ درمختار —

اور جو نہین نہین جایز ہے یعنی اگر خود نہ گرین جو پشت پر ہون بلکہ ساتھ حرکت کرنے مرد کے یا اونٹ کے گرین یا خود گرین لیکن بعید جمرہ سے گرین تو نہین جایز ہے رد المحتار — اور لباب مین ہے اور اگر گرین کنکریان شاخص سے اطراف میل سے کہ وہ علامت ہے جمرہ کی کافی ہوجایگا اور اگر گرین قبہ شاخص پر اور نہ نازل ہون وسے نہ کافی ہوگا اوسکو بسبب بعد سنکے اور اگر نہ معلوم ہو کہ جگہ رمی مین خود گرے ہین یا جسپر گرے ہین اوسکے جھٹکنی اور حرکت سے سے پس اسمین اختلاف ہے اور احتیاط اعادہ رمی مین ہے اور ایسا ہی ہے اگر رمی کے اور شک ہوا کنکریونکے گرنے مین اپنے موقع پر پس احتیاط اعادہ مین ہے رد المحتار

امام ابوحنیفه	امام شافعی	
اور تکبیر کہی ساتھہ کنکری کے ظاہر الروایت	نہ قطع کرے حج کرنیوالا	ابن عباس
اقتصار ہے اللہ اکبر پر سوا اسکے کہ روایت کیا گیا ہے	تلبیہ ساتھہ اول کنکری کے	اکثر علماء
حسن بن زیاد سے کہ کہی اللہ اکبر واسطے	کہ پہینکا ہوا اسکو جمرۃ العقبہ	
ذلت شیطان اور اسکے گروہ کے اور بعض نے	مین اور ابتدا کرے پہینکنا	
کہا ہے کہ کہے اللھم اجعل حجی مبرورا وسعیی	کنکری کا ساتھہ تکبیر کے۔	
مشکورا وذنبی مغفورا فتح القدیر ردالمحتار	اور ایسا ہی عمرہ کرنیوالا	تمام زیدیہ
یہہ یعنی تکبیر کہنا یہاں افضل کہا ہے	لبیک کہتا رہے یہان تک	سوا ابو ناصر
پس اگر نہ ذکر کرے اللہ کا کچھہ یا سبحان اللہ	کہ شروع کرے طواف	اور باقر
کہے یا لا الہ الا اللہ کہے کافی ہوگا	کو	اور صادق
اور سوا اسکے نہیں کہ نہ ذکر کیا		
دعا کو بعد اسی کے بہ سبب		
نہ وارد ہونے دعا کے		

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	نہ تلبیہ کہی حج کرنیوالا الا بعد وقت کے بلکہ قطع کری تلبیہ کو وقت زوال آفتاب کے دن عرفہ کے۔ روایت دوسری ہے مانند قول شافعی اور عمرہ کرنیوالے کو اگر احرام عمرہ کا باندہا ہے میقات سے تو قطع کری تلبیہ کو جب داخل ہو حرم مین اور اگر احرام باندہا ہے عمرہ کا اوسنے حل سے قطع کری تلبیہ کو جب دیکھے بیت اللہ کو	نزدیک سعید بن المسیب تلبیہ کہی عمرہ کرنیوالا یہان تک کہ دیکھے چہت مکہ کی نزدیک سعد بن ابی وقاص اور عائشہ کے حج کرنیوالا قطع کرے تلبیہ جب جاوے طرف موقف کی۔ نزدیک علی اور ام سلمہ کے قطع کرے حج کرنیوالا تلبیہ کو وقت ظہر یوم عرفہ مین نزدیک حسن بصری کے تلبیہ کہے حج کرنیوالا یہان تک کہ نماز پڑہ لے ظہر کی دن عرفہ کے پہر جب پڑہ لے ظہر کو باز رہے تلبیہ سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسلئے کہ اگر دعا کریگا ٹھہر کے
پس ضرر ہوگا گذرنے والونکا واسطے رمی کے اسوقت مین بسبب
کثرت لوگونکے کہاہے اسکو صاحب بحرالرائق نے ردالمحتار طحطاوی
نہرالفایق مین ہے جمع کیاہے نہایہ مین درمیان کل کے یعنی تکبیر
اور تہلیل اور تسبیح اور اللھم اجعل حجی الخ اور قطع کرے تلبیہ کو ساتھ
اول کنکری کے درمختار — قطع کرے تلبیہ کو ساتھہ اول
کنکری کے یعنی حج صحیح اور فاسد مین مفرد ہو یا تمتع یا قارن اور
کہاگیاہے کہ نہ قطع کرے تلبیہ کو مگر بعد زوال کے اور اگر حلق کیا
پہلے رمی سے یا طواف کیا پہلے رمی سے پس اگر قارن یا تمتع ہو
قطع کرے تلبیہ کو اور اگر مفرد ہو قطع نکرے لباب یہ مقید ہے ساتھہ
محرم بالحج کے اسلئے کہ عمرہ کرنیوالا قطع کرے تلبیہ کو جبکہ استلام
کرے حجر کا اسلئے کہ طواف رکن عمرہ کاہے پس قطع کرے تلبیہ کو
پہلے شروع سے اوسمین اور ایسا ہی ہے فوت کرنیوالا حج کا حلال
ہوجائیگا ساتھہ عمرہ کے پس ہوگیا مانند عمرہ کرنیوالے او محصر کے
کہ قطع کریگا تلبیہ کو جبکہ ذبح کریگا اپنی ہدی کو اسلئے کہ ذبح واسطے

حلال ہونے کے سبب ہے اور قارن جب فوت ہوجاوے اوس سے
حج قطع کرے تلبیہ کو جبکہ شروع کرے طواف ثانی مین اسلئے
کہ حلال ہوجائیگا اوسکے بعد بحر رد المحتار
اور ایسا ہی ہے قطع کرے تلبیہ کو اگر مقدم کرے طواف زیارت کو
رمی اور حلق اور ذبح پر یا مقدم کرے حلق کو رمی پر یا مقدم کرے
ذبح کو رمی پر اوس حال مین کہ متمتع ہے یا قارن نہ مفرد معتمر قطع کرے
تلبیہ کو جب استلام کرے حجر کا اور ایسا ہی ہے جسے فوت ہوجاوے
وقوف عرفہ اسلئے کہ وہ حلال ہوجائیگا ساتھہ عمرہ کے پس حکم اوسکا
حکم عمرہ کا ہے ابتداءً اور محصر قطع کرے تلبیہ کو جسوقت ذبح کرے
اپنی ہدی کو اور قارن جب فوت ہوجاوے اوسے حج قطع کرے
جسوقت کہ شروع کرے طواف ثانی مین طحطاوی — ۲

امام ابو حنیفہ

جب تاخیر کی ہو رمی مین رات تک اور
رمی کی ہو رات مین تو لازم نہین آتا ہے
اوسپر دم

پھر اگر یاد نہ کیا رات مین یہان تک کہ
آگیا غد پس لازم ہے اوسپر رمی غد مین
اور لازم ہے اوسپر دم —

نزدیک ابی یوسف و محمد کے نہین لازم
آتا ہے اوسپر دم —

اگر ترک کری ایک کنکری یا دو کنکری
یا تین کنکری یا چار تو اوسپر لازم ہے
صاقہ دینا نصف صاع بعوض ہر کنکری کے

المعانی البدیعہ

امام شافعی

جب تاخیر کرے رمی مین رات تک پس نہین لازم
آتا ہے اوسپر کچھ پھر اگر رمی کری رات مین
کافی ہوگی اور اگر تاخیر کی ہو رمی مین غد تک
اور رمی کی غد مین کافی ہوگی اصح قولین مین

جب تاخیر کی ہو رمی جمرہ عقبہ مین عمداً تو [illegible]
لازم آتا ہے اوسپر دم —

جب چھوڑ دیا ایک کنکری کو تیسرے دن سے
پس بیچ اوسکے تین قول ہین ذکر کیا ہے
اسکو ہمنے مغرب مین —

اگر ترک کیا ہو تین کنکریونکو یا زیادہ کو
پس لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر چھوڑ دیا
ہے جمیع جمرات کو پس صحیح تر دو قولون
سے یہہ ہے کہ لازم آتا ہے اوسپر
ایک دم +

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
ایک روایت مین جنب ت سو جاوے رمی یہان تک کہ دوب گیا سو آفتاب تب رمی کری تو بہر دو رمی کرے فردا کو بعد زوال کے اگر ترک کیا ہو ایک کنکری کو پس اسمین روایات ہین ایک روایت مین دینا ایک مد طعام کا ہے دوسری روایت مین ایک قبضہ ہے طعام تیسری روایت مین نہین لازم آتا ہے اوسپر کچہہ چوتہی روایت مین لازم آتا ہے اوسپر دم موافقت کی ہے شافعی کی لازم آتا ہے اوسپر دم اسمین کہ جب ترک کرے تین کنکریان المعانی البدیعہ	جب ترک کی ہو رمی دنین راتین رمی نکرے اور لازم آوے اوسپر دم ساتہہ روایت جو ہے امام احمد کے تاہل مین موطا مین ہے کہ جب بہول جاوے جمرہ کو بعض ایام منی مین پہر یاد کری اوسکو یہان تک کہ لوٹ آئے پس اوسپر لازم ہے ہدی اور حکایت کیا ہے حاکم نے موطا مین جب ترک کرے کنکری کو اراقہ کری دم کے امی پر جمرہ مین یا چار مین ہر ایک مین اوسمین ایک بدنہ ہے پس اگر نپاوی پس ایک گائی ہے المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کی نہ رمی کری شب کو اگرچہ اونٹوالا اونٹونکا او چرانے رات کو رمی نکرے نزدیک اسحاق کے بہی اگر عمدا ترک کیا ہو رمی رات تک رمی کری اور اوسپر دم لازم ہے نزدیک حسن بصری کے جب ترک کرے ایک جمرہ کو صدقہ دوے ایک مسکین کو نزدیک مجاہد کے اگر ترک کیا ایک کنکری کو یا دو کنکری کو پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچہہ — نزدیک طاؤس کے جسنے رمی چار کی کی ہو ساتہہ چہہ کے پہینکا ہے ایک کہجور یا ایک لقمہ المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی	دیگر علماء
اگر ترک کیا رمی ساری کو یا رمی کو ایک دن مین یا پہلے رمی کو یا اکثر رمی ایک دن کو لازم آئیگا دم دینا درمختار سوا اسکے نہین کہ واجب ہوتا ہے تہا ترک ساری رمی کی ایک دم اسلئے کہ جنس متحد ہے جیسا کہ حلق مین ہے اور ترک ساری رمی کا سوا اسکے نہین کہ متحقق ہوگا ساتھہ غروب آفتاب کے آخر دنہین ایام رمی مین سے اور وہ چوتھا دن نحر کا ہے اسلئے کہ رمی کا دن ہونا معروف نہین ہے مگر انہین دنون مین اور جب تک کہ ایام رمی کے باقی رہین اعادہ ممکن ہے پس رمی کریگا اور ترتیب کے ساتھہ تاخیر کے	جب جلدی کری تیسرے دن نہین یہان تک غروب ہوا آفتاب لازم آئیگا اسکو قیام کرنا اور شب باشی یہانتک کہ رمی کرے تیسری دن — رمی واجب ہے پس جبر رمی کا ساتھہ دم کے ہے بخوت ہوجانے رمی کے اور نہین ہے رکن کہ تمام نہو حج بدون اسکے المعانی البدیعه	نزدیک حکیم و حماد اور اوزاعی و عبد الملک الماجشون کے اگر ترک کیا ہو ایک کنکری یا دو کنکری پس نہین لازم ہے اور برام نزدیک عطا کے جسنے رمی کی ہو ساتھہ چہ کے اگر ہو غنی اراقت کری دم کے اور اگر ہو مفلس تو تین روزہ رکہے۔ المعانی البدیعه

واجب ہوگا دم نزدیک ابی حنیفہ کے برخلاف امام محمد اور امام ابی یوسف کے
بحر ترک کرنا اکثر رمی ایک دن کا مانند ترک کرنیکی ہے چار کنکریان یا زیادہ کی
دن نحر مین یا گیارہ کنکریان مابعد یوم نحر مین اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی ایک
رمی کی اسی پر اگر ترک کیا کم کو چار سے یا تاخیر کی کم کی چار سے پس لازم
آئیگا اوسپر بعوض ہر کنکری کے صدقہ مگر یہہ کہ پہونچ جاوے صدقہ قیمت
دم کو نہیں کم کرے اوسے جو چاہے لباب رد المحتار

اگر ترک کیا جمرہ عقبہ کو باقی دنوں مین سوائے دن نحر کے لازم آئیگا اوسکو صدقہ
دینا اسلئے کہ رمی جمرہ عقبہ اقل رمی ہے بقیہ ایام رمی مین بخلاف یوم اول کے
کہ رمی جمرہ عقبہ کل رمی ہے منتہی رد المحتار نہین جایز ہے رمی کمتر سات بار سے منحا
اسلئے جب ترک کریگا رمی کو سات مین سے اکثر کو لازم آئیگا اوسپر دم جیسے کہ
لازم آتا ہے دم اگر نہ رمی کی ہو بالکل اور اگر ترک کیا ہو کمتر سات بار مین
سے مانند تین بار یا تین بار سے کم تو لازم آئیگا اوسپر بعوض ہر کنکری کے صدقہ دینا رد المحتار
اور جایز اوسکو چلا جانا منی سے پہلے طلوع فجر چوتھے دن کے سے
اور لیکن چلا جاوے پہلے غروب آفتاب تیسرے دن کے پس اگر نہ گیا یہان
تک کہ غروب ہوگیا آفتاب تیسرے دن کا مکروہ ہوگا اوسکو جانا یہان

رمی کرے چوتھے دن اور اگر چلا گیا رات سے پہلی فجر چوتھی دن کے نہ لازم آئیگا اوسپر کچھہ اور تحقیق برا کیا اور کہا گیا ہے کہ نہیں جایز ہے اوسکو کہ جاوے بعد غروب آفتاب تیسری دن کے پس اگر چلا جائیگا لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر چلا گیا بعد طلوع فجر یوم رابع کے پہلے رمی سے لازم آئیگا اوسپر دم اتفاقاً لباب اور نہیں فرق ہے اسمیں درمیان مکی اور آفاقی کے جیسا کہ بحر رایق میں ہے رد المحتار تیسرے دن ایام نحر میں سے ملقب ہے ساتھہ یوم النفر الاول کے اسلئے کہ جایز ہے اوسکو چلا جاوے اوسمیں بعد رمی کے اور یوم رابع اخیر ایام تشریق کا ہے نام رکھا جاتا ہے یوم النفر الثانی سے فتح القدیر رد المحتار —

امام شافعی جب عاجز ہوجاوے مریض بنفسہ رمی کرنے سے جایز ہے نایب کر لینا رمی کے لئے دوسرے شخص کو تو کافی ہوجائیگی رمی دوسرے شخص کی اسکے لئے اور نہ لازم آئیگا اوسپر کچھہ المعانی البدیعہ

نہین ہے صحیح رمی ان دلون مین بعد زوال شمس سے باتفاق چارون اماموں کے مگر نزدیک ابو حنیفہ رح کے جایز ہے رمی یوم ثالث مین طلوع فجر سے مع الکراہتہ اور نزدیک شافعیون ورمالکیون اور حنبلیون کے مستحب ہے کہ جسوقت ڈہل جاوے شمس یہہ کہ مقدم کرے رمی کو صلوٰۃ ظہر پر اور مستحب نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے یہہ ہے کہ جسدن رمی کرے غسل بہی کرے مگر خلاف ہے مالکیون کا اور شرط نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون کے ترتیب ہے درمیان جمرات کے اور کہا حنفیون نے ابتدا کرے جمرہ اولی سے اور وہ قریب مسجد خیف کے ہے اور مارے اوسکی سات سنگریزہ ہر ایک علیحدہ دوسری سے پہر کچہہ تہوڑا اوس سے گذر جاوے اور چہوڑے اوسکو پیچہے اور کہڑا ہووے ایسے مقام مین جو نہ لگی تہا اوسپر سنگریزہ اور متوجہ ہووے قبلہ کیطرف اور تعریف کرے اللہ کی اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کرے اور دعا مانگے بقدار سورہ بقرا اور یہہ مستحب ہے اگر ممکن ہووے بغیر ایذا پہر آوے جمرہ ثانی کو اور

کرے یہان جو کیا اوسنے جمرہ اولی مین اور ٹھہرے واسطے دعا کے
جسقدر ٹھہرا ہے جمرہ اولی مین اور پہر آوے جمرہ ثالث کو اور اسکا
نام جمرہ عقبہ ہے کہ رمی کیا اسکو یوم نحر مین پس رمی کرے اسکی
اور نہ کہڑا ہوا دعا کیواسطے وہان اور رمز یہی ہے کہ دعا مستجاب
ہوتی ہے نزدیک جمرات کے اور مروی ہے حضرت انس سے
کہ ایک انصاری نے سوال کیا رسول اللہ صلعم سے کیا معنی ہین
مشاعر کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشا جاتا ہے
گناہ کبیرہ بدلہ ہر سنگریزہ کے جو پہنکتی ہین اوسکو پہر رمی کرے یوم
ثالث ایام تشریق سے جیسا کہ رمی کیا اول دنین اور مستحب ہے نزدیک
شافعیون کے فقط خطبہ پڑہے اسی دنین بعد ظہر کے اور سکہلاوے
اوس خطبہ مین لوگونکو کیفیت چلنے منی کے اور ما بعد منی کے جو اور
چیز ہے اور یہہ آخری خطبہ چار وان خطبون حج سے ہے نزدیک
شافعیون کے کیونکہ اول خطبہ ساتوین تاریخ ذی الحجہ مین ہے اور
دوسرا یوم عرفہ مین ہے اور تیسرا یوم نحر مین اور چوتہا یہہ ہے
اور نزدیک حنبلیون کے نہین ہے اول خطبہ اور باقی تینون خطبہ

ہین اور نزدیک حنفیون اور مالکیون کے تین خطبہ ہین اول ساتوین تاریخ مین اور دوسرا عرفہ مین او تیسرا جسدن جاوے منی سے پس رمی کرے اوس دن مین اگر نہووے جانا یوم ثانی مین اور افضل نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ رمی کرے سوا اسے دن جانیکے پیادہ اور جانیکے دن مین سوار اور حنفیون کے نزدیک کل رمی سوار ہوکر افضل ہے اور مذہب شافعیونکا یہہ ہے کہ اگر ترک کرے رمی واجب ہے اوسپر جزا اور تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ اگر متروک جمیع رمی ایام تشریق اور یوم نحر کا ہے لازم ہے اوسپر ایک قربانی اور یہی اگر متروک تین سنگریزہ یا زیادہ اس سے ہین لازم ہے اوسپر دم اور اگر ترک کیا اوسنے ایک سنگریزہ کو لازم ہے اوسپر ایک مد طعام اور تقسیم کرے اوسکو مساکین حرم پر اور دو سنگریزون کے ترک کرنے سے لازم اوسپر دو مد طعام ہے اور حنفیون کے نزدیک اگر ترک کیا اوسنے جمیع رمی کو یا رمی جمرہ عقبہ کو یوم نحر مین یا اکثر اسسے لازم ہے اوسپر قربانی کرنا اور اگر ترک کیا اوسنے ایک یا دو سنگریزہ دو جب

ہے اوسپر بدلہ ہر سنگریزہ کے نصف صاع گیہون سے یا ایک
صاع چھوارون یا جو سے اور اگر ترک کیا اوسنے مارنا تینون جمرہ
کا کسی دنہین ایام تشریق سے یا اکثر نصف جمرون سے لازم اوسپر
قربانی ہے اور اگر متروک کم نصف سے ہے بدلہ ہر سنگریزہ کے
نصف صاع گیہون یا ایک صاع چھوارے یا جو سے واجب ہے
اوسپر اور اگر موخر کیا جمرۂ عقبہ کو دوسرے دن تک لازم اوسپر دم ہے
نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور نزدیک صاحبین کے نہین ہے اوسپر کوئی چیز
مگر گنہگار ہے اور اگر موخر کیا اوسنے دو یا تین سنگریزونکو اپنی وقت
سے دوسرے دن تک تو نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے لازم ہے
اوسپر نصف صاع گیہون یا ایک صاع جو چھوارہ دینے اور نزدیک
صاحبین کے نہین ہے اوسپر کوئی چیز اور نزدیک ابو حنیفہ رح کے
اگر موخر کیا اوسنے چار سنگریزہ یوم ثانی تک یا ترک کیا اوسنے
بالکل سنگریزونکو گیارہوین تاریخ اور ادا کیا اوسنے اوسکو
بارہوین تاریخ مین اور یا ترک کیا بالکل رمی کو بارہوین تاریخ مین
اور ادا کیا تیرہوین تاریخ مین لازم ہے اوسپر دم نزدیک ابو حنیفہ

رم کے اور نزدیک مالکیون کے اگر ترک کرے جمیع کو یا ایک جمرہ کو
لازم اوسپر قربانی ہے اور مذہب حنبلیہ کا یہہ ہے کہ جسوقت
ترک کرے جمیع کو یا رمی یوم نحر کو یا رمی کسی دن ایام تشریق سے
یا ترک کرے ایک جمرہ کے رمی واجب اوسپر قربانی ہے اور
اگر ترک کیا اوسنے ایک سنگریزہ لازم اوسپر ایک مد طعام ہے
ایک روایت مین اور ایک مٹھی طعام ہے دوسری روایت
مین اور قربانی ہے تیسری روایت مین اور نزدیک حنبلیون
کے اگر موخر کیا اوسنے کل کو اور کرے سب کو ایام تشریق مین
ترتیب وار اور ترتیب کی تفصیل یہہ ہے رمی کرے جمرۂ عقبہ کو سات
نیت یوم نحر کے پھر رمی کرے جمرہ اولی کو یوم اول ایام تشریق
کی نیت سے پھر رمی جمرۂ ثانیہ اور ثالثہ کو بھی یوم اول کے
نیت سے کرے اور نہین ہے صحیح نزدیک حنبلیون کے کسی قسم
کی رمی کے قضا اگر ساتھہ نیت کے اور نہین ہے یہی رمی صحیح رات
مین اور نہ قبل زوال کے اور کہا علماء حنبلیون نے اگر ترک کرے
ایک سنگریزہ کو کسی جمرہ سے نہین ہے رمی بعد اوس جمرہ کے

اور اگر نہین جانتا تہا کہ کونسا جمرہ اوسنے ترک کیا رجوع کرے اور
تامل کرے تاکہ یقین اوسکو آوے اور مروی ہے کہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ جسوقت فارغ ہوئی بناء بیت اللہ سے آسے اونکے
پاس جبرئیل علیہ السلام پس سمجہایا اونکو طواف کو پہر آسے جمرہ عقبہ
کو دیکہا اونہون نے شیطان کو پس اوٹہایا جبرئیل علیہ السلام نے
سات سنگریزونکو اور دیا ابراہیم علیہ السلام کو اور کہا جبرئیل علیہ السلام
نے کہ مار ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ اور تکبیر کہہ اور جسوقت کیا حضرت ابراہیم
خلیل اللہ نے یہہ فعل غایب ہوگیا شیطان اور جسوقت آیا طرف
جمرہ وسطے کے پہر ظاہر ہوا شیطان پس دیا حضرت جبرئیل نے
سات سنگریزونکو اور کہا کہ مار انکو جسطرح پہلے ماری تہی تونے
اور تکبیر کر جسوقت کیا حضرت ابراہیم نے یہہ فعل غایب ہوا شیطان
پہر آسے طرف جمرہ قصوی کے کیا اونسے وہ فعل جو پہلے دفعہ
کیا تہا اور یہہ اصلیت ہے رمی جمار کی اور مذہب تینون اماموں کا
سواسے حنفیون کے یہہ ہے کہ رہنا راتین اور دوسرے
دن ایام تشریق کے ایام تشریق سے واجب ہے منی مین اور

ایسے حکم ہے تیسری رات کا ایام تشریق سے اگر نہ ہو وسے جانا
منی سے یوم ثانی ایام تشریق سے غروب شمس تک اور لازم
ہوتا ہے اوسکو رمی تیسرے دن ایام تشریق سے اور اگر گیا دوسرے
دن پہلے غروب سے ساقط ہوا تیسری رات کا رہنا اور تیسرے
دن رمی کرنا اور رہنا بہتر ہے بالاتفاق اور کہا حنفیون نے رہنا
منی مین لیالی منی مین سنت ہے اور چھوڑنا اوسکا مکروہ ہے اور بہتر یہہ ہے
کہ ساری رات وہان رہے اور واجب یہہ ہے کہ نصف رات سے
زیادہ رہے اور ایسی ہی شافعیون اور مالکیون کا مذہب ہے اور
اگر چھوڑ دیا اوسنے رہنا تینون راتون مین نزدیک شافعیون اور
حنفیون اور مالکیون کے اوسپر قربانی ہے اور اگر نہ رہا
ایک رات لازم ہے اوسپر ایک مد نزدیک شافعیون اور حنبلیون
کے ایک روایت مین اور دوسری روایت مین قربانی ہے
اور تیسری روایت مین درہم یا نصف درہم اور نزدیک مالکیون
کے لازم ہے اوسپر قربانی اور اگر نہ رہا دو رات لازم ہے
نزدیک شافعیون کے اوسپر دو مد اور ایک روایت مین شافعے

اور صورت یہہ ہے کہ لازم اوسپر ایک باد تو درہم ہے اور نزدیک
مالکیون کے اوسپر قربانی ہے اور یہہ روایت احمد سے بہی نقل
کی گئی ہے اور یہہ حکم غیر معذور کا ہے اور اگر اوسنے رہنا ترک
کیا ہووے عذر کے سبب نہین ہے اوسپر کوئی چیز نزدیک
شافعیون اور نزدیک مالکیون کے واجب ہے ندی بسبب
نہ رہنے رات کے اگرچہ ہوئی نہ رہنا بسبب ضرورت کے اور کہا
حنبلیون نے نہین ہے اوپر اہل سقایہ کے یعنی آل عباس اور
چرانے والون پر رات رہنا منی مین مگر غروب تک منی مین
رہے اس تقدیر مین اوسپر لازم رات کا رہنا ہے اور نہ آل
عباس پر — از مناسک صغیر ابن جماعہ

محصب میں ٹھہرنا بعد تیسرے دن نحر کے

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
اوترنا محصب مین کہ وہ ایک موضع ہے درمیان منی اور مکہ کے بیچ شب چہارم کے مستحب ہے اور نسک نہین ہے المعانی البدیعہ	اور جب جاوے حاجی منی سے طرف مکی کی تیسرے دن نحر کے کہ یوم نفر اول ہے یا چوتھی دن کہ آخر ایام تشریق اور یوم نفر ثانی ہے اوترے محصب مین اور یہہ اوترنا سنت ہے اگرچہ ساعت بھی سراج وہاج مین ہے کہ توقف کرے ویسلین اپنی سواری پر بھی پس حاصل ہو گی ساتہ اسکی اصل سنت اور اسی پر کمال سنت پس وہ ہے جو ذکر کیا ہے اوسکا کمال یہ کہ پڑہے محصب مین ظہر اور عصر اور مغرب و عشا اور سوئی خفیف سونا پھر آئی مکہ مین یہہ بحر الرائق مین ہے

اور شرح نقایہ قاری مین ہے اور اظہر یہہ کہ کہا جاے اوترنا
محصب مین سنت کفایہ ہے اسلئے کہ یہہ جگہہ نہین سعیت کہنی
سب حاجیونکے لئے اور لائق ہے امیرون حج کو اور اورونکو سوا
اونکے اوترنا محصب مین اگرچہ ساعت بہر ہووے اسلئے اظہار طاعت
کے اور محصب ساتہہ ضمہ میم اور فتحہ حای مہملہ اور صاد مہملہ مشددہ کے
ابطح ہے اور نہین ہے مقبرہ محصب مین سے اور کہا جاتا ہے اسکو
بطحا اور خیف فارسی کہا فتح القدیر مین وہ فنای مکہ ہے دارا اسکی
مابین دو پہاڑونکے ہے متصل ساتہہ مقابر کے طرف اون پہاڑونکے
کہ مقابل مین اسکی جڑ ہای مین بائین طرف اوس حال مین کہ تو جاتا ہو
طرف منی کی یہ ارتفاع بطن وادی سے درمختار ۔ ردالمحتار
جسوقت جاوے منی سے اوترے محصب مین بالاتفاق درانحالیکہ
حمد اور شکر کرنیوالا اور مطیع ہووے اور خوش ہووے پورا کرنے
افعال حج سے اور محصب وہ مکان ہے کہ ہے مابین اوس پہاڑ کے
جو قریب اوسکے مقابر مکہ ہے اور وہ پہاڑ جو مقابل اوسکے مصعداً جانب چپ مین
اور درانحالیکہ کہ تو جانیوالا ہو منی کیطرف اور وقت چڑہنے کے

بطن وادی سے اور نہیں ہے مقبرہ اوس کے اور کہا جاتا ہے
اوسکو ابطح اور خیف بنی کنانہ اور پڑھے وہان ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشاء کو اور تھوڑی دیر سو وے پھر چلے طرف بیت الحرام کی
اور کرے طواف وداع اگر عمرہ نکیا ہووے اوسنے قبل سے نہ حج کے
ساتھہ اور نہ تنہا اور وہ مستطیع ہے سو وہی واجب ہے اوسپر
عمرہ ایک مرتبہ مثل حج کی نزدیک شافعیون اور حنبلیون اور ایک
جماعت حنفیون کے اور نزدیک دوسری جماعت حنفیون کے عمرہ
سنت ہے اور یہہ ہی مذہب مالکیہ کا ہے اور جسوقت ارادہ کرے
مکہ سے عمرہ کا مستحب نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ طواف کرے
بیت اللہ کا پھر پڑھے دو رکعت طواف کی پھر بوسہ دیوے حجر اسود
کو پھر نکلے عمرہ کیطرف اور مذہب مالکیون کا یہہ ہے وہ شخص کہ جو خارج
ہووے مکہ سے جعرانہ کیطرف تاکہ عمرہ کرے اور وداع کرے ساتھہ
طواف کے اور بخلاف جعرانہ اور تنعیم کیطرف اور لازم ہے اوسپر
نزدیک چارون اماموں کے یہہ کہ خارج ہووے حل کیطرف اگرچہ ایک

قوم ہووے اور نہین ہے لازم احرام اون مسجد والنے جو شہر
ساتہہ ساجد عائشہ رضا کے ہین اور نہین ہے صحیح نزدیک شافعیون
اور حنبلیون کے جب تک وہ محرم بالحج ہے اور نہین ہے صحیح نزدیک
اون دونون کے احرام اوسکا جب تک مقیم ہووے منی مین واسطے
رمی کے اور نزدیک حنفیون کے جسوقت احرام کرے عمرہ کے
واسطے بعد وقوف عرفات اور قبل طواف کے لازم ہے اوسپر
چہوڑنا عمرہ کا اور اگر نہ چہوڑا اوسنے عمرہ کو صحیح ہوتا ہے ادا
اوسکا اور لازم ہے اوسپر قربانی اور اگر چہوڑ دیا اوسنے عمرہ کو
بہی لازم ہے اوسپر قربانی اور ایک عمرہ اور نزدیک حنفیون کے
جایز ہے سال تمام مین مگر مکروہ ہے پانچ دن مین ایام تشریق
اور عرفہ اور نحر مین اور نزدیک مالکیون کے عمرہ جایز ہے
سال تمام مین مگر ایام منی مین حاجی کے لئے اور جسوقت ارادہ
کرے احرام عمرہ کا حل سے غسل کرے اور نکالے سلے ہوئے
کپڑے نکوا ور پہنے دو کپڑون احرام اپنی کی اور پڑہے دو رکعت
احرام کے واسطے اور احرام کرے عمرہ کیواسطے چنانچہ باب احرام

مین بیان گذر چکا اور رکہے زبان سے اور نیت کرے دل سے ای بارخدایا
تحقیق ارادہ کیا مین نے عمرہ کا پس آسان کر اوسکو میرے واسطے اور قبول کر
اوسکو مجہسے اور مت دور کر مجہکو اوسپر اور برکت کر میرے واسطے عمرہ مین
ارادہ کیا مین نے عمرہ کا اور احرام کیا مین نے اوسکے واسطے خاص اللہ کے
واسطے حاضر ہون تیری خدمت کیواسطے ای بارخدایا اور حاضر ہون
تیری خدمت کیواسطے اور نہین ہے شریک تیرا اور حاضر ہون تیری
خدمت کیواسطے اور تحقیق حمد اور نعمت خاص تیری واسطے ہے اور ملک
اور نہین ہے کوی شریک تیرا اور جسوقت مین کہین اوسنے یہہ باتین منعقد ہوگیا
احرام اوسکا عمرہ کیواسطے بالاتفاق در حرام ہے اوسپر وہ چیز جو حرام ہے
محرم حج کے لئے اور ارادہ کرے مکہ کا اور انکا لبیک تلبیہ اور ذکر کرنیوالا
ہووے اور داخل ہووے مکہ مین اور مسجد حرام مین اوس سنت کے ساتہہ جو ذکر
ہوا باب دخول مین اور قطع کرے تلبیہ کو نزدیک تینون اماموں کے سوا
مالکیون کے اور کہا ابن حاجب مالکی نے عمرہ کرنیوالا ہے موافقت سے اور
جسے حج فوت ہوا ہووے تلبیہ کرے رویت بیت اللہ تک اور تحقیق
عمرہ کرنیوالا اقرب سے چنانچہ تنعیم تلبیہ کرے بیوت مکہ تک یا مسجد حرام تک

اور مشہور نزدیک مالکیون کے وہ ہے جو مدون مین آیا وہ یہہ ہے کہ عمرہ کرنیوالا
میقات سے جسوقت داخل ہووے حرم مین قطع کرے تلبیہ کو اور ایسے ہی
حکم ہے فوت کرنیوالی حج کیواسطے اور جسوقت داخل ہووے مکہ یا مسجد الحرام
مین طواف کرے بیت اللہ کا ساتھہ دفعہ اور ارادہ کرے اس طواف
سے طواف عمرہ اور رمل کرے بالاتفاق اور اضطباع کری نزدیک
تین اماموں کے غیر مالکیون کے پھر پڑھے دو رکعت طواف کی اور عود کری
حجر اسود کی طرف اور بوسہ دیوے اور خارج ہووے دروازہ صفا سے
اور سعی کرے ساتھہ دفعہ صفت مذکور پر جو ہمنے ذکر کیا طواف اور
سعی مین اور جسوقت فارغ ہووے سعی سے ذبح کری ہدی کو اگر ہدی
اسکے ساتھہ ہووے پھر حلق کرے یا قصر کرے تاکہ حلال ہووے
اب سب کے نزدیک چارون اماموں کے مگر حنفی چنانچہ ابو منصور نے
اپنی مناسک مین کہا ہے کہ کہتے ہین کہ جسوقت لیجاویگا وہ ہدی کو
نہین حلال ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے اپنی احرام پر نہ حلق کرے
نہ قصر یہان تک کہ ذبح کیا ہدی کو یوم نحر مین چنانچہ پہلے
بیان ہو چکا — از مناسک صغیر ابن جماعہ

چوتہا فرض حج کا ترتیب افعال ہے

یعنی

اول احرام بعد ازان وقوف بعرفہ بعد ازان طواف الزیارت
جو ایک اسکے فوت ہوا حج ادا نہوا

طواف وداع

حاشیہ	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
حسن عطا حکیم حماد ثوری اسحاق ابو ثور	طواف وداع ایا نسک ہے کہ جسکا تارک اوسکے ترک سے دم ہا نہین دو قول ہین ایک قول مین نسک ہے واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم دوسرا قول یہ ہے کہ نہین ہے نسک نہین آتا ہی اوسکی ترک سے دم بلکہ مستحب ہے المعانی البدیعہ	نسک ہے طواف وداع واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم المعانی البدیعہ
	واجب ہے طواف وداع اوسپر جو نکلا ہو اپنی گہر سے قریب ہو مکہ سے یا بعید جب طواف کیا ہو وداع کا پہر حاضر ہوئی اوسکو فرض نماز پہر بیٹھا ہو اوسکو نہ لازم آئیگا اوسپر اعادہ طواف کا المعانی البدیعہ	جو مواقیت مین تہا ہو یا داخل مواقیت ہو اوسپر طواف وداع نہین واجب ہے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق ساتھ قول شافعی	متفق ساتھ قول دوسرے شافعی	مختلف ہے روایت مجاہد سے پس روایت کیا ہے مجاہد سے قول مانند قول حسن کی اور اسکے موافقین کے اور روایت کیا گیا ہے مانند قول مالک المعانی البدیعہ
		نزدیک عطا کے لازم آیگا اوپر اعادہ طواف کا ۔ المعانی البدیعہ

دیگر علماء		امام شافعی	امام ابوحنیفہ
نزدیک عطا کے اگر لوٹا ہے بعد نکل جانے حرم سے نہ ساقط ہوگا اوسی دم اور اگر لوٹ آیا ہے پہلے نکل جانے حرم سے ساقط ہو جائیگا اوسی دم المعانی البدیعہ	سفر الی یوم	طواف وداع کرکے اقامت کر واسطے خریداری اسباب سفر کے مضر نہیں ہے اور اسیطرح عیادت مریض کی اذا لم یعرج له اور جسکو ترجیح دیا ہے عبد الرؤف نے شرح مختصر میں وہ یہ ہے کہ عیادت مریض اور زیارت صدیق اور اوسکی مانند سے بعد طواف وداع کے اعادہ طواف لازم آتا ہے جب فارغ ہوجاوے آفاقی حج سے اور نیت کرے اقامت مکہ کی تو نہیں ہے طواف وداع اوسپر المعانی البدیعہ اگر نکلا ہو بدون کئے طواف وداع کے لوٹ آئے اور طواف وداع کرے پس اگر نہو وہ جگہ جہاں سے لوٹا ہے بقدر مسافت قصر کے ساقط ہوگا اوسی دم اور اگر ہو وہ جگہ بقدر مسافت قصر کے تو ساقط نہوگا اوسے دم المعانی البدیعہ	اعادہ طواف لازم نہیں آتا ہے اگر اقامت کرے ایک مہینہ یا دو مہینہ المعانی البدیعہ اگر نیت کی ہو اقامت کی بعد اوسکے کہ حلال ہوگیا ہو اور اوسکو نفر اول نہ ساقط ہوگا اوس طواف وداع المعانی البدیعہ

جسوقت فارغ ہوویں حاجی افعال حج سے اور ارادہ کریں رہنے مکہ کا نکرے
طواف وداع یہہ مذہب حنبلیوں کا ہے اور جسوقت ارادہ کرے چلنے کا سے
واجب ہے اوسپر نزدیک شافعیوں کے طواف وداع برابر ہے کہ وطن اوسکا حرم
ہے یا خارج حرم اور نزدیک حنبلیوں کے واجب ہے طواف وداع اوس شخص پر
جو جاتا ہے وطن کیطرف اور ترک کرنے سے واجب ہے اوسپر
قربانی اور نزدیک حنفیون کے طواف وداع واجب ہے
اور اوسکے ترک کرنے سے یا اوسکے اکثر کے ترک کرنے سے لازم ہے
قربانی اگر نہو سکے اوسی قربانی باقی رہیگا ذمہ وار او طواف وداع
مستحب ہے نزدیک مالکیون کے اور نہین ہے قربانی اوسکی ترک کرنے مین
اور نہین ہے حایض و نفاسہ پر طواف وداع بالاتفاق اور بہتر یہہ ہے
کہ کرے طواف وداع کو بعد فارغ ہونے جمیع مناسک حج سے اور
نہ ٹھہری بعد طواف وداع مکہ مین نہ رمل ہے طواف وداع مین اور
نہ اضطباع بالاتفاق جسوقت فارغ ہووے طواف وداع سے پڑہے
دو رکعت نماز اور مستحب نزدیک شافعیون کے جسوقت فارغ ہووے
دو رکعتوں سے یہہ ہے کہ آوی ملتزم کو اور چپٹاوے سینہ اور پیٹ اپنا

بیت اللہ کے ساتھ اور پہلا وے دونون ہاتہون کو دیوار بیت اللہ پر
اور کرے داہنی طرف اپنی کو طرف دروازہ بیت اللہ کے اور بائین
ہاتہ کو حجر اسود کی طرف اور مانگے اللہ سے جو چیز بہتر ہے امور دنیا اور
آخرت سے اور نزدیک شافعیون کے بہتر یہہ ہے کہ پڑہے یہہ دعا
اللہم فاصحبنی العافیۃ فی بدنی والعصمۃ فی دینی واحسن منقلبی وارزقنی
طاعتک ما ابقیتنی واجمع لی خیر الدنیا والاخرۃ اور کہا شافعیون نے اگر زیادہ
اس دعا سے اور پڑہے بہتر ہے اور کہا ابن صلاح نے جسوقت فارغ
ہووے دعا سے آوی زمزم کو اور پیوے اوسی پانی تبرک سمجھکر
پہر لوٹے حجر اسود کیطرف اور بوسہ دیوے اور نزدیک حنفیون کے بعد دورکعت
طواف کے مستحب ہے کہ آوی زمزم کو اور پیوی پانی اور لگاوے
وہ پانی سر اور بدن اپنے کو اور ادا کرے آداب پانی پینے کے اور
آداب سے ایک یہہ ہے کہ گہونٹ گہونٹ پیوے اور نہ پیوے دم لگاکر
اور کہڑا ہوکر کے پیوی یہہ سنت ہے وقت پانی پینے زمزم کے
اور دعا مانگے وقت پانی پینے کے پہر آوے دروازہ بیت اللہ پر
اور بوسہ دیوے چوکہٹ کو پیشانی اور رخسار دایان اور سینہ اپنے

ملتزم پر اور پکڑے پردہ بیت اللہ کو تہوڑی دیر پہر دعا مانگے اور
مستحب ہے نزدیک حنبلیوں کے یہہ بہی کہ بوسہ دیوے حجر اسود کو
پیچہے دو رکعتوں طواف سے اور ملاوے سینہ اور پیٹ اور داہنا رخسار
اور ہاتہہ اور کلای کو ملتزم کے ساتہہ اور مستحب ہے وہ دعا جو منقول
ہوئی شافعی سے اور مذہب شافعیوں اور مالکیونکا یہہ ہے کہ پیٹہ کر
کعبہ کیطرف چلنے کے وقت اور نہ چلے الٹے پاؤن کیونکہ یہہ مکروہ ہے
نہیں منقول اس باب میں کوئی حدیث اور یہہ ہے نزدیک حنفیونکے
چلے الٹے پاؤن تاکہ منہ اوسکا کعبہ کیطرف ہو اور یہہ نزدیک
بعضی شافعیونکے بہی مختار ہے اور حنبلیوں سے دو روایت مین
ایک موافق حنفیونکے اور دوسری موافق مالکیونکے فقط از مناسک صغیر ابن جماعہ

از ابو داؤد

دعا طواف مین درمیان دو رکنونکے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

از مالک

دعا صفا پر

اللّٰہُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ہَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّاتَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

از رزین

تہلیل صفا اور مروہ پر ہر پہرے مین بعد تین تکبیر وں کے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

از ابو داؤد و بزار سے

دعا وقت لٹانے جانور قربانی کے منہ قبلہ کیطرف ذبح کے لئے دن نحر کے

اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاہِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ مِنْکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰہُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا جب کہ حرم کے پاس پہونچے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْنِي عَلَى النَّارِ وَآمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ ۵

دعا بات آوہاسکے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَكَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ اَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا ۵

دعای ابن عمر وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ ۵

دعا مسجد کے داخل ہوتے وقت

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۵ یہہ دعا پڑھکے بسم اللہ پڑھکے سیدہا پاؤں مسجد میں رکھے ۞

دعا وقت استلام حجر کے پہلی بار اور وقت ابتدا طواف کے

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ تکرار اس دعا

کی وقت طواف اور حجر اسود کے ہر پھیری میں مستحب ہے

دعا وقت رمل کے تین پھیروں میں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا ۝

دعا باقی چار پھیروں میں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ عَمَّا تَعْلَمُ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

دعا بعد دو رکعت طواف کے

اَللّٰھُمَّ اَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَتَیْتُکَ بِذُنُوْبٍ کَثِیْرَۃٍ وَّاَعْمَالٍ سَیِّئَۃٍ وَّھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

دعا ملتزم میں کہ درمیان باب کعبہ اور حجر اسود کے ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَکَ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَکَ اَحْمَدُکَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِکَ مَا عَلِمْتُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِکَ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَعِذْنِیْ

مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَقَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي
مِنْ أَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَأَلْزِمْنِي سَبِيلَ الاسْتِقَامَةِ حَتَّى أَلْقَاكَ

يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ٥

دعا حجر میں کہ حصہ بیچ خانہ کعبہ کے ہیں

يَا رَبِّ أَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ مُؤَمِّلًا مَعْرُوْفَكَ فَأَنِلْنِيْ
مَعْرُوْفًا مِنْ مَعْرُوْفِكَ تُغْنِيْنِيْ بِهِ عَنْ مَعْرُوْفِ مَنْ سِوَاكَ

يَا مَعْرُوْفًا بِالْمَعْرُوْفِ ٥

تمام ہوا حصہ اول زاد الحجاج کا

5662

فہرست امداد الحجاج حصہ اول